# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Monday, December 29, 2003*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro ) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولٰئک الذین یعلم اللہ ما فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھمَ وقل لھم فی انفسھم قولا بلیغاً۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیماً۔ فلا وربک لا یومنون حتّٰی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیماً۔

ترجمہ: ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے خدا اس کو(خوب) جانتا ہے تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو۔ اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔ اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا اور مہربان پاتے۔ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں۔ اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں جب تک مومن نہیں ہوں گے۔

(النساء: آیات ۶۳ تا ۶۵)

جناب چیئرمین: خورشید صاحب کو بول لینے دیں پھر آپ بات کرلیں ۔ رضا صاحب! ایک سیکنڈ مجھے panel of presiding officers announce کرلینے دیں پھر آپ بولیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the seventh session of the Senate of Pakistan.

1. Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

2. Mr. Justice (R) Abdur Razzak Thahim.

3. Mr. Babar Khan Ghauri.

## POINTS OF ORDER

### I) CLOSURE OF PARLIAMENT GATES

**جناب چیئرمین:** جی رضا صاحب۔

**جناب رضا محمد رضا:** شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ ایک مقدس ایوان کے چیئرمین ہیں۔ آپ پارلیمنٹ کے ایوان بالا' سینیٹ کے چیئرمین ہیں ۔ جناب والا! ہماری پارلیمنٹ کو اس ملک کے تمام اداروں میں سب سے بلند و بالا مقام حاصل ہے ۔ وہ اس لئے جناب والا! کہ ہماری پارلیمنٹ اس ملک کے پندرہ کروڑ عوام کے اقتدار اعلی کی علامت ہے ۔عوام کی حکمرانی کی علامت ہے ۔ ہمارے کروڑوں عوام کے ارمانوں کی ترجمان ہے لیکن جناب والا! اس بلند و بالا مقام کے حامل ادارے کے ساتھ کل جو کچھ ہوا ' کل اس ادارے کا استحقاق جس طرح مجروح ہوا' اس ملک کی پارلیمانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کل ہماری پارلیمنٹ {******}

(شیم شیم کی آوازیں)

**جناب رضا محمد رضا:** کل ہماری پارلیمنٹ {*******} کل یہاں ہمارے تمام-------

**جناب چیئرمین** : یہ remarks expunge کئے جائیں - We should be careful what he said about the Parliament.

**جناب رضا محمد رضا:** جناب والا! یہ ذرا آپ سنیں۔یہ آپ سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

(interruption)

**جناب چیئرمین:** یہ remarks expunge کر دئیے ہیں ۔

**جناب رضا محمد رضا:** کل ہمارے سینیٹرز اور قومی اسمبلی کے ممبران' ہمارے ہزاروں ملازمین یرغمال بنے ہوئے تھے ۔جناب والا! تمام دروازے مقفل کر دئیے گئے تھے ۔

**محترمہ گلشن سعید:** آپ نے تحقیق کی ہے؟ آج تک اس پارلیمنٹ کو آپ نے پورا وقت بھی دیا ہے؟ اس طرح کی باتیں کرنے کے بعد آپ ابھی واک آؤٹ کر جائیں گے۔آپ

---

+ [***Words expunged by the orders of the Chairman]

اس پارلیمنٹ کے بارے میں یا نیشنل اسمبلی کے بارے میں کوئی غلط لفظ استعمال نہیں کر سکتے ۔

Mian Raza Rabbani: Sir point of order.

جناب چیئرمین: وہ بھی point of order پر ہیں ۔

Mian Raza Rabbani: I am on a point of order, sir. This is a new practice which the Senate staff has been indulging in. I think, they are trying to be more loyal than the king. You have given the floor to an honourable member whether he is from the Opposition or from the Treasury Benches, until and unless you recognize another member, the mike of other member can't be switched on. This practice has been continuing for the last three or four sessions that whenever members from that side of the floor have stood up, you have not recognized them but the staff has taken it upon themselves to recognize them and open their mike.

Mr. Chairman: We should have a uniform standard. It should be applied by all across the floor not to interrupt and I think, if you all follow that then there will not be any digressions. I would expect and advise everyone to follow that.

ذرا ان کو بول لینے دیں پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں ۔ ابھی بول لینے دیں ان کو، وہ میں نے expunge کر دیئے ہیں جو remarks parliament کے بارے میں ہیں ۔ آپ ان کو اب بولنے دیں ۔ جی ۔ رضا صاحب میں آپ کو بتا دوں کہ یہ جو کل کا issue ہے اس پر already Speaker صاحب نے ایک committee بنا دی ہے ۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میں اس پر بات کروں گا ۔ کل رات اس پارلیمنٹ کے تمام گیٹ بند کئے گئے تھے ۔ تمام ممبران جو موجود تھے وہ قیدی بنے رہے ۔ جناب

چیئرمین! کل پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ اس پارلیمنٹ کی محافظ مسلح forces نےجو سلوک کیا، جناب چیئرمین ہم نے یہی کہا تھا۔

**جناب چیئرمین:** اس پر already committee بن چکی ہے ۔

**جناب رضا محمد رضا:** ہم نے یہی کہا تھا کہ آپ کے جرنیل صاحبان جو مارشل لائی آئین دے رہے ہیں، LFO کل منظور ہی نہیں ہوا تھا ۔

**جناب چیئرمین:** میں عرض کروں کہ اس پر already committee بن چکی ہے ۔ سپیکر صاحب نے بنائی ہے ۔

**جناب رضا محمد رضا:** جناب والا! وہ کمیٹی کس نے بنائی ؟ آپ نے بنائی ۔ دیکھیں جناب! ایوان بالا اس ملک کی قوموں کی علامت ہے ۔ یہ چار صوبوں کی علامت ہے ۔ جناب چیئرمین! کل ہم خود یہاں موجود رہے ۔ ہم گیٹ پر کھڑے رہے، دو بجے تک ہم قیدی بنے رہے ۔ ہزاروں لوگوں میں سے کسی کو کھانا نہیں ملا ہے ۔

**جناب چیئرمین:** کل جس ایوان کا session چل رہا تھا انہوں نے committee بنائی ہے ۔

**جناب رضا محمد رضا:** کل ملازمین کے ساتھ، خواتین کے ساتھ اور ہمارے تمام ساتھیوں کے ساتھ جو کچھ ہوا جناب چیئرمین وہ انتہائی توہین آمیز تھا۔ یہ اس ادارے کی توہین ہے، اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور یہی ہم نے کہا تھا۔ ہم نے جو پیش گوئی کی تھی وہ یہی تھی کہ آپ ایک ایسے نظام کی طرف جا رہے ہیں جو پارلیمنٹ کی بالادستی کو تسلیم نہیں کرتا۔ ہمارے جنرل ایک ایسا آئین لانا چاہتے ہیں جس میں پارلیمنٹ کے چند ایک______________

**جناب چیئرمین:** رضا صاحب، آپ کا point of order کل کا incident تھا۔ اس پر enquiry ہو رہی ہے۔ کل جو House session میں تھا تو ذرا اس سے relevant رہیں۔

**جناب رضا محمد رضا:** جناب چیئرمین! ایسے رویئے تھے۔ ایسے رویئے پر ہم بطور احتجاج واک آوٹ کرتے ہیں۔ یہ بڑا نامناسب رویہ ہے۔

(اس موقعے پر اے آر ڈی اور اس کے اتحادی واک آؤٹ کر گئے)

**جناب چیئرمین:** وسیم سجاد صاحب خورشید صاحب آپ ---جی وسیم صاحب بنا دیں پھر خورشید صاحب بات کرلیں گے۔

**جناب وسیم سجاد:** میرا خیال ہے خورشید صاحب ہی بات کرلیں۔

**جناب چیئرمین:** خورشید صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

FATEHA

**جناب بابر خان غوری:** میری اس سے پہلے ایک چھوٹی سی بات تھی کہ ہمارے Federal Minister نصیر خان صاحب کے والد کی death ہوگئی، اس کے لئے فاتحہ کروا لیں، اس کے بعد یہ کارروائی کرلیں۔ اس کے ساتھ دھماکے میں جو بیگناہ لوگ بیچارے شہید ہوئے ہیں، وہ دعا بھی رہ گئی تھی کیونکہ جنازہ نہیں ہوا تھاتو وہ دعا کروا لیں۔ نصیر صاحب کے والد اور ان لوگوں کے لئے۔

**پروفیسر خورشید احمد:** جناب چیئرمین! میں بھی دراصل اس سلسلے میں یعنی نصیر صاحب کے والد صاحب کی بات بھی کرنا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایران میں جو زلزلہ آیا ہے اور اس میں بیس ہزار سے زیادہ افراد لقمۂ اجل بنے ہیں تو ان سب کے لئے دعائے مغفرت بھی ہو جائے اور ایوان کی طرف سے ایران کی حکومت کو، سفارت خانے کو ہمارے غم، افسوس کے جذبات اور ان سے یکجہتی کے اظہار، کو ان تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

**جناب چیئرمین:** انشاء اللہ وہ کریں گے۔

**سید ہدایت اللہ شاہ:** جناب کل کے دھماکے میں جو چھ مزدور شہید ہوئے تھے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائیں۔ دوسرا یہ مطالبہ ہے کہ کل جو چھ مزدور وہاں ہلاک ہوئے ہیں پٹاخوں اور دھماکے میں، ان کی مغفرت کے ساتھ ساتھ ان کی مالی معاونت بھی کی جائے۔ میرا حکومت سے مطالبہ ہے اور یہ حکومت کا فرض بھی بنتا ہے۔

(فاتحہ اور دعا کی گئی)

**جناب وسیم سجاد:** محترم ممبر نے جو point raise کیا تھا اس کے بارے میں، میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو واقعہ ہوا تھا، اس پر آپ نے صحیح فرمایا کہ اسپیکر صاحب نے

ایک کمیٹی قائم کر دی ہے اور وہ کمیٹی اس چیز کی تحقیق کرے گی۔ میں آپ کو اس چیز کی assurance دینا چاہتا ہوں کہ یقیناً ممبران کی عزت ہم سب کی عزت ہے چاہے وہ نیشنل اسمبلی کا ممبر ہو یا سینیٹ کا ممبر ہو اور اگر کسی نے کوئی ایسی چیز کی ہے جو کہ توہین کے مترادف ہے اور بغیر کسی جواز کے کی ہے تو یقیناً اسپیکر صاحب کی کمیٹی اس کا notice لے گی اور اس کا مناسب action لیا جائے گا۔

## II) PRIVATIZATION OF HABIB BANK

**پروفیسر خورشید احمد:** جناب چیئرمین! Point of order.

**جناب چیئرمین:** جی خورشید صاحب۔

**پروفیسر خورشید احمد:** جناب چیئرمین! اجازت؟

**جناب چیئرمین:** جی۔

**پروفیسر خورشید احمد:** جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے، میں ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف، آپ کے توسط پورے ملک اور حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آج حبیب بینک کی privatisation کے بارے میں bids آرہی ہیں۔ یہ بڑا ہی اہم issue ہے، کہ جس پر parliament کو اعتماد میں لینا میری نگاہ میں بے حد ضروری ہے۔ Privatisation in principle ایک اچھی چیز ہے لیکن اس کا طریقہ کیا ہو؟ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حبیب بینک اس وقت پاکستان کے قدیم ترین بینکوں میں سے ہے۔ اس میں تقریباً انیس ہزار ملازم ہیں۔ چار سو بلین اس کے assets ہیں۔ اس کی اندرون ملک شاخیں ایک ہزار چار سو سے زیادہ ہیں اور اڑتالیس برانچیں ملک سے باہر ہیں۔ اتنے اہم بینک کو privatise کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جارہا ہے اس میں اس بات کا خطرہ ہے کہ foreign bidders اسے لے لیں گے اور اس کے نتیجے کے طور پر ہمارے پورے ملک کے financial network میں ان کے داخلے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے OGDC یا نیشنل بینک کے سلسلے میں حکومت نے جو رویہ اختیار کیا ہے، میری نگاہ میں وہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے

national assets ہیں، ان کی strategic importance سے بلا شبہ privatization ہونا چاہیئے، جو mismanagement ہوئی ہے ماضی میں، nationalization کی بناء پر جو غلطیاں ہوئی ہیں، نتیجتاً جو ان اداروں کی politicization ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے یہ ادارے تباہ ہوئے ہیں، ہم نے اس سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے لیکن privatization کی strategy ایک نہیں ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ سب سے پہلے دور حاضر میں برطانیہ میں Mrs. Thacher کے زمانے میں privatization modelling develop کیا گیا اور اس میں بنیادی چیز یہی تھی کہ people's participation ہو تاکہ یہ privatize بھی ہوں، managment بھی بہتر حالت میں چلی جائے لیکن ساتھ ساتھ strategic interests کو بھی بچایا جا سکے۔ اس کے برعکس Chile یوروگوائے اور Russia میں جو راستہ اختیار کیا گیا، وہ تباہی کا راستہ تھا اور اس کے نتائج ابھی تک بھگت رہے ہیں۔

OGDC کے سلسلے میں جو راستہ آپ نے اختیار کیا وہ بالکل صحیح ہے اور جو public response ملا وہ اس کا index ہے۔ ایسی strategic importance کے ادارے کو، صحیح طریقہ یہی ہے کہ آپ gradually privatize کریں۔ آپ کا stock exchange کے ذریعے سے کریں۔ آہستہ آہستہ آپ کا stock exchange improve ہو رہا ہے۔ اگر ضرورت ہے تو نیشنل بینک اور حبیب بینک کو ملا کر رکھیں۔ ایک بڑا بینک بنایا جا سکتا ہے جو globally ایک role ادا کر سکے۔

جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو terms ہمارے سامنے آ رہی ہیں وہ بڑی پریشان کن ہیں، اس لئے کہ اس بنک کے assets 400 billion سے زیادہ ہیں۔ پچھلے تین سالوں کو اگر آپ دیکھیں تو اس کی performance improve ہوئی ہے۔ ۲۰۰۰ء میں اس کا نفع 0.6 billion تھا۔ ۲۰۰۱ء میں even 0.2 billion ہوا اور گزشتہ سال یہ 2.04 billion ہوا ہے۔ Economic Council نے جو ابھی bonds issue کئے ہیں یعنی profit refund کرنے کی بجائے تقریباً 9 billion کمی ہوئی ہے۔ اس کا حصہ یہ بھی ہے کہ اس کو جو بھی خریدے گا وہ آئندہ ۵ سال تک حکومت کو tax pay نہیں کرے گا اور اپنے profits کو repatriate کرتا رہے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس طرح سے profit repatriation 1 billion Dollar سالانہ کا

ہو رہا ہے۔ حبیب بینک کا اس طریقے سے privatize ہونا اور پھر تین پارٹیاں جو میدان میں آئی ہیں ان میں تینوں وہ ہیں جن کا کوئی banking experience نہیں ہے۔ آغا خان ڈویلپمنٹ فنڈز، ایک مائیکرو فنانس کے چھوٹے سے بینک کے علاوہ اس کا banking experience نہیں ہے اور اس کے assets بھی نہیں ہیں۔ انشورنس کمپنی اس کا کوئی basis نہیں ہے۔

قطر کی گورنمنٹ، یہ بڑا اہم سوال ہے کہ ہم تو privatize کر رہے ہیں ملک کی ملکیت سے نکال کر لیکن اگر اس کو ایک دوسرے ملک کی حکومت کا ادارہ لے لیتا ہے تو اس کی کیا پوزیشن ہوگی اور اس طریقے سے ۱۴۰۰ سے زیادہ branches کا اس کے ہاتھ میں چلے جانا اور ملک کی پوری مالیات کی جو رگیں ہیں، ان تک ان کی رسائی حاصل کر لینا، اور پھر میں یہ بات نہیں کہنا چاہتا ہوں، قطر سے ہمارے بڑے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن جناب چیئرمین! آپ بہتر طریقے سے اس سے واقف ہیں کہ قطر بینک میں انڈین لابی کی کیا پوزیشن ہے؟ ہر اعتبار سے management میں بھی اور سرمایہ میں بھی اگر directly وہ involve نہ ہوں لیکن یہ ہے کہ اس راستے سے مجھے ڈر ہے کہ انڈین لابی، zionist lobby یہ سب ہمارے مالیاتی نظام کے اندر گھس جائیں گے۔ یہ بڑا خطرناک راستہ ہے۔ میں چاہوں گا، جناب والا، کہ فنانس منسٹر آئیں اور ہمیں face کریں اور بتائیں کہ کیا وجوہ ہیں اور کیوں ایسا راستہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ جس سے ملک کے مالیاتی نظام، strategic importance کی چیزیں اس طرح privatize ہوں گی کہ جس سے ملک کا مفاد محفوظ نہ ہو اور خالص economic نقطہ نظر سے، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ یہ ایک liability ہوگی۔

میں یہ بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ صرف جو 48 branches باہر ہیں ان کے لائسنسز کی فیس 500 million Dollar سے زیادہ ہے جبکہ expected price جو آپ اس وقت demand کر رہے ہیں وہ 20 billion روپے یا 450 million ہے۔ کیا 450 million کے لئے ہم اپنے اتنے اہم assets کو دے دیں جس کے اپنے 400 billion کے assets ہیں اور جو اس وقت ایک profitable institution ہے۔ privatization کا راستہ ضرور اختیار کیجئے لیکن وہ اختیار کیجئے جس سے ملکی مفاد کا تحفظ بھی ہو سکے اور privatization کا عمل بھی ہو سکے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ چیز آپ کے توسط سے میں حکومت کے سامنے رکھوں اور میں آپ سے

درخواست کروں گا کہ آپ وزیر خزانہ سے کہیں یا Privatization Minister سے کہیں کہ وہ ایوان میں آئیں اور اس کو explain کریں اور کوئی اقدام اس معاملے میں ایسا نہ ہو کہ جس سے ملک کے مفادات کو نقصان پہنچے۔ میں چاہوں گا کہ اس معاملے میں سینیٹ اور قومی اسمبلی پالیسی بنائیں، guidelines بنائیں، accountability ہو۔ ہم privatization کے حق میں ہیں لیکن privatization کا وہ ماڈل جو پاکستان کے مفاد میں ہو اور جو معاشی اعتبار سے بھی viable ہو۔ مجھے صاف نظر آتا ہے کہ اگلے ۵ سال کا profit ہم نے پہلے سے ہی 9 billion کے bonds کی شکل میں ان کو دے دیا اور 20 billion دے کر وہ آپ کے پورے مالیاتی نظام پر قبضہ کر لیں گے۔ اس وقت حبیب بنک کا بحیثیت مجموعی پاکستان کی پوری مالیات، جس میں Foreign Banks بھی شامل ہیں، کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے۔ 1/5th کو آپ اس طریقے سے لٹا رہے ہیں۔ یہ بڑا غلط نظام ہے ۔ اس بنا پر جناب والا! میں Point of order کے ذریعے آپ کی اور حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Privatization, would you like to comment on that and you can ask the Finance Minister, in the capacity of head of the Cabinet Committee on Privatization, to comment later.

Dr. Abdul Hafeez Sheikh: *Bismillah-ir-Rehmaner Rahim:* I think the honourable member has raised a very important issue.

اور انہوں نے کئی ایسے points اٹھائے ہیں جس پر طویل بحث ہو سکتی ہے اور جن کی details میں جانے کے لئے I think, it would be proper to have a time allocated so that all the issues can be discussed in front of the House but let me just make a few remarks. First of all, I would like to assure the House کہ یہ privatization process جو ہے، یہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ bi-partisan process ہے یعنی یہ کسی ایک حکومت کی طرف سے start کیا ہوا نہیں ہے۔ میرے خیال میں پچھلے پچیس سال سے تقریباً ہر حکومت جو چل رہی ہے یہ ان کی پالیسی رہی ہے ۔ یہ اچانک ہی کوئی نئی

پالیسی develop نہیں کی گئی۔ یہ پالیسی میرے خیال میں ان چند پالیسیوں میں سے ایک ہے جس میں اتنے عرصے سے تسلسل رہا ہے اور ہر حکومت، اگرچہ وہ دوسری تمام چیزوں پر اختلاف رائے رکھتی رہی ہوں لیکن اس ایک چیز پر متفق رہی ہیں کہ پاکستان میں بزنس کا جو کام ہے وہ حکومت کے ہاتھوں سے نکال کر businessmen کے ہاتھوں میں دیا جائے اور یہ ایک bipartisan, consistant across the board policy رہی ہے

دوسری چیز یہ کہ حبیب بینک اور کئی اور ادارے اس سے پہلے بھی privatize کرنے کی efforts چلتی رہی ہیں۔ اب مزے کی بات یہ ہے کہ اگر آپ ایک پالیسی بنائیں اور وہ ناکامی سے implement ہو تو سب لوگ اس پالیسی کے حق میں ہوتے ہیں لیکن جب success possible ہو تو کافی لوگ اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک سلسلہ ہے کہ پالیسی کے حق میں ہوں لیکن خصوصی privatization کے خلاف ہوں۔ عموماً جب بھی کوئی organization اس مرحلے پر پہنچ جاتی ہے کہ اس کی کامیابی نظر آنے لگتی ہے یا اس کے آثار بڑھ جاتے ہیں تو پھر اسی company کے بارے میں لوگ زیادہ بولتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم اس پالیسی کے حق میں ہیں تو یہ ایک سلسلہ ہے اور اس سے privatization کی پالیسی کو implement کرنے میں دقت پیدا ہوتی ہے ۔ ماضی میں ہمیں جو مشکلات رہی ہیں، اس حکومت کو لیکن اس کے علاوہ تمام حکومتوں کو، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ generally جب بھی کوئی چیز ایک ایسے stage پر آتی ہے کہ اس میں کامیابی کے آثار بہت بڑھ جاتے ہیں تو لوگ، جو ان چیزوں کے حق میں نہیں ہیں، وہ اس وقت active ہو جاتے ہیں اور ایک ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک اچھی چیز جس کے لئے fair minded لوگ بیٹھ کر agree کرتے ہیں کہ یہ اچھی چیز ہے، اس کو ہونے میں دقت ہو جاتی ہے۔

تیسری چیز یہ کہ پروفیسر خورشید صاحب ہمارے بڑے تجربہ کار ساتھی ہیں یہ جو privatization ہے حبیب بینک کی، ان issues سے واقف بھی ہیں، انہیں پتا ہے کہ اس میں بہت approvals کا process ہوتا ہے ۔ کئی cabinets اس چیز کو repeatedly discuss کر کے، agree کر کے آگے بڑھاتی رہی ہیں۔ دو تین بار میں اس کو تیار کیا گیا ہے ، اس پر کافی وقت صرف ہوا ہے، اس پر کافی پیسے صرف ہوئے ہیں اور اس کے بعد ان کو ایک

stage پر لایا گیا ہے لیکن unfortunately کامیابی ہمیں نہ مل سکی۔ اب اللہ تعالی نے ہمیں اس کامیابی کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

یہ آپ ضرور سمجھیں کہ جو approvals ہوئی ہیں۔ ان میں evaluation کے جو دوسرے issues ہیں اس کے بارے میں بھی آپ میرے خیال میں بخوبی واقف ہیں کہ پاکستان میں overtime ،چونکہ privatisation ایک ایسا area رہا ہے جس میں لوگوں کو interest نہیں رہا ہے اور لوگ اس میں کافی scrutiny بھی کرتے رہے ہیں۔ الحمداللہ اس وقت پاکستان میں جو system develop ہوا ہے ۔ یہ gradually improve ہوتا رہا ہے ۔ پچھلے چند سالوں میں بلکہ پچھلے دس پندرہ سالوں میں ایک بہت ہی شفاف اور بہت ہی اچھا process ہوا ہے ۔ لوگ اس بات پرتو opinion رکھ سکتے ہیں کہ فلاں چیز ہو یا نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ fair-minded لوگ اب اس بات پر بحث نہیں کرتے کہ پاکستان میں privatisation کا سلسلہ fair ہے یا نہیں، شفاف ہے یا نہیں۔ وہ کسی ایک گروہ یا کسی ایک group کے حق میں ہے یا نہیں۔ یہ تمام چیزیں settled ہیں۔ انشاء اللہ میں آپ کو یہاں پھر assurance دے رہا ہوں کہ یہ process extremely transparent ہے ۔ اس میں technical committees ہوتی ہیں ۔اس میں privatisation کا board ہوتا ہے ۔ اس میں cabinet committee ہے جو ان تمام چیزوں پر discuss کرتی ہے and we will welcome کہ سینیٹ کی بھی ایک کمیٹی ہو یا پارلیمنٹ کی بھی ایک کمیٹی ہو جس کے سامنے یہ چیزیں discuss ہوں کیونکہ ہم کسی چیز کو چھپانا نہیں چاہتے ۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو چیز کر رہے ہیں اس ملک کے بھلے میں ہے ۔ ہم جس انداز میں یہ کر رہے ہیں وہ بھی اس ملک کی نیک نامی کا باعث بنے گا۔ اس پر آپ جتنی discussions چاہیں .we welcome it اگر کوئی کمیٹی بنائیں ،پروفیسر خورشید صاحب کے لئے ہمارے دل میں بہت عزت ہے ، یہ اس کمیٹی میں ہوں۔ we welcome it ۔

اس کے علاوہ بھی ضرورت ہے کہ ہم لوگ across the divide اس چیز پر متفق ہوں کیونکہ حکومت کی business میں مداخلت ہونے کی وجہ سے پاکستان نے بہت suffer کیا ہے ۔ بڑے لوگوں نے ان اداروں کو لوٹا ہے اور پاکستان کے عام لوگوں نے اس کا

burden bear کیا ہے ۔ ایک طرح سے یہ ہماری moral responsibility بھی ہے ۔یہ صرف ایک اچھی economics ہی نہیں بلکہ I think یہ ایک اچھی politics بھی ہے کہ ہم چیزوں کا اختیار ان لوگوں کے حوالے کریں جو کہ ان کو بہتر انداز میں چلا سکتے ہیں۔ حکومت خصوصی طور پر banking sector میں regulation پر توجہ دے میرے خیال میں ایک، اچھی چیز جو میں اس ہاؤس کے سامنے کہہ سکتاہوں وہ یہ ہے کہ State Bank of Pakistan جو ہمارے banking کے شعبے کا regulator ہے ' اس کو autonomy بھی دی گئی ہے اور strengthen بھی کیا گیا ہے ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ خدانخواستہ ہمارا کوئی بینک ایسی حرکت کرے گا جس سے ہمیں پریشانی ہو ۔ساری دنیا میں private sector میں لوگ بینک چلاتے ہیں لیکن حکومت کا بھی ایک role ہوتاہے کہ وہ ایک ایسی regulation دے جس سے ادارے مضبوط ہوں۔ میرے خیال میں اس وقت پاکستان میں State Bank of Pakistan کی regulation کافی مضبوط ہے اور ان چیزوں سے وہ deal کرے گا۔

ایک اور چیز جس کا آپ نے ذکر کیا اور میں یہاں پر ہاؤس کے سامنے اسے پیش کروں کہ گورنمنٹ کی privatisation پالیسی کے دو پہلو ہیں ۔ ایک یہ کہ جسے ہم کہتے ہیں کہ sale of a large stake جس میں cement company ہے یا fertilizer company ہے یا banks ہیں جس میں آپ 26 %, 51 %, or 90 % کسی ایک گروپ کو دیتے ہیں ۔ دوسرا اس وقت ہم نے جس strategy کا part activate کیا ہے وہ ہے کہ عام لوگوں کو shares offering اس پالیسی کو ہم کہہ رہے ہیں privatization for the people کیونکہ ہمارا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ ان دونوں کے ساتھ عام آدمی کو فائدہ دیا جائے۔ آپ نے خودبھی اس بات کا ذکر کیا کہ OGDC کے ہم نے public کو 5% share offer کیے۔شروع میں ہم نے تقریباً ساڑھے تین ارب روپے کی offering کی لیکن اس میں demand 28 ارب روپے سے بھی زیادہ تھی یعنی 8 گنا زیادہ ۔ میرے خیال میں یہ اچھی چیز ہے کہ اس میں عام آدمی share لے رہے ہیں۔ تقریباً 97 ہزار پاکستانیوں نے اس میں share لیا اور یہ سلسلہ بھی جاری رہے گا اور ابھی جنوری کی 8,9,10 تاریخ کو Sui Southern Gas company کے share offer ہوں گے۔ اس کے بعد ہم PPL کے share offer کریں گے۔اس کے بعد ہم PIA کے share offer کریں

گے۔اس کے بعد ہم کوٹ ادو کے share offer کریں گے تو یہ دونوں جو tracks ہیں they will be activated تاکہ ان کی On the one hand the sale of a large stake public ۔ بڑھیں through اس کے tax revenues حکومت کے ۔ ہو efficiency improve کو اچھی service ملے اور ملک میں competition ہو جس کی وجہ سے بنکوں کے interest rates گھٹیں۔ جس طرح پچھلے سال United Bank کی privatization کی، وہ ماشاء اللہ اچھی چل رہی ہے اور اس میں حکومت کو بھی فائدہ ہوا، عام لوگوں کو بھی فائدہ ہوا۔ میں خاص طور پر پروفیسر خورشید صاحب سے request کروں گا کہ آپ اس سلسلے میں ہماری مدد کریں کیونکہ عام لوگوں کو یہ بات سمجھانے کی اب بھی ضرورت ہے کہ privatization کا سلسلہ ملک کے لیے ایک اچھی policy ہے۔ اس میں اگر لوگوں کو خدشات ہیں تو اس پر بات چیت ہونی چاہیئے اور اگر کسی کا کوئی جائز خدشہ ہے تو اس کو transaction کے design میں reflect کرنا چاہیئے تو انشاء اللہ we are available. I think we can have any kind of a format, any kind of institutional basis in which we can discuss these issues اور جو point بھی raise ہوں تو ایک دوسرے کو سمجھایا جائے۔ اگر اس میں merit ہے تو اس کو reflect کیا جائے۔ thank you

**جناب چیئرمین:** سینیٹر اکرم صاحب۔

**جناب محمد اکرم :** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ privatization کے point of view سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ privatization کی جو policy ہے this is the ultimate solution to our economic recovery اور یہ جو privatization کی bids آ رہی ہیں، چاہے وہ گورنمنٹ آف قطر سے آئیں، چاہے UAE سے آئیں، چاہے سعودی عرب سے آئیں۔ اس سے بڑی reflection کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان میں investment کی policy کامیاب رہی ہے۔ and Pakistan has an investment conducive environment یہ اس کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے پاس لوگ چل کر invest کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ یہ credit ہماری گورنمنٹ کو جاتا ہے۔ ایک بات تو میں یہ کہوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ اس ملک

میں privatization تو کئی سالوں سے ہوتی آ رہی ہے اور اگر آپ دوسرے public sector کے units کو دیکھیئے تو financially they are not sound نہ وہ service دینے کے قابل ہیں، نہ ان کے کوئی growth plans ہیں۔ نہ ان کے کوئی recovery plans ہیں تو آخر ہم چاہتے کیا ہیں۔ صرف ہم اس بنیاد پر تنقید کر دیں کہ privatization ہو رہی ہے۔ تو یہ ٹھیک نہیں ہو رہی ہے، صاف عمل نہیں ہے، شفاف نہیں ہے، transparent نہیں ہے اور اس کو ہم criticise کرکے side پر کر دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس کے پیچھے وہ lobby سرگرم ہوتی ہے جس کا vested interest ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ جو بیکار بیٹھ کر کام نہیں کرتے، اپنی تنخواہیں لیتے ہیں اور کوئی contribution نہیں کرتے، ان لوگوں کو privatization سے threat ہوتا ہے۔ پاکستان میں privatization بڑی کامیاب policy ہے جیسے UBL ایک مثال ہے۔ آپ اس کی اب position دیکھیئے اور پہلے اس کی position دیکھئیے۔ اسی طرح دنیا بھر میں بڑے بڑے banks private sector میں چل رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ privatization policy کامیاب ترین policy ہے۔ اس پر تنقید برائے تنقید ہمیں نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کو encourage کرنا چاہیئے۔ اگر قطر والے آ رہے ہیں تو ہم ان کو اور زیادہ encourage کریں، کوئی بھی ہو لیکن پالیسی پر تنقید کرنا بالکل ناجائز ہے۔ system پر بات کی جا سکتی ہے۔ اگر system میں کوئی کمی بیشی ہے They are most welcome to come, sit down, form a committee and talk about it and discuss over it.

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری investment policy کا نتیجہ ہے کہ ہمارے پاس لوگ چل کر investment کرنے آ رہے ہیں۔ Thank you.

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین، میں ڈاکٹر حفیظ صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے اٹھائے ہوئے نکتے پر positive انداز میں گفتگو کی ہے۔ یہی میرا مقصد بھی ہے۔ میں حکومت یا اپوزیشن کے نقطہ نظر سے ان موضوعات پر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں merit کی بنیاد پر بات کیا کرتا ہوں اور شاید ان کے علم میں یہ بات ہو کہ ہم اس پر پہلی

مرتبہ غور نہیں کر رہے ہیں ' privatization Policy پر سینیٹ کی Finance Committee نے جس کا میں چیئرمین تھا' اس سے پہلے کئی sessions میں اس پر discuss کیا ہے۔ پالیسی کے جو نکتے' contours ہو سکتے ہیں ، ہم نے ان کو examine کیا ہے ' ان پر اپنی suggestions دی ہیں اور اس وقت بھی میں نے اپنی گفتگو میں privatization policy میں OGDC کے سلسلے میں جو راستہ اختیار کیا گیا ہے اسے welcome کیا ہے اور میں نے بتایا ہے کہ پاکستان کے حالات کے اعتبار سے وہ زیادہ صحیح راستہ ہے بہ نسبت اس کے جو ہم banking sector کے لئے اختیار کر رہے ہیں ۔ مجھے اس بات پر پورا اختیار ہے کہ میں اپنی رائے کا اظہار دلائل کے ساتھ کروں اور ان کا حق ہے کہ وہ دلائل کے ساتھ جواب دیں لیکن motives impute کرنا ، میری نگاہ میں ایک صحیح چیز نہیں ہے۔ ہمارے اراکین کو اس معاملے میں احتیاط برتنی چاہیئے حالانکہ مجھے پتا ہے کہ میں نہیں بلکہ Joseph Nobel Laureate Stiglitze, کی کتاب پڑھ لیجئے جس میں وہ یہ کہتا ہے کہ privatization has become a name for briberization ' صرف پاکستان نہیں دنیا کے سارے تجربات ہمارے سامنے ہیں ' میں جو بات کر رہا ہوں وہ دعوے کی بنیاد پر کر رہا ہوں ۔ میرا کہنا یہ ہے کہ بلاشبہ سٹیٹ بینک کو autonomy دی گئی ہے ' میں خود اس کا قائل تھا ' آپ کے زمانے میں ہی نہیں دی گئی ' اس سے پہلے بھی دی گئی تھی اور آپ نے اس کو آگے بڑھایا ہے جو ایک اچھی چیز ہے اور مزید اس کی ضرورت ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ بات بھی ضروری ہے کہ banking sector کو کسی بھی monopolistic group, oligarchic group or foreign group سے محفوظ رکھا جائے۔ امریکہ سے زیادہ private economy کسی کی نہیں ہے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ امریکہ میں banking sector میں پانچ فیصد سے زیادہ کوئی ایک shareholder, share نہیں لے سکتا۔ اس لئے کہ banking وہ sensitive area ہے کہ جو leverage کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

privatization Policy جو آپ نے اختیار کی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس میں continuability بھی ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ایک چیز کو examine کیا جائے' specific cases کو بھی اور general policy

کو بھی۔ پالیسی کی جو سکیم ہے جس کو privatization for the people کہا ہے ' میں اس کے حق میں ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہی راستہ صحیح ہے۔ اس سے stock exchange میں بہتری آئے گی ' اس سے investment کی فضا بھی بنے گی اور اس میں ہم regulatory نظام بھی صحیح طریقے سے چلا سکیں گے۔ جس بات پر میں نے اعتراض کیا وہ یہ ہے کہ ایک ایسے بینک کو جس کے ہاتھ میں تقریباً 20 per cent of the total banking sector ہے ' جس میں انیس ہزار سے زیادہ ملازم کام کر رہے ہیں' جس کی 1400 سے زیادہ برانچیں ملک کے اندر ہیں ' جس کی 48 برانچیں ملک سے باہر 26 ملکوں کے اندر ہیں' ان سب کو سامنے رکھ کر ' اس کا asset base سامنے رکھ کر ہمیں وہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے ' میری نگاہ میں یہاں بھی آپ کو وہی strategy اختیار کرنی چاہیئے جو National Bank کے سلسلے میں آپ نے اختیار کی ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو ہمیں bank merger کے بارے میں سوچنا چاہیئے لیکن ایک توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک طرف banking کا نظام صحیح طرح regulate ہو اور دوسری طرف اس میں ملک کے سرمایہ دار یا بیرونی عناصر اس طرح نہ در آئیں کہ وہ manipulate کر سکیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ MCB کی جو privatization ہوئی ہے ' باوجود اس کے کہ یہ ایک پارٹی کو دی گئی ' وہ بہرصورت کامیاب رہی ہے ' الائیڈ بینک کی ناکام رہی ہے ۔ یہ ساری چیزیں ہمارے سامنے ہیں ۔

ماضی میں جس طرح سے banking کا آغاز ہوا اور پرائیویٹ سیکٹر نے اس میں کیا role ادا کیا کہ Nationalization کے بعد کیا خرابیاں پیدا ہوئیں' میں یہی چاہتا ہوں کہ اس پر سینیٹ میں کھل کر بحث ہو یا جیسا کہ ڈاکٹر حفیظ صاحب نے کہا کہ سینیٹ کی کوئی کمیٹی ہو جو اس چیز کو examine کرے ' اس کے merit کے اندر جائے' privatization ہم چاہتے ہیں لیکن اس طرح چاہتے ہیں کہ جو ملک کے مفاد کے مطابق ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ حبیب بینک کے سلسلے میں جو پالیسی اختیار کی گئی ہے وہ review کی محتاج ہے۔ یہ محض حکومت اور اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے ' یہ قوم کا مسئلہ ہے اور اس کے merit کے اوپر غور ہونا چاہیئے ' محض اس بنا پر نہیں کہ ہم نے عالمی بینک اور IMF سے commit کر لیا ہے کہ جنوری 2004 تک حبیب بینک کو privatize کر دیا جائے گا۔ ہمارے لئے اس deadline کو ماننا ضروری

نہیں ہے۔ ہمارے foreign exchange reserves کی جو position ہے' ہماری جو مالی پوزیشن ہے اس میں ایسے کسی constraint کے تحت فیصلہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کو آپ open کریں۔ ٹھیک ہے مجھے پتا ہے committees کام کرتی ہیں۔ کیبنٹ نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ merit کی بنیاد پر چیز ہو۔ اس کو technically اور ملک کے overall policy objectives سامنے رکھ کر طے کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی حکومت اور اپوزیشن سے متعلق نہیں بلکہ جو معاشی اعتبار سے اس ملک کے مفاد میں ہو' اور دلائل کی بنیاد پر ہو وہ اس میں کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کوئی بلاوجہ تنقید نہیں کی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ جو راستہ آپ نے O.G.D.C. اور نیشنل بنک کے لئے اختیار کیا ہے' وہ صحیح ہے۔ وہی راستہ ہمیں حبیب بنک کے لئے اختیار کرنا چاہیے۔ آج ملک کی معیشت اور ہمارے foreign exchange اور stock exchange کی جو پوزیشن ہے' اس میں ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم stock exchange ذریعے gradually اس کام کو انجام دیں۔ یہ ہے وہ راستہ جو ہمیں اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر وقار احمد خان۔

Mr. Waqar Ahmed Khan: Thank you Mr. Chairman, I think that a committee should be formed in the Senate to look at the transparency of all these transactions and make sure that all these institutions that are being privatized, are being done in a transparent manner and a levelled playing field is being provided to the internal investors and the investors from overseas. However, I do feel that there is some kind of difference of opinion between the Privatization Commission and the State Bank of Pakistan. They seem to think that the Foreign Investment is more suitable for Pakistan at this point and there are no local investors available to take over these institutions.

Mr. Chairman: Who seems to think that?

Mr. Waqar Ahmed Khan: State Bank sir. They have a policy that they are encouraging foreign investors to come in. However, I feel that there are investors within Pakistan and I think, the Finance Minister must point this out also but whatever the point he is coming out with, let me clarify my position. Prof Sahib has raised a good and valid point, I endorse it. I think the committee should be formed and the local investors should be given the fair opportunity. there is a tremendous liquidity within the Pakistani markets today and the local institutions are capable of participating in any privatization whether that is of Allied Bank, whether that is of Habib Bank, whether that is of any other institution. They should be given a fair chance and there should not be any discrimination based on any other facts or matters. The level playing field should be provided. So, I think that a committee should be formed. The Senators here on both side of the divide are in favour that a committee should be formed and the committee should look into these matters. I will recommend that. Thank you.

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین ! بڑی خوشی کی بات ہے کہ حفیظ صاحب خود اعتراف کر رہے ہیں کہ اس کو ہاؤس میں open کیا جائے اور اس پالیسی پر باقاعدہ debate کی جائے ۔ خود انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ تمام کا اس میں share ہونا چاہیے۔ جتنے بھی ہاؤس میں تحفظات اٹھے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کمیٹی بنائیں اور ایوان میں ایک دن کے لئے اس موضوع پر بحث بھی کرائی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جناب اویس لغاری صاحب وزیر ٹیلی کمیونیکیشن بھی بیٹھے ہیں، پی ٹی سی ایل کی بھی میرا خیال ہے یہی صورتحال ہے ۔ اس کو مختلف حصوں میں وہ privatise کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں چالیس پچاس ہزار لوگ ملازمت کر رہے ہیں اور وہ بیکار نہیں بیٹھے ہیں ۔ اس ایوان میں ہمارے ایک وزیر نے کہا کہ کچھ لوگ کام کرنا نہیں چاہتے ۔ یہ بھی ہماری پبلک ہے ۔ ان کا پروگرام ہے کہ یہ surplus ہیں اور یہاں سے ہم پچاس ہزار لوگوں کو نکالیں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اویس لغاری صاحب بھی اس پالیسی کو ہاؤس میں لائیں اور اس پر باقاعدہ بحث کرائیں ۔ ہم بھی اپنے تحفظات پیش کریں گے۔ اس طرح کی جو پالیسی وہ بناتے ہیں اسے ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں جو پہلے پالیسیاں بنائی گئیں ان پر implementation نہیں ہوئی اور وہ کہاں کامیاب رہیں ، پالیسیاں بنانے والے تو ائرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھتے ہیں اور ایسا ذہن رکھتے ہیں کہ ان کو کیا پتا کہ بلوچستان کے کیا مسائل ہیں اور وہاں کیا صورتحال ہے یا سرحد اور سندھ کی کیا صورتحال ہے سندھ کے اندرونی معاملات کیا ہیں ؟ یہاں بیٹھ کر چند لوگ پالیسی بناتے ہیں اور اس کو پورے ملک پر مسلط کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دیں اور اسے یہاں بحث کے لئے منظور بھی کیا جائے ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب ۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین ! جہاں تک اس policy کا تعلق ہے ہم سب اس کے حامی ہیں۔ یہ کوئی آج سے نہیں بلکہ ہم بڑی دیر سے اس پر چل رہے ہیں۔ ایک چیز سامنے آئی ہے کہ ایک طرف تو ہم بات transparency کی کرتے ہیں، اس کو اس حد تک لے جاتے ہیں کہ it becomes obstructive and that is why it has been progressive in a jolted manner آج جو نکتہ پروفیسر صاحب نے اٹھایا اس کو جناب وزیر صاحب نے بھی سراہا ہے اور کہا ہے کہ تحفظات ہیں۔ آج بات privatization and transparency کی نہیں ہو رہی اور جو نکتہ اٹھایا وہ یہ ہے کہ through the economic mechanism کچھ forces ہماری economy میں enter ہو جائیں گی۔ یہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور تحفظات اس پہلو پر ہیں کہ کیا

آپ foreign intervention in your economic sector block کر سکتے ہیں؟ اس کی نشاندہی ہونی تھی جیسے کہ کہتے ہیں کہ Lift in the corporate way کئی دفعہ کہتے ہیں کہ اس کمپنی کی nationality کیا ہے؟ ہم normally یہ بات question نہیں کرتے لیکن جب یہ پتا ہو کہ ہاں جی اس کمپنی کے پیچھے دشمن کا ہاتھ ہے you tear the corporate way اس میں بھی میں سمجھتا ہوں جو پروفیسر صاحب نشاندہی کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جب آپ privatization کو آگے بڑھائیں تو آگے بڑھایئے لیکن House کو اعتماد میں لیجیئے کہ کیا کیا تحفظات ہیں جو ہم raise کر رہے ہیں اور اس کا تدارک کیسے کرنا ہے؟ یہ بڑے اچھے proposals ہیں۔ آپ کمیٹی بنا رہے ہیں اور کمیٹی میں وہ دوست who are conversant in banking practice should be given priority ان کو آگے لے کر آیئے اور پھر وہ House کو اعتماد میں لے اور جو تحفظات کی بات کر رہے ہیں اور جس طرف پروفیسر صاحب نے اشارہ کیا ہے بالخصوص اس area پر ہمیں concentrate کرنا چاہیئے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری: میرے خیال میں پروفیسر صاحب نے ایک نکتہ اٹھایا جو حبیب بنک کی privatization کے متعلق تھا اور اس کا جواب وزیر صاحب نے دے دیا۔ میرے خیال میں وہ بحث تو اب نہیں چلے گی کیوں کہ اب میں دوسرے point پر جا رہا ہوں۔ اگر آپ اس point پر بات کرنا چاہیں تو کر لیں کیونکہ پھر مجھے ایک دوسرا point discuss کرنا ہے۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! آپ کے سامنے مختلف تجاویز آئی ہیں' یہ ایک اہم مسئلہ پروفیسر صاحب نے اٹھایا ہے اور واضح ہے کہ بہت سے ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ میری تجویز یہ ہو گی کہ پروفیسر صاحب ایک باقاعدہ motion لے آئیں اور پھر کوئی دن fix کر کے اس پر باقاعدہ House میں discussion ہو جائے' بجائے اس کے کہ کمیٹی میں بات ہو' جو کہ restricted ہو گی۔ House میں discussion ہو جائے' ایک motion آ جائے' اس پر باقاعدہ بحث ہو جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس کو welcome کرتا ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ اسی spirit میں اگر ہم کام کریں تو اس ملک میں صرف معاشی ہی نہیں بلکہ ہر area میں انشاء اللہ اس کا فائدہ پہنچے گا تو

Under Rule 194, Mr. Chairman, I would like to suggest that---

جناب وسیم سجاد: نہیں وہ باقاعدہ لکھ کر move کریں۔

پروفیسر خورشید احمد: وہ میں لکھ کر بھیج دوں گا۔ زبانی move کر دوں پھر لکھ کر بھیج دوں گا کہ

"رول 194 کے تحت اس issue کے اوپر سینیٹ discuss کرے"

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ یہ تو ہم لوگ ابھی ختم کریں کیوں کہ بعد میں یہ detail میں آجائے گا۔ Now Javed Qazi has a point to comment on it.

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Mr. Wasim Sajjad has already suggested that we have a complete, detailed discussion on the subject. So perhaps we should wait for that but my point was, and I would just like to very briefly emphasize that it is not the privatization policy which was under question. The Minister for Privatization has defended the privatization policy. We all agree with that. I think Professor Sahib also has said that he also agrees with the privatization policy as such. It was a specific case in point, case is Habib Bank. There are two points that he has raised. One is the type of bidders who are being considered. Second is the comparison with the route. The route through the stock exchange and that route, under the same Minister, has proven to be very useful and has given excellent results in case of OGDC and therefore, the Minister should consider and compare the two routes. I think, once we have the

debate, he should bring up in that debate also the comparative merits and what the country stands to gain if we go through stock exchange and what we would gain in case we have the other route that is being suggested at present. So, I think these issues should specifically be brought into that debate. Otherwise, the debate should not be general over the privatization because to that everybody agrees that if we privatise things, they work better. Although, it may not necessarily been in every case. In some cases, may be privatization may not solve the problems, and I think therefore, these specific things need to be brought into debate as suggested by Wasim Sajjad.

**Mr. Chairman**: Mr. Shaukat Aziz.

**Mr. Shaukat Aziz**: Mr. Chairman sir, the honourable Senator, Prof. Khurshid's comments are always well taken and he has raised important matters. As suggested by the Leader of the House when the appropriate motion comes, we can have a debate on all the issues. I just want to very briefly clarify one or two points.

The privatisation process is under the privatization law. It is fully transparent, its all codified in the law and we provide a level playing field to all investors. There was a comment made by the honourable Senator that State Bank may be favouring foreign investors or local, I just want to put on the record of the House, with due respect that there is no such thing. We provide a level playing field to all investors local and foreign and that one sector, I know, we will discuss this when it comes to the

House One sector which has the most control of any sector in the economy is the banking sector. As you are well aware sir, the banking regulations and the laws have been further enhanced in the last two years. The central bank is more autonomous. The central bank is very active in regulating this sector and unlike any other industry in Pakistan, the banks are robust, they are inspected, they are regulated in a very adequate and professional manner following local and international standards. So, I welcome the opportunity that the privatization process will be discussed in the House. We want to move ahead on this journey to improve efficiency, to create an opportunity and generate investment for Pakistan. That is the objective Mr. Chairman, and I appreciate Prof. Khurshid's and Leader of the House's suggestion that we have discussion on this issue at the appropriate time. Thank you.

Mr. Chairman: I think along with the Central Bank being strengthened and given autonomy, you also have to private boards that are managing these banks and are from the private sector.

Mr. Shaukat Aziz: Yes, Mr. Chairman, We have autonomous boards and they are now free to work.

Mr. Chairman : Fully autonomous and they are from the private sector.

Mr. Shaukat Aziz : This is protected by the law and in the previous ways we were managing the banks, was very different. Now it is very transparent, and when we have the debate we can explain this. But I

just want it to clarify that we are providing a level playing field to all investors, everybody is welcome. These are big transactions, there are signature transactions for the country. I think they will go a long way in improving the banking system and the investment climate in Pakistan.

Mr. Chairman: The Minister for privatization wants to say anything else.

**Dr. Abdul Hafeez Sheikh:** No, No.

Mr. Chairman: Ghauri Sahib.

III) LEAKAGE OF GAS IN P.I.A FLIGHT

جناب بابر خان غوری : شکریہ، جناب چیئرمین! میں جس مسئلے پر آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا وہ بہت ہی بڑا سانحہ ہے جو اس ملک میں ہوتے ہوتے بچا ہے۔ اللہ تعالی نے بہت بڑا کرم کیا۔ ڈیفنس منسٹر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کے توسط سے یہ بات بتاؤں گا۔ کل شام پی آئی اے کی ایک فلائیٹ جو کراچی سے اسلام آباد چار بجے آتی ہے، اس کے اندر 73 ایم پی اے تھے، اس میں چیف منسٹر سندھ، گورنر سندھ تھے۔ ہمارے سینیٹ کی ایک خواتین ممبر بھی اس کے اندر تھیں۔جب وہ flight کراچی سے چلی ہے تو اس میں سے گیس leak ہوئی اور ایک دم سے مسافروں میں بھگدڑ مچی اور پائلٹ کو روکا کہ جہاز نہ اڑایا جائے۔یہ ایک بہت بڑی یا تو سازش تھی جس میں کسی کے ملوث ہونے کا امکان ہے یا کوئی بہت بڑا technical fault تھا۔ اگر تھا تو اس پر کیا تحقیقات کی گئی۔ اس قسم کے واقعات عام مسافروں کے ساتھ اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں تو جو واقعات ہوتے ہیں وہ تو ہوتے ہی ہیں لیکن ایک وی وی آئی پی فلائٹ جس کو بعد میں گراؤنڈ کیا گیا، ائرکرافٹ تبدیل کیا گیا اس میں پھر یہ لوگ آئے، اگر وہ مسافر یا گورنر کا اے ڈی سی اس فلائٹ کو نہ روکتا اور وہ فلائٹ take off کرتی تو اللہ خیر کرے پتہ نہیں کیا کچھ ہو جاتا۔ اللہ تعالی نے بڑا کرم کیا۔ مجھے پتہ ہے کہ ڈیفنس منسٹر کے وہاں پر اتنے احکامات نہیں سنے جاتے لیکن بحیثیت فیڈرل منسٹر میں یہ

سمجھتا ہوں کہ اب وہ اپنی کچھ writ قائم کریں گے کہ اس کی تحقیقات کریں کہ اگر یہ سازش تھی تو کون لوگ اس میں ملوث تھے؟ technical fault تھا تو کیوں تھا؟ اس میں چاہے وہ VVIP ہوں یا عام عوام travel کر رہے ہوں، ایسے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔ PIA میں جو واقعات daily ہو رہے ہیں حکومت کی طرف سے کوئی ان کو روکنے والا نہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے خصوصی ٹیم بنائی جائے اور اس کو اس ایوان میں لایا جائے۔ منظر عام پر لایا جائے کہ کون اس کے ذمہ دار لوگ ہیں۔ Minister صاحب بیٹھے ہیں، میں چاہوں گا وہ جواب دے دیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: اگر اجازت ہو تو؟

جناب چیئرمین: کس بارے میں بولنا چاہتے ہیں؟ ہم نے Business بھی take up کرنا ہے۔

جناب مہیم خان بلوچ: یہی جناب جس بارے میں غوری صاحب نے PIA کے کل کے واقعہ کے بارے میں فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین: کل والی بات ہے یا کوئی اور بات ہے؟ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب مہیم خان بلوچ: میں اس سلسلے میں کہتا ہوں کہ ہم PIA کے حوالے سے بہت سے اور بھی -----

جناب چیئرمین: نہیں، آپ اس بارے میں motion move کرلیں چونکہ ابھی باقی business بھی ہے۔ Minister صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب دونوں کا جواب ایک ہی جگہ ہوگا تو میرے خیال میں بہتر رہے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، یہ recent بات ہے، کل کی بات ہے۔ کوئی اگر ایسی بات ہو---

جناب مہیم خان بلوچ: تھوڑی سی بات ہے۔ میں صرف ایک منٹ میں دو باتیں کہوں گا۔ ایک بات یہ ہے کہ PIA کے بارے میں ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو بھی کافی

شکایات ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوئٹہ ' اسلام آباد کے لئے صرف ایک ہی flight ہے اور اس میں بھی انہوں نے منگل کے روز ناغہ کر دیا ہے۔ ہمارے ایم این ایز ہیں' سینیٹرز ہیں' کبھی کبھار ان کو emergency میں آنا ہوتا ہے تو اگر منگل کو بھی flight نہیں ہوگی تو ہم اسلام آباد نہیں آسکیں گے۔

جناب چیئرمین: Routine کی بات ہے۔ آپ اس کے بارے میں question کر لیں۔ ابھی جو کل کا issue ہے اس پر بات کرلیں' پھر آج کا business کریں گے۔

Would the Minister for Defence like to respond?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب Private Members' Day کے متعلق فرما دیا جائے کہ کس وقت شروع ہو گا۔

جناب چیئرمین: بالکل valid point ہے' بالکل valid point ہے۔ بہرحال اس کے بعد ہم آ رہے ہیں ادھر۔ ابھی یہ issue نمٹا کے ہم جو routine ہے اس پر چلیں گے۔

میر ولی محمد بادینی: جناب میں نے بلوچستان میں PIA کے بارے میں تین مہینے سے سوال دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اب تو ہم سوال کا جواب دینے کے لئے باقاعدہ time and date دیتے ہیں۔ کونسا سوال ہے مجھے بتائیں اس کو لے آئیں گے۔ آپ سیکریٹری صاحب کو یا راجہ صاحب کو بتا دیں۔ چیک کرلیں گے۔ جی راؤ صاحب۔

Rao Sikandar Iqbal: Mr. Chairman sir, this incident is not in my knowledge but I assure the honourable Member that I will look into the matter and hold an enquiry into this.

IV) LUKH PASS TUNNEL PROJECT

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب زمینی حقائق کے متعلق میرا ایک اہم نکتہ اعتراض ہے۔ 1988ء سے ہمارے صوبے میں مستونگ اور کوئٹہ کے درمیان ایک پہاڑ ہے "لکھ پاس" جس میں tunnel کے لئے مختلف مواقع پر حکومت پاکستان اور کوریا کی حکومت کے درمیان ایک

agreement ہوا تھا۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے آپ motion move کرلیں یہ Point of Order میں آتا نہیں ہے۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: اب اس میں چھ آدمی recently مر گئے ہیں اور ایک ایرانی ٹریلر وہاں گر گیا۔ اس کے باوجود جو وہاں مریض تھے ان کی سانسیں گنی جا رہی تھیں۔ چھ گھنٹے تک وہاں مسلسل ٹریفک بند رہی۔ جناب وزیر مواصلات سے میں آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے BOT system پر bid دی ہے لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود اس پر کام ابھی تک کیوں شروع نہیں ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ سوال لکھ کے پوچھ لیں۔ اس کا آپ کو جواب مل جائے گا۔ ابھی کوئی recent بات ہو تو اس کو آپ Point of Order پر کریں۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی، جناب یہ انسانی جانوں کے ضیاع کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: کب کی بات ہے یہ؟

حاجی لیاقت علی بنگزئی: یہ ابھی پچھلے ہفتے میں خود بھی وہاں موجود تھا۔ ہم بھی وہاں آٹھ گھنٹے پھنسے رہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کس سے پوچھ رہے ہیں؟

حاجی لیاقت علی بنگزئی: وزارت مواصلات سے جی۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب؟

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب یہ انہوں نے BOT system پر دے بھی دیا ہے already

میر ولی محمد بادینی: جناب پانچ سال گزر گئے ہیں اور اس کی approval آج تک نہیں ہوئی ہے۔ جس میں ٹیکس کے 20 سال ہیں اور NHA 20% کو دے رہے ہیں۔ اس کی duty pay ہو چکی ہے اس کے باوجود یہ معاملہ یہاں پانچ سال سے پڑا ہوا ہے کبھی planning

میں ہے، کبھی NHA کے پاس ہے۔ اس لئے یہ پانچ آدمی نہیں ہیں بلکہ اس میں ڈھائی سو آدمی مر گئے ہیں کیونکہ پانچ سال میں وقتاً فوقتاً آدمی مرتے جا رہے ہیں۔ میں نے شوکت عزیز صاحب سے بھی زبانی بات کی ہے اور آج منسٹر احمد علی صاحب کو بھی کہا ہے۔ اس پر ہمیں بتائیں کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟

**جناب چیئرمین:** جی منسٹر صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

**جناب احمد علی:** جناب بیشک سینیٹر صاحب نے مجھ سے یہ discuss کیا ہے۔ یہ کافی پرانا project ہے جو in question ہے۔ میں اس وقت تو اس پر کوئی statement دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن میں assure کرتا ہوں کہ next meeting میں اسی سوال پر fully satisfy کر دوں گا کہ کیا پوزیشن ہے۔ شکریہ۔

**حاجی لیاقت علی بنگزئی:** میں نے اس سے پہلے بھی سینیٹ کے floor پر کہا ہے لیکن ہمیں آج تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس detail نہیں ہے، بعد میں آپ کو جواب دیں گے۔ جی آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

**ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی:** اس پر پہلے بھی سوال کیا گیا تھا لیکن جواب نہیں دیا گیا۔

**جناب چیئرمین:** یہ next meeting میں جواب دیں گے لیکن آپ سوال لکھ کر بھیج دیں، یہاں جب آپ move کریں گے تو وہ اسی حساب سے جواب دیں گے۔

(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** کیونکہ ہر چیز کا ایک طریقہ ہے، آپ اس حساب سے عمل کریں، آپ اپنا سوال لکھ کر بھیج دیں، جب وہ آئے گا تو منسٹر صاحب اس وقت موجود ہوں گے۔

**ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی:** جناب اس سے پہلے سوال کا جواب بھی نہیں آیا۔

**جناب چیئرمین:** جو نہیں آیا تو آپ مجھ سے ملیں، بتائیں check کر لیں گے کہ وہ کیوں نہیں آیا۔ جی آفریدی صاحب۔

**جناب حمید اللہ جان آفریدی:** جناب میں ایک important issue کی طرف آپ

کی توجہ مبذول کروانا چاہ رہا تھا کہ سارک کانفرنس کی وجہ سے کچھ areas کو restricted کیا جا رہا ہے اور دونوں ایوانوں کا session بھی ہو رہا ہے تو اس سلسلے میں ممبرز کے لئے sticker یا کوئی اس قسم کی چیز ہونی چاہئیے تا کہ ان کو آنے جانے میں inconvenience نہ ہو۔ اس پر kindly اگر کچھ کیا جائے تو یہ زیادہ اچھی بات ہو گی۔

Mr. Chairman: I think, we are leaving it away. this is Interior Ministry's affair. they will do that. Now, I move to the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر خالد رانجھا گزشتہ چھٹے اجلاس کے دوران مورخہ 24 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب محمد اکرم صاحب گزشتہ چھٹے اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب ثناء بلوچ صاحب گزشتہ چھٹے اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

DISCUSSION ON THE BILL

RE: THE SUPREME COURT OF PAKISTAN (POWER TO REVIEW)BILL, 2003.

Mr. Chairman: We may now take up item No.2. Ch. Muhammad

Anwar have already moved the motion on 8th December 2003 for seeking leave to introduce the Bill to provide for the power of review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Power to Review) Bill, 2003]. Is it opposed?

جناب وسیم سجاد: جناب میرے خیال میں وزیر صاحب آ جائیں، فی الحال اسے defer کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں mover سے آپ بات کر لیں، آخر ان کا چل رہا ہے------

Mr. Wasim Sajjad: I request the mover that if he can kindly have it deferred until discussing this matter with the Minister for Law because it is concerned to functioning of the Supreme Court and may be he has something to say.

Mr. Chairman: But this has already been pending for quite some time.

جناب وسیم سجاد: بہرحال وہ آ جائیں تو بہتر ہے اور اُس وقت اِس کو take up کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب ٹھیک ہے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر: ٹھیک ہے جناب جیسے Leader of the House فرماتے ہیں۔ ویسے جناب اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں صرف یہ عرض کر دوں کہ یہ بل ہے کیا یا یہ بل میں نے move کیوں کیا ہے۔ یہ آئین پاکستان کا Article 188 ہے جس کے تحت پارلیمنٹ نے Power of review by the Supreme Court کے متعلق قانون بنانا ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے Rules بنائے ہوئے ہیں جن سے وہ review کی power کو regulate کرتے ہیں۔ لیکن Article188 کہتا ہے کہ اس میں پارلیمنٹ سے نیا قانون جب تک نہیں بنے گا تب تک تو وہی rules چلیں گے۔ ابھی تک 73 ء کے بعد بھی

پارلیمنٹ اسی rules کے تحت چل رہی ہے۔ اس آئینی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے میں نے یہ بل move کیا ہے کہ بیشک وہی کر دیں۔ اس میں جو ان کا procedure ہے اس میں بیشک change نہ کریں۔ جیسے میں نے اس میں دو changes کی ہیں لیکن changes کریں یا نہ کریں مگر آئینی تقاضے کو پورا کر کے آپ بل بنا دیں، اس بل کے متعلق power of review Supreme Court کی regulate ہو گی لیکن Leader of the House نے فرمایا ہے کہ اس کو defer کر دیا جائے، مجھے اعتراض نہیں ہے، آپ defer فرما دیں۔

**پروفیسر خورشید احمد:** میں سمجھتا ہوں کہ بھنڈر صاحب نے بڑا اچھا initiative لیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Constitution میں جانا اس کی ضرورت ہے۔ اس کے متعدد مقامات پر یہ کہا گیا کہ قوانین کے ذریعے تفصیلات طے کی جائیں گی، پارلیمنٹ سوتی رہی ہے، اس وقت اس کو stress نہیں کیا ہے، نفاذ شریعہ میں حصہ لیا ہے، ٹھیک ہے ہم اس کو improve کر سکتے ہیں لیکن یہ بڑا اچھا اقدام ہے اور اسی انداز میں باقی تمام مقامات پر جہاں جہاں دستور کی requirements ہیں، پارلیمنٹ کو respond کرنا چاہئیے، قوانین بنانے چاہئیں اور ضروری نہیں ہے کہ ہم ان rules کو من وعن مان لیں بلکہ ہمیں ان کو improve کرنا چاہئیے، modify کرنا چاہیئے تاکہ دستور کے مقاصد پورے ہوسکیں۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ بھنڈر صاحب کا بہت ہی اچھا initiative ہے۔

**جناب وسیم سجاد:** جناب والا! میں نے عرض کیا تھا کہ consult کرلیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ

if you kindly look at Article 188 it says that "the Supreme Court shall have power subject to any provisions of the Act of "Majlis-e-Shoora", Parliament and of any rules made by the Supreme Court". So, it means, the rules are not excluded by the Act of Parliament, it is subject both to the Act of Parliament and the rules. And because the rules have been made by the Supreme Court and, therefore, may be the Minister for Law has a

view point, he may also consult to the Supreme Court on it. It is not that by making the law, we will exclude the Supreme Court. we cannot do it. It is subject to both law and the rules and here the rules have been given much importance and pre-eminence as the Act itself. For it is a technical matter, it is a matter which requires, may be. consultation with the Supreme Court. That is why, I very humbly suggested that the Law Minister may make a statement and then we can proceed further.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I want to explain this position. What my leader has said, I agree with that, that the Supreme Court has the jurisdiction to frame the rules and those rules are enforced, they will remain enforced unless altered by the Parliament. But what I think sir, that whenever a power is given to the Parliament and it is said that unless the Parliament makes the rules, that means that the framer of the Constitution wanted that there should be a legislation. It is not necessary that as the rules have been provided and the Supreme Court is competent to frame the rules therefore, we should refrain from interfering and we should refrain from making a law. We should make the law of course, we should see whatever the rules there are, we will incorporate those rules or whatever we think that is proper. Supposing sir, in those rules, there is one provision and that provision is that when you file a review petition, only that council can appear who has already appeared. Only those judges will be appointed who have already given the decision. Sir, this is too much if I loose the case, if a party engages me as a council

and I loose the case, what is the harm if they engage Wasim Sajjad or if they engage Fakhruddin G. Ibrahim and he is more competent than me and he can argue the case that has to be decided by the court alright. So, sir that is a separate issue, that can be discussed in the Committee but so far as this Bill is concerned, I have explained the purpose of this and as my leader has said sir, let it be deferred for the next term.

## COMMENCED RESOLUTION

## RE: EXTENSION IN SERVICE OF GOVERNMENT EMPLOYEES

**Mr. Chairman:** Item No. 4. It is in the name of Mr. Sanaullah Baloch. Not present, lapses. Item No. 6. Commenced Resolution, we may resume further consideration of the resolution moved by Mr. Babar Khan Ghauri on 17th June, 2003 that:-

> "This House resolves that extension should not be given to the government employees after superannuation".

**جناب بابر خان غوری:** جناب! جیسے آپ نے date announce کی ہے، بہت عرصہ ہو گیا ہے اور میرے خیال میں سینیٹ میں روایت رہی ہے کہ کسی بھی چیز کو جب تک نو ماہ نہیں ہوں گے، اس وقت تک وہ اس floor پر نہیں آئے گی۔ مارچ میں الیکشن ہوئے تھے، آج MMA کے ساتھ agreement ہو کر پورے نو مہینے ہو گئے ہیں اور ماشاء اللہ سب settle ہو گیا ہے۔ اس کے لئے تین مہینے پہلے سے بتا دیں کہ ہم تین مہینے بعد اس پر discuss کریں گے کیونکہ یہ matter بڑا important ہے اور اس پر یہ طے ہوا تھا کہ جو amendments ہیں، ایک قاضی صاحب کی تھی اور دوسری رانجھا صاحب کی، ان کو کم از کم آج House میں لے آئیں تاکہ اس پر voting کرا کر اس کو پاس کیا جائے۔ یہ بہت عرصے سے pending ہے۔

**جناب چیئرمین:** وسیم صاحب who will handle this.

Mr Wasim Sajjad: The Minister is not here and the consensus appeared to be that the government was uncomfortable with this because they say that sometimes extensions are given in the public interest.

The appropriate person is not available or that expertise is not available or because of the time frame, they want to continue a certain person, and therefore, their view was that as the resolution was not appropriate and some amendment is necessary. For example, the amendment could be, unless such extension is necessary in the public interest, unless such extension is considered necessary in the public interest, unless such extension is appropriate in the public interest. So, all these matters, unless the Minister concerned is here....

جناب بابر خان غوری: amendments آ گئی ہیں already قاضی صاحب نے دی ہیں۔

جناب وسیم سجاد: وہ تو قاضی صاحب نے دی ہیں۔ میری گزارش صرف یہ تھی کہ چونکہ یہ معاملہ government کا ہے میرا نہیں ہے۔ ان کا view point سن لیں اور پھر فیصلہ فرما دیں۔

جناب کامل علی آغا: جو قائد ایوان فرما رہے ہیں، میرے خیال میں وہ amendments پڑھ لیں تو مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔

جناب وسیم سجاد: نہیں جی، میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ میں نے extension نہیں دینی government نے دینی ہے۔ لہذا government کا point of view سامنے آ جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرلیں۔

Dr. Khalid Ranjha: I have given a suggestion.

جناب چیئرمین: جی رانجھا صاحب۔

Dr . Khalid Ranjha: I have given a suggestion that the resolution of Mr. Babar Ghauri, if agrees. should be slightly amended

that is already in the law. Article 13 (6) 13 of act جو بات کر رہے ہیں وسیم سجاد صاحب

says, in public interest they can re-employ جو یہ resolution ہے اس میں ایک خامی تو

یہ ہے کہ it talks of extension only جو Act موجود ہے' اس میں لفظ re-employment ہے

I am seeking an amendment in the resolution .they should now read as تو

this House resolved that extension or re-employment should be given to

government employees after superannuation اور آگے یہ ہے کہ میں propose کرتا

this is on what the government is uncomfortable, and the Treasury ہوں

benches have to,sort of vote ' for',or 'against', it. My suggestion is that

we should resolve, that the government should move an amendment in

the existing Civil Servants Act 1973. So that the consensus you want to

arrive at is duly implemented, جہاں تک public policy that is already there جو

grievance ہمارے اس بات پر ہیں کہ یہ جو اختیار دیا گیا ہے دفعہ 13 میں in the Federal Law دفعہ 14

جو ہے in the provincial Law اس کو misuse کیا جاتا ہے towards nepotism, towards

for reasons extraneous to public funds and اور promoting friendship

sometimes there are also rules made under this Act which say that the

rules making authority has the power to undo the rules, or to supersede

the rules میری گزارش یہ ہے کہ now this House should call upon the

government, who is un comfortable, to amend the law suitably so that

the constant grievance on the street, on the road that people are being

re-employed for the purpose of benefit, not

of the state but benefit of individual, that should be circumvent. Thank you sir.

(اس موقع پر اذانِ ظہر کی آواز ہاؤس میں سنائی دی)۔

(اذان ظہر کے بعد کی کارروائی)

**جناب چیئرمین:** جی کاکڑ صاحب۔

**چوہدری محمد انور بھنڈر:** میں درخواست کروں گا جناب' کہ اس کو defer فرمائیں۔ باقاعدہ amendments سوچ سمجھ کر دے دیں۔ جب amendment آئے تو مجھے بھی پتا ہو کہ یہ amendment آ رہی ہے۔ اگر میں نے بھی کوئی بات کرنی ہے تو میں بھی بات کر سکوں، کوئی اور رکن بھی بات کر سکے۔ طریقہ یہ ہے کہ resolution table ہوا ہے commenced ہے' resolution ہے' کوئی ممبر اگر amendment دینا چاہتا ہے تو دے۔ Amendment دیکھ کر government بھی consider کرے گی، ہم بھی دیکھ لیں گے اور وہ ایک set amendment ہو گی۔ اب اس stage پر اس میں amendment کرنا یہ بالکل ایک vague سی ساری procedings ہو جاتی ہیں ۔ میں تو مودبانہ گزارش کرونگا کہ اس کو defer فرما دیں۔ سوچ سمجھ کر جو amendment دیں' اس کا notice دے دیں' اس کو print کر لیں اور پھر اس کو finalize کر لیں۔

**جناب بابر خان غوری:** مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

**جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ:** غوری صاحب نے جو تقریر کی' اس میں فرمایا کہ نو مہینے کی ریت پڑ چکی ہے اور شاید ایم ایم اے کی طرف بھی ان کا دل چاہتا ہے کہ کچھ ان کو تنگ کیا جائے۔ نو مہینے اگر ہم باہر رہے ہیں تو ایک constitutional agitation پر رہے ہیں اور یہیں میدان میں رہے ہیں۔ نو مہینے سے ویسے چھ سال زیادہ ہوتے ہیں۔ جن کے لیڈر خود ملک چھوڑ کر بھاگ چکے ہیں۔ اگر آئندہ ایسی چیزیں ریکارڈ پر آئیں تو پھر ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ Thank you.

**جناب چیئرمین:** We should be careful. غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری: جناب یہ قدرتی process ہے اور اس میں ان کو اتنا برا نہیں ماننا چاہیئے۔ بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا time ہونا تھا' ہو گیا۔

(مداخلت)

جناب بابر خان غوری: اس resolution کو آپ defer کرلیں۔ اگر یہ تین مہینے اور لینا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چھ مہینے اس میں ہوگئے ہیں' اس resolution پر میں بات کر رہا تھا' میرا خیال ہے کہ وہ اس کو personal لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا ذکر ہوا تھا' نام آیا تھا' اس وجہ سے لیکن آپ تسلی رکھیں subjective remarks نہیں ہوں گے۔ بیٹھیں۔

جناب بابر خان غوری : منسٹر صاحب آتے ہیں تو make sure کرلیں کہ منسٹر صاحب کو تاکید کر دی جائے کہ اگلا جو private members day ہو اس دن اس کی ووٹنگ کروا کے اس مسئلے کو resolve کیا جائے۔ یہ بہت عرصے سے pending ہے۔ اس resolution میں جو amendments لائی ہیں' جو جمع ہوگئی ہیں' ان کو ایجنڈے پر لا کر یا ممبران کو دے کر' آج جیسے جمع ہوئی ہے اس کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Wasim Sahib, just I think, we should ensure that this should be briefed and the Minister should..

جناب وسیم سجاد: جناب چیئرمین! میں یہ چاہ رہا ہوں جی چونکہ یہ گورنمنٹ کا معاملہ ہے اور ان کا ایک view point ہے۔ یہ بات جو کر رہے ہیں وہ مناسب ہے لیکن اگر ان کی موجودگی میں ہوجائے۔

MOTION RE: OVERALL PERFORMANCE OF PTV

جناب چیئرمین: لیکن آپ بھی ذرا گورنمنٹ کو convey کریں کہ Minister should be here and we must attend to these issues that the honourable Members raised. This must be addressed. So we may defer this item. Item No. 7. We may resume for the discussion on the motion moved by Mr.

Babar Khan Ghauri on 22nd September, 2003, that the House may discuss the over all performance of Pakistan Television Corporation.

**جناب بابر خان غوری:** جناب! یہ motion بھی آپ کافی عرصے سے دیکھ رہے ہیں کہ ایجنڈے پر موجود ہے private members day پر آ رہا ہے۔ اس پر debate بھی ہو چکی ہے لیکن last time طے یہ ہوا تھا کہ منسٹر صاحب کو کہا جائے گا کہ وہ آ کر اس کو complete کریں۔ اس کا نقصان یہ ہوا کہ Senate میں جو discussion ہوئی اور Ptv کی غلط policies کو criticise کیا گیا، اس کو personal لے کر باقاعدہ PTV والوں کو ہدایت جاری کی گئی ہے کہ سینیٹ کی کارروائی میں فرداً، فرداً نام بھی نہیں دیے جائیں، overall کارکردگی کو black out کیا گیا ہے اور وہاں پر ban لگایا گیا ہے۔ یہ میں آپ کو on record بتا رہا ہوں یہ وہاں کے staff نے بتایا ہے کہ ہمیں یہ instructions دی گئی ہیں۔ تو اگر یہاں پر-----

**جناب چیئرمین:** Writing میں آئی ہیں؟

**جناب بابر خان غوری:** یہ تو ان کو پتا ہو گا کہ انہوں نے writing میں بھیجی ہیں یا انہوں نے ویسے ہی telephone پر order دیے ہیں لیکن یہ بہت خطرناک بات ہے۔ اس سلسلے میں اور ممبران بھی بات کریں گے کہ یہ جو information آئی ہے یہ بہت غلط ہے۔ اگر ہم کسی issue کو اٹھاتے ہیں تو وہ in the public interest اٹھاتے ہیں۔ یہاں کسی کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے نہ کسی کو ذاتیات میں جانا چاہیئے۔ بات یہ ہے کہ public کے جو معاملات ہوتے ہیں ان کو اٹھانا ہمارا فرض ہے، ہم اٹھائیں گے، یہ ban لگائیں، یہ black out کریں، کچھ بھی کریں، جو issues ہیں وہ اٹھیں گے، اس سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ مسئلہ پھر آیا ہے۔ منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں لیکن اب آپ بتائیں کہ یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟

**جناب چیئرمین:** (سیکرٹری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) منسٹر صاحب دوسرے چیمبر میں ہیں تو ان کو بلا لیں۔ ان کو بھی اور ہراج کو بھی۔ بھنڈر صاحب، نیا statement اس پر دلوا دیں گے۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! یہ کافی عرصہ سے ایجنڈے پر ہے۔ جیسا کہ غوری صاحب نے کہا میں ان کی تائید کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ سارا ہاؤس اس بات کا witness ہے کہ اس فائدے نقصان کا تو پتا نہیں لیکن اس موشن کو لانے کی وجہ سے پوری سینیٹ کو suffer کرنا پڑ رہا ہے اور یہ سارا غوری کی وجہ سے ہوا ہے۔ ابھی آپ دیکھ لیں کہ جب نیشنل اسمبلی چل رہی ہوتی ہے تو سینیٹ خالی ہو جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس چیز کو ختم کرنا چاہیئے۔ سینیٹرز بھی وفاق کی علامت ہیں۔ یہاں پر تو ویسے بھی برابری کی بات ہو رہی ہے۔ ہمارا تو پہلا کام ہی برابری ہے۔ تو میں پرزور طور پر یہاں کہنا چاہوں گا کہ specially جب نیشنل اسمبلی کا سیشن چل رہا ہوتا ہے تو سینیٹ کو بالکل white-wash کیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: (سیکرٹری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) منسٹر صاحب کو ذرا check کرالیں۔ جی مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر مینگل: جناب چیئرمین! جیسا کہ دوسرے احباب نے کہا ہے کہ T.V کے سلسلے میں اس سے پہلے بھی کئی شکایتیں کی گئیں لیکن ان کا کوئی notice نہیں لیا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلے میں منسٹر صاحب کو بلا کر اس کا ازالہ کیا جائے اور سینیٹ کو اس کا وہ مقام دیا جائے کہ جس کا وہ حقدار ہے۔ جیسا کہ دوسرے احباب نے کہا کہ ویسے بھی سینیٹ کا نوٹس نہیں لیا جاتا ہے اور قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران اس کو اور زیادہ نظر انداز کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب آئیں گے تو انشاء اللہ اس مسئلے کو حل کریں گے چونکہ آپ کو پتا ہے کہ آج دوسرا سیشن بھی ہے۔ منسٹر صاحب آ کر اس کا کوئی جواب دیں گے۔

Item No. 8, on the motion moved by Mrs. Tanveer Khalid on 22nd September, 2003 regarding the education policy of the Government, again I think the Minister is not here.

Mrs. Tanveer Khalid: Sir, the Minister is very much here, just five minutes back she was here and if she went somewhere, she may be.....

(مختلف آوازیں کہ ووٹنگ کے لئے گئی ہیں)

**جناب چیئرمین:** آئٹم نمبر - ۱۰ بھی غوری صاحب آپ کا ہے جو پبلک ورکس سے متعلق ہے، اور صفوان صاحب بھی نہیں ہیں۔

This too will be deferred then and we adjourn the House now to meet again at 5.30 P.M. today)

[The House was then adjourned to meet again at 5.30 P.M. same day on 29th December 2003.]

*[The House re-assembled at 5.55 p.m., with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in Chair ].*

**جناب چیئرمین:** بسم الله الرحمن الرحیم۔ اللهم صلی علی محمداً و علی آل محمد

MESSAGE FROM NATIONAL ASSEMBLY

RE: PASSAGE OF THE 17TH CONSTITUTIONAL AMENDMENT BILL, 2003

We have received the following message from the National Assembly:-

" In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992, I have the honour to inform the Senate Secretariat that National Assembly has passed the constitutional 17th Amendment Bill 2003 on the 29th December, 2003, signed by Mahmood Saleem Mahmood, Secretary."

Yes, Wasim Sajjad Sahib.

**Mr Wasim Sajjad**: Mr. Chairman, the bill has been passed by the National Assembly and has been received by the Senate and considering the fact that this is a bill which will, I hope, end the controversy which has been going on for quite some time and I think the public is anxiously waiting for the passage of the bill. Therefore, sir it is our proposal to you, which I am sure the honourable members will not oppose, that the consideration of the bill may start today after suspending the revelant Rules which may stand in the way of such discussion. The honourable Minister for law is here and he will, with your permission, be moving a motion for suspension of the Rule which stands in the way of Bill.

**Mian Raza Rabbani**: Point of order.

**Mr. Chairman**: Yes.

**Mian Raza Rabbani**: Sir, it is most unfortunate that a great and seasoned parliamentarian like the Leader of the House has suggested that an important bill, that has been transmitted by the National Assembly, be taken into consideration after the suspension of all the rules in the Code of Conduct and Procedure of the Senate, 1988. Mr. Chairman sir, this bill is a constitutional amendment bill, this bill, apart from the fact that it alters the basic structure of the constitution, which we will go into at a later stage but it is nevertheless a constitutional amendment bill and it is essential that the Houses of the Parliament and particularly the Senate of Pakistan, which represents the federation of Pakistan, and here, through

this bill, the right of the federating units are being affected. Therefore, due deliberation be given, due time be given to the members to go through the bill.

Sir, I would draw your attention to the rules. The rules stipulate three parts. There is part I, part II, and part III, and then there is Rule 118 and that rule deals explicitly with constitutional amendment bills. You would see, I need not go thorugh the contents of that rule because I am sure you are well aware of them, but you would find that at each and every step it has been cautioned and care has been taken that due deliberation is given and that a constitutional amendment bill is not passed in haste. If we suspend the rules, as has been moved by the Honourable Minister, then we will be dispencing with the circulation of the bill to the members. That means that the members have just come, they pick up the bill and read it and start speaking off the cuff.

We are doing away with the fact that under the rules notice is mandatory, under Rule 109 which is not there. They are doing away with that, and then we are not permitting the bill to be referred to a standing committee where it could be debated in greater detail and seen whether the amendments that have been made in this bill by the National Assembly are appropriate and proper. Therefore, sir, a very heavy responsibility rests on your shoulders as the custodian of the House and we also believe that you, as the custodian of the House, are not partisan, and that you will take into consideration that this is a very important constitutional amendment bill. There are a number of very important

Articles and clauses in this bill. Articles that are beening amended and therefore, you would also take that into consideration and not allow the honourable Minister of State to move the motion for suspension of rules, and will give due cause to the rules. So that the bill can be taken up by the members not in haste but after going through it in great detail. Thank You.

Mr. Chairman: Thank you very much. Let me assure you that the rules and procedures will be followed. It is upto the House to decide. There is a provision for that and if the House decides on something with whatever is the requirement I think that will hold and let the House decide.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Thank you honourable Chairman sir. I will partially agree with the honourable Member of the Opposition. Yes sir, it is a very important constitutional Bill. Yes sir, this House has a prerogative and has the right to give the due deliberations and this is one of the primary purposes. All the honourable members are present here today sir, but nevertheless the rules are always there to facilitate and I would like to draw your kind attention to Rule 236 of the respective rules and it categorically states that these rules should not be a cause of impediments for the procedure or legislation in this august House.

Sir, Rule 236 categorically says :-

"Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules or is otherwise considered necessary, any

member may, with the consent of the Chairman, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Senate, and if the motion is carried the rule in question shall stand so suspended".

And more importantly sir, of course, there is a discussion which vests in the Chair but nevertheless, it is something with the sense of the House and with that sense of the House, I will seek your kind permission to allow me to move the suspension of the rules in order to facilitate us to present the bill to this august House for the due deliberations, for the consideration and for the debate on the proposed bill which has been transmitted by the National Assembly, sir.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman sir.

Mr. Chairman: Let him finish.

Mian Raza Rabbani: The honourable Minister in his discourse referred to the rules and said that the rules are there to facilitate. I do agree with him that the rules are there to facilitate.

Firstly, there is no inconsistency that is occurring for which Rule 236 needs to be brought into operation and secondly, what is the facilitation being sought for God's sake heavens are falling if this Constitutional bill is taken up after two days, after due notice has been given. Is there a constitutional deadlock at the present moment in the country that the functioning of the government is not taking place because of the bill. What is the urgency? I don't see heavens falling. I don't see the government not being able to function. If for one year, they

were able to function, in this manner, surely giving a notice period of two days, under the rules, is not going to circumvent the functioning of the government.

So, if the honourable minister wants to move a motion he must come out very clearly and state what is the urgency? Why is he seeking suspension of the rules under the special dispensation to be used only when there is a special situation that has occurred.

Here you are considering a constitutional amendment Bill. Here you are considering the change in structure of the 1973 Constitution and therefore, due care should be taken. Proper notice should be given. I fail to see the urgency in rushing the matter through but if the honourable Minister without tutelage from the honourable Leader of the House, is able to satisfy the House then let it be put to the House.

**Mr. Chairman:** I think let the House decide. If they are not convincing the House then let him just move.

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj:** Of course, sir but nevertheless sir the urgency is there. The urgency is that we believe in the smooth functioning of the Parliament. We had enough of the desk banging sir. We had enough of what they have been doing so far, sir. They are not interested in the smooth functioning of the Houses. Sir, I would seek your permission...

**Mian Raza Rabbani:** Sir, for God's sake, the honourable Minister is making a statement on the floor of Parliament, how have they

been functioning for the last one year?

**Mr. Chairman:** Let him explain

**Mian Raza Rabbani:** The Parliament is functioning . They have been going to international forums saying that the Parliament is functioning but when the matter comes to giving this House due time and to the members to observe the rules, they say "no". That can't be done because this........

**Mr. Chairman:** If you have said then let him now move it, let the House decide.

(interruption)

**Mr. Chairman:** Mr. Rabbani, let the House decide.

**Mian Raza Rabbani:** Sir, this exhibits a state of mind of the government of bulldozing things through, of taking a short cut, of circumventing the rules. This is simply what they are doing.

(interruption)

**Mr. Chairman:** If you have the support .........

**Mian Raza Rabbani:** Otherwise the Minister has failed to show the urgency, he has failed to show the urgency.

**Mr. Chairman:** Please, let him finish, let him finish and it is for the House to decide.

(interruption)

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj:** Sir, this information has to be presented to the House and the sense of the House has to be taken

into consideration.

(interruption)

**Mr. Chairman:** Let them speak. If he does not convince the House. ..

(interruption)

**Mian Raza Rabbani:** Sir, why can't he show the urgency to the House?Is the Constitutional framework going to come to an end, if notice is given to the bill, why can't the Minister show the urgency in the House?

**Mr. Chairman:** Please sit down and let him speak and let the House decide.

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj:** Sir, there is an urgency and there is a sense of the House and I would like to move the motion for that sir.

(interruption)

**Mr. Chairman:** Mr. Rabbani, please sit down. Let him finish and I am telling that he is answering.

MOTION UNDER RULE 236: RE: SUSPENSION OF RULES

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj:** I beg to move that under Rule 236of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rules 22,23,27,108,109 and 110 of the said Rules be dispensed with.

**Mr. Chairman:** It has been moved that under Rule 236 of the

Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of rules 22, 23, 27, 108, 109 and 110 of the said rules be dispensed with.

*(The motion was carried)*

**Mr. Chairman**: The motion is adopted. Please move item 12.

MOTION RE: CONSIDERATION OF THE 17TH CONSTITUTIONAL AMENDMENT BILL, 2003

**Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj**: I beg to move that the bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, thereafter referred to as [The Constitution (Seventeenth Amendment) Bill, 2003], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

**Mr. Chairman**: Is it being opposed?

**Mian Raza Rabbani**: Sir, it is being opposed. I would like to move an amendment to this motion under Rule 88(2)(a).

**Ch. Muhammad Anwar Bhinder**: Not before you oppose it.

**Mian Raza Rabbani**: O.K. opposed, it is opposed by us sir. Amendment to the motion under Rule 88(2)(a) by four Senators is moved. At this stage, let me read Rule 88, "on the day for which a bill is set down under Rule 87 or on any subsequent day to which the matter might have been adjourned, the member-in-charge may make any of the following motions in regard to his bill namely: No. 1, that it be taken into consideration at once", which the honourable Minister has done, I skip over the other parts. Then," At this stage amendments to the bill may not

be moved but (a) and this is where I rely upon. "If the member- in-charge moves that the bill be taken into consideration" which the honourable Minister has done. "any member may move as an amendment that the bill be circulated for the purposes of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion. or and then it goes on which is not relevant.

**Mr. Chairman:** I am coming for that.

**Mian Raza Rabbani:** So, therefore, sir, we would like to move this motion which has been signed by myself, Senator Ishaq Dar, Senator Amanullah Kanrani and Senator Sana Baloch. Motion under Rule 88(2)(a) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, it is hereby moved that the Constitution (Seventeenth Amendment) Bill, 2003 be circulated for the purposes of eliciting of opinion thereon by the 30th of January, 2004.

**Mr. Chairman:** The amendments suggested are put to the House for vote.

*(The amendments were not carried)*

**Mr. Chairman:** The honourable members can file amendments to the Bill by 9.30 a.m. tomorrow, 30th December 2003. No amendments will be accepted after that time.

**Mr. Muhammad Ishaq Dar:** Yourself had agreed that the amendments can be filed by 2 O' clock tomorrow. This is unilateral, against the understanding this amendment, I think, Prof. Khurshid Ahmad. …………

Mr. Chairman: I think, there were some discussions held subsequently with the Leader of the House on it.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Unless sir after we left, there was a discussion which is very usual thing to happen. I think, Prof. Khurshid and all of the people were present sir. I think, you should better stick to the agreed time.It will be better for everyone.

Mr. Wasim Sajjad: I think, the suggestion was debated between 12 O'clock and 2.30, I think, it will be better, if we can all file them by 12 O'clock tomorrow.

اگر جناب منظور کریں۔

So, that clause by clause discussion can take place in the afternoon.

Mr. Chairman: 12 noon کر لیں

I think, we have to move on with the discussion by noon tomorrow, twelve noon because the Session will be meeting earlier so, if you want to submit during the Session that is up to you, if it is submitted before that it will facilitate

جناب محمد اسحاق ڈار: میرے خیال میں 12.05 کر دیں۔ sir, some people have some problem with 12 O' clock.

Mr.Chairman: 12.05pm کر دیں

we have some list of speakers who would like to speak on the issue Senator Raza Rabbani and I would request the speakers to please restrict yourself to the very relevant points, avoid repetition and value the time and I think, we will keep these speeches to around, for the leaders fifteen,

twenty minutes and about ten minutes for others.

Mian.Raza Rabbani: Sorry sir.

Mr. Chairman: 15 to 20 minutes for the leaders.

Mian.Raza Rabbani: Sir, again the understanding was...........

جناب چیئرمین: آپ بولیں۔

میاں رضا ربانی : نہیں جناب we had agreed that 30 minutes for the Parliamentary leaders and 15 to 20 minutes for the other honourable memebers

Mr. Chairman: I think, the rule say about 8 to 10 minutes. The leaders will be given more time.

بات کریں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the rules say a lot of things, but the rules are suspended then you should ...........

(interruption)

جناب چیئرمین : آپ شروع کریں Let us go on, whenever there will be repetition, I will be checking it also آپ شروع کریں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, then you should not have invited us to your Chamber because all decisions that were taken in the Chamber are now being reversed on the floor of the House. The point is that this is not a one time affair, if you are going to run the House effectively and the Opposition loses confidence in the deliberations that are going to take place in the Chamber of the Chairman then I think; it would be futile coming in meetings.

Mr.Chairman: Point noted, let us start with the discussion.

Professor Khurshid Ahmad: When an agreement is made for presence of the House with a Chair the Leader of the House Opposition were there, we have respected that.

Mr.Chairman: Please, go ahead.

DISCUSSION ON 17TH CONSITITUTIONAL AMENDMENT BILL

Mian Raza Rabbani: Thank you Mr.Chairman. Mr.Chairman! It is indeed a very unfortunate day in many aspects. It is an unfortunate day that today the Senate of Pakistan, when it meets after almost a year, with all members present, the very first business that the government brings before it, is of the suspension of rules. It is unfortunate that the suspension of rules takes place on such an important issue, as a Constitutional amendment. It is further unfortunate that a Constitutional bill has been passed by the National Assembly and has been transmitted to the Senate of Pakistan, a bill which basically amends the basic structure of the 1973 Constitution. It is also a very unfortunate day sir, that today the democratic forces, who have been struggling for the Constitution, the rule of law and for the supremacy of the Parliament should be marginalised, but on the other hand, I think it is a great day in history because today before the people of Pakistan, before the sovereigns of Pakistan, before the people who gave this country, before the people who gave this Constitution it is now abundantly clear, as to who the democratic forces are, who have continued and will continue to struggle for the 1973

Constitution, and who are those forces that have colluded to change the face of that Constitution, to deface that constitution. A constitution that was given by a consensus not only political but a consensus of the federating units. And today...

**Mr. Chairman:** There are no points of order at this moment.

**جناب امان اللہ کنرانی:** یہ consensus نہیں تھا۔ اس میں بلوچستان کی federating unit نے sign نہیں کئے تھے۔

**Mr. Chairman:** Put on the record.

**Mian Raza Rabbani:** Sir, I would, at this stage of our Constitutional history, like to read a passage of Justice Yaqoob Ali, which I think, aptly portrays the situation, the observations that he made in Asima Jillani's case. I quote ." A country which came into being with a written Constitution providing for a parliamentary form of government with distribution of state power between the Executive, Legislature and the Judiciary was soon converted into an autocracy and eventually degenerated into military dictatorship. From now onwards people who were the recepients of the delegated sovereignty from Almighty cease to have any share in the exercise of state powers".

Sir, this, unfortunately, has been the theme and the thesis on which Pakistan's political and constitutional structure has been built. To deny the working classes of Pakistan, the people of Pakistan the power to decide their own destiny and fate. It is on this basic concept sir, that the LFO and the LFOs and the other Constitutional orders, that came during

the Ayub, Yahya and Zia's period are based, you find a basic common theme in all of them. And that is the denial of the rights to Parliament and the perpatuation of an indivdual in power, and this LFO is no different. Yes sir, I would add further that this LFO has come to facilitate the agenda of General Musharraf, I would quote a statement of General Musharraf which gives the rationale on which the LFO is based and on which this Constitutional Bill is based.

On the 5th of April, 2002 sir, General Musharraf said," I require a Cabinet and a Parliament that can work with me". It is on the basis of this philosophy that the LFO had been drafted with disregard to the fact that it is altering the basic structure of the Constitution of 1973.

Sir, the basic structure of the Constitution of 1973 is federal, parliamentary and democratic and we must also remember the fact sir, that the 1956 Constitution, the 1962 Constitution were constitutions that were given by the Establishment of Pakistan. But history is also witness to this fact that the authors of these constitutions were the same persons who finally asked for their abrogation because they felt that this system could not continue. But the Constitution of 1973 has withstood one military dictator after another and they have not had the courage to abrogate the 1973 Constitution. It has been put in abeyance, it has been put in the cold storage but they never have had the courage to abrogate the Constitution of 1973 because they are fully aware that the political divide, that the political polarisation at this stage in the country would never lead to another consensus document, would never lead to another document that

would be acceptable to the people of the federating units and therefore, I think, when we debate this amendment bill of the Constitution today, we must bear this basic fact in mind. If the basic structure of the Constitution is to be altered then the present Parliament, the present National Assembly, the present Senate does not have the mandate to alter the basic structure of the Constitution of the Pakistan. If that is to be done then it is necessary that a new Constituent Assembly be elected on the mandate from the people of Pakistan, that it seeks to change the basic structure of the 1973 Constitution but that is not the case. Here at the present moment, the basic structure of the Constitution is being changed.

I would like to read to you sir, a para from a judgement on which the government heavily relies, on which they say that the strength of General Musharraf comes, the strength of an individual to amend the Constitution and that is Zafar Ali Shah's case and what have their lordship said in Zafar Ali Shah's case vis a vis the basic structure of the Constitution sir, it says that "we are of the considered view that if the Parliament can not alter the basic features of the Constitution as held by this court in Achekzai's case, supra power to amend the Constitution can not conferred upon the Chief Executive, a measure larger than which could be exercised by Parliament. Clearly, unbridle powers to amend the Constitution can not be given to the Chief Executive even during the transitional period, even on the touch stone of state necessity. We have stated in unambiguous term in the short order that the Constitution of Pakistan is the supreme law of the land and its basic features,

independence of the judiciary, federalism and parliamentary form of government blended with Islamic provisions can not be altered even by the Parliament, can not be altered even by the Parliament. This is what the case on which they heavily rely, says.

Now sir, let me proceed to try and show to you as to how the basic structure of the Constitution of 1973 has been altered. Let us first begin sir, with the first element of that and that is the Parliamentary structure of the Constitution that it shall be a Parliamentary form of government but what has the LFO done. The LFO has in actual fact changed this to a quasi presidential form of government in which the Prime Minister, the Cabinet and Parliament are subservient to the President of Pakistan. Let us begin sir, and see how the insertion of Article 58 (2)b which was unanimously removed by the previous parliament, gives the President the powers to dissolve the National Assembly, thus impinging upon the sovereignty of the National Assembly. Article 112, the Provincial Assemblies to be dissolved by the Governors with the permission of the President. Let me just pause here for one moment sir, do we realise that by making these two amendments in 58 (2) (b) and 112 the lives of five assemblies, duly elected five assemblies, the National Assembly and the four Provincial Assemblies, now rests in the hand of one single individual on whom there is no check on the excercise of this power and don't tell me that referring to the Supreme Court is a check. I will come to that when I come to 58 (2) (b). By referring the matter through a Presidential Reference to the Supreme Court. You have in actual

fact, added a new player to the power equation of Pakistani politics. That is the Prime Minister and the President and the de-facto powers of the Chief of the Army Staff. You have added a new player and we are well aware in our history that when the office of the Chief Justice of Pakistan is politicised then you will see a rerun of the Sajjad Ali Shah case. That is what you have done, you have placed the lives of the five assemblies in the hand of a single individual. Is that not an infringement on the parliamentary form of Government sir?

Then Article 224 the President in his discretion, there is again no advice sought or the incumbent or the out going government is not allowed to continue but under Article 224, the President in his discretion appoints a caretaker government and similarly, the Governors with the prior permission of the President would do likewise in the Provinces. Are we not infringing upon provincial autonomy? Let's go further and see how the parliamentary form of government has been made subservient to the President sir, Article 59 clause (b) and (c) says that the President will describe the manner in which senators from the Federal Capital Area and FATA are to be elected. And what really takes the cake sir is, the amendments to Article 71 (4) of the Constitution. As you are aware that they have done away with the concept of the joint sitting. They are scared of the powers with the two Houses assembled together. So, therefore, a bill now which is sent back by the President, which was again a legacy of General Zia, that he could turn down a bill passed by parliament and send it back for reconsideration. Here, we have gone a step farther than General

Zia, we have said no, the two Houses assembled together will not take up this bill, but it will go to a mediation committee instead, to be formed, and sir, the mediation committee is a committee of the two Houses, yes alright you have made this but then let the Chairman of the Senate and the Speaker of National Assembly sit and formulate the rules for this committee but no, what does 71 (4) say that the President in consultation, and consultation has been redefined in Article 260 that your advice or the advice of the Speaker is not binding on him.

نشستند گفتند برخاستند

Mr. Chairman: Please keep in mind the time factor.

Mian Raza Rabbani: Sir, please give me a little bit of time sir, I am not irrelevant, and if I am irrelevant in any way please let me know. A Committee of the House, its rules are to be framed by the House, the custodians of the House, but no, here the Committee of the House is made subservient to rules to be framed by the President of Pakistan.

The President appoints and will appoint the Chief of the Armed Forces, the President appoints the Chief Election Commissioner and the President appoints other heads of autonomous and semi autonomous bodies which is provided under various laws.

Now sir, I have already mentioned about Article 260 being amended and how consultation has been defined in that. Now sir, let us look at the second aspect which is the Federal structure of the Constitution of Pakistan. The very pin on which the Federation functions,

what keeps the four provinces together I will not, at this stage, go to the feeling of deprivation in the smaller provinces but let meassure to you sir, how, through this LFO that feeling is going to be further aggreviated. How that feeling is going to gain further in strength sir, because of the powers that have been conferred in one individual. We are gradually now returning to the one unit system that was rejected. We are returning to a system against which the federating units of Pakistan had struggled and on the basis of which one unit had to come to an end. How is provincial autonomy being infringed. It is being infringed when you have the President going and presiding over Cabinet meetings of the province, s that is how provincial autonomy is being infringed.

Then let us move on sir, Article 101 (1) of the Constitution, the advice of the Prime Minister is not binding on the President for the appointment of the Governor of the Provinces. So now he is a direct appointee of the President in his discretion. In other words he is a direct appointee of Islamabad, who will be sitting in the provincial capitals. Under Article 112 (2) (b), the Provincial Governor can dissolve the Provincial Assembly but sir, look at the irony of fate, that the people of Sindh, People of Balochistan, the people of Frontier and the people of Punjab who have elected their provincial legislature will still be looking towards Islamabad because the Governors can not dissolve their assembly till such time as he has the prior permission of the President. Once again, there is a direct rule and interference of Islamabad in the functioning of the provincial assemblies.

Sir. Article 268 (2) Schedule (VI). Schedule (VI) provides for. and this is an eye wash. it is trying to give the MMA a face saver when they say that for six years some of the subjects are to be included. Local Bodies is purely a provincial subject. It is neither on the Federal List nor exists on the Concurrent under the amendment list. It is purely a subject to be dealt with by the Provincial Assembly. But the power of the Provincial Assemblies have been curtailed, same is the case with the Police Order, the powers of the Provincial Assembly to legislate have been circumvented. The powers of the Provincial Assembly to pass laws in accordance with their own objective conditions, to pass laws in accordance with their own geographical and political conditions, to pass laws in accordance with the aspirations of their own electorate has been stifled by the President. He has to give consent for them to legislate. Is this not infringement on provincial autonomy?

Sir, I would now like to draw your attention to the third aspect, and the third aspect is the democratic structure. From these two, you have seen that how powers from an institution have been taken and vested into an individual but it does not end there sir. With allowing the President to continue as Chief of the Army Staff for a period of one year, what do we have? You have in one person, sir. No. 1, the President of Pakistan. You have No. 2, the Chief of Army Staff. You have, No. 3. the Supreme Commander of the Armed Forces. You have No. 4, a person who presides over the N.S.C. You have No. 5. The Chairman of the National Command Structure apart from that you have, in an individual, the powers

to appoint a plethora of Heads of Institutions and then the amendment which has been brought about in Article 17 of the Constitution is also an extention...

**Mr. Chairman:** You have utilised twenty five minutes. Please keep in mind the time.

**Mian Raza Rabbani:** Thank you sir. I would now like to draw your attention to the question of the vote of confidence. Sir, the Constitution of Pakistan provides for an electoral college to elect the President. There are two basic features provided in the Second Schedule to the Constitution. Number one pertains to the secrecy of the ballot and number two the concept of weightage which creates a balance in the votes of the various Provincial Assemblies. The formula provides that the votes cast in a Provincial Assembly for a candidate shall be multiplied by the total seats of the Provincial Assembly having the smallest number of seats and divided by the total number of seats of the Assembly in which they have been cast. This provides a balance in the Federating Units.

The amendment that is sought here, no matter what the MMA may say, leaves one to the logical conclusion that the election to the President's office has been accepted through the Referendum, whereas, the Constitution of Pakistan says that a Referendum can only be held on an important question of national importance. It can not become a vehicle for the election of an individual and when Qazi Hussain Ahmad Sahib

filed a Writ Petition before the Supreme Court of Pakistan challenging the election of the President through the Referendum, the Supreme Court at that time observed that the question of the consequence of the Referendum will be decided at an appropriate time, at an appropriate forum. If you go through the amedment here sir, where it says "further affirmation" of the President in Office. That means that the President is already in Office and you are just further affirming him. How has he come in Office. He has come into Office through the Referendum. That means you have given legitimacy to the election of the President through the referendum which is totally in violation of the Constitution of Pakistan. Further more, you are well aware sir that to whom can a vote of confidence be given. A vote of confidence can only be given to an incumbant, to a person who is already there, that you are reposing your confidence in that person, in the position that he has. Therefore, to say that this is a one timer, or, to say that we have not recognised the Referendum is totally incorrect sir, because the election of the President through the Referendum has been agreed to in this amendment. And further sir, provincial autonomy and the concept of weightage has been thrown to the winds. When you go to one man one vote and then again the number is not specified. Sir, I would like to draw your attention,....

**Mr. Chairman**: Please try to conclude.

**Mian Raza Rabbani**: Sir, just give me five or six minutes. Then, sir, I would like to draw your attention to the fact that the new Bill which

has just now been moved says "omission of Article 152 (a) of the Constitution." If I remember correctly, Article 152 (a) was the National Security Council. Now, the National Security Council was never a part of the Constitution of Pakistan because the Constitution of Pakistan does not envisage a role for the Armed Forces of Pakistan other than that of defence of the frontier and therefore, when you say, "deletion or omission of this clause," it further goes to prove that you have accepted the power of an individual to amend the Constitution and that what you are doing right now is amending the LFO amended Constitution. That is in actual fact what you are doing. The MMA has given up their struggle for the last one year that LFO is not a part of the Constitution by having agreed to this amendment sir, that we believe......

Mr. Chairman: Who has given up that struggle?

Mian Raza Rabbani: Sir, it is very obvious, our friends who were with us. I have named them earlier. If you like I can name them again. I must congratulate, through you, the Government that they have been able to win over some of our friends by their very strong and pursuasive arguments in believing that the powers of amending the Constitution can be conferred on an individual.

Sir, if you allow me to go on, sir, I was talking on the role of the NSC and to say that it is not a part of the Constitution, it will come as subordinate legislation. Well, sir, just let me read out to you two extracts of what General Musharraf has said about the NSC and I think, it will

become crystal clear. In August, 2002 General Musharraf said, "The N.A. consists of 342 members, hence decision making is not possible but a cross section of views can emerge. These views would then be considered by the NSC while formulating policy". thereby meaning that the National Assembly, the Senate nag Parliament is nothing but a debating house and that the NSC is going to be the watch dog. The NSC is going to formulate the policies and then all you and I can do over here is debate, so that our speeches can be written down by agents of the intelligence agencies sitting here and communicated to the NSC for the purpose of formulating policy. Then he further goes on to say, sir, on the 30th of June, 2003, while he was in Los Angelas that the LFO would ensure a vital role to be played by the NSC. Now, after all of this, sir, and given the composition of the NSC, given our whole historical background, when you have five or six generals sitting together, in a culture when a call from a major makes us jump to attention........

**Mr. Chairman**: Please try to conclude.

**Mian Raza Rabbani**: In which a call from a major makes us jump to attention, then where is the sovereignty of Parliament, the independence of the Cabinet and the powers of the Prime Minister. It is abundantly clear that it is going to be the NSC regardless of the fact that it comes through subordinate legislation that is going to be calling the shots and in conclusion, sir, I would like to say that it has been said by the honourable Ministers that LFO is not an issue of the common man.

That the issue is not an issue that touches the hearts of the people of Pakistan. It is the question of the political parties. Sir, there is something like over 400 Ordinances that have been promulgated during this period from the time of military take over Out of those sir, 91 Ordinances pertain to financial laws that means tax laws, income tax laws and other things. Does this not affect the common man? 89 pertain to structural changes to the existing financial institutions and other institutions or creating new institutions. 34 of them sir, pertain to the matters of retrenchment, restructuring in services. The biggest retrenchment in Pakistan's history has taken place and this Parliament is going to validate all these laws without even taking into consideration that what these laws are, without even reading them.

The prices of essential commodities, the rates of electricity and gas have been increased 13 times, as admitted by the honourable Minister himself on the floor of the House and Parliament is going to ratify that without taking it into consideration.

**Mr. Chairman:** Please, conclude.

**Mian Raza Rabbani:** Sir, I am concluding, give me another 2 or 3 minutes, I am concluding. Sir, all of these laws affect the common man. The IRO 2002, the blackest of black laws was promulgated while the National Assembly was in session and we are saying that no, this is valid law.

And finally sir, before I conclude, let me bring it to your attention

that under Article 270 AA where we are validating all of these laws on the other hand. we are also validating those laws which have been brought about for the purposes of political victimization. We are validating those laws and measures which have been brought about to keep the real leaders of the people of Pakistan away and out of the political fray. We are validating the NAB Ordinance, which was specially amended to bring about a provision in it that a person could be convicted for nonappearance and then Mohtarma Benazir was convicted under that law. Then, we are validating the Political Parties Act in which a special section was explicitly brought in for the simple fact that a person who has been convicted by a court, even be it for nonappearance, cannot head a political party. Then, we are validating that law which says that a person who has been elected prime minister twice cannot be re-elected as prime minister for the third term to keep Mian Nawaz Sharif and Mohtarma Benazir Bhutto out. But when the crunch came, when it was essential to amend it for Prime Minister Jamali, a prompt amendment came about. So that he could come in and take oath of office as the Prime Minister of Pakistan. Sir, these are the laws that we are validating.

Mr. Chairman: Please, conclude now.

**Mian Raza Rabbani**: Sir, I am concluding. We are also validating under this sir, an act of political victimization. We are validing under Article 63 which is persons specific, Benazir Bhutto specific in as much as it says that a person who has been convicted by a court of law.

for any offence whatsoever cannot be allowed--- suffers a disqualification to contest elections. Sir, where are we heading? History has shown us, sir that the Pakistani Establishment alongwith the religious parties, has all along played and joined hands together to keep the elected representatives of the people of Pakistan out. At one time in Pakistan's history they joined and colluded to see that there is the judicial murder of Shaheed Zulfikar Ali Bhutto and now they have colluded once again to make sure that the real leaders of the people, Benazir Bhutto and Nawaz Sharif are kept out of the political fray.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار۔

جناب محمد اسحاق ڈار: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جیسے میرے معزز ساتھی نے عرض کیا۔ کہ یہ ایک بڑا افسوسناک دن ہے کہ نیشنل اسمبلی سے ایک پیکج ہمارے پاس لایا گیا ہے۔ میرے بہت سے ساتھی جن کو میں ابھی ہاؤس میں دیکھ رہا ہوں۔ اسی قسم کا ایک پیکج پہلے آمریت کے دوران اسی ہاؤس میں introduce ہوا تھا 8th Amendment کے نام سے اور وہ ساتھی نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں آج بھی موجود ہیں لیکن اس طرف نہیں، اُس طرف، وہ پیش پیش تھے اس کو ختم کروانے کے لئے۔ وہ ہمارے اوپر ایک الزام لگتا تھا کہ جناب آپ ایک دن میں آئینی ترامیم کو بلڈوز کر دیتے ہیں لیکن اس کے پیچھے مہینوں کی محنت درکار تھی۔ وہ ساتھی جو اس وقت آج اُس طرف بیٹھے ہیں یا نیشنل اسمبلی میں دوسری طرف بیٹھے تھے 8th Amendment کو ختم کرنے کے لئے ان کی خدمات مجھے آج بھی یاد ہیں لیکن بدقسمتی ہے کہ وقت بدلنے کے ساتھ، اپنے مفادات کی خاطر آج لوگوں نے قوم، عوام اور پاکستان کے مفاد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دے کر قومی، عوامی اور پاکستان کے مفادات انہوں نے پیچھے چھوڑ دیئے ہیں۔

اسی ہاؤس میں جب oath ہوا تو آپ کو یاد ہوگا جناب والا! کہ یہ سائیڈ جہاں اپوزیشن

بنچز تھے اس میں ہمارے oathمیں words موجود تھے' آپ ذرا transcript منگوائیے ' دو دفعہ
جہاں آئین کا لفظ آیا ' ہم نے کہا کہ وہ آئین جو ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو تھا ہم اس کے تحت oathلے
رہے ہیں - میں نیشنل اسمبلی کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ سپیکر نیشنل اسمبلی نے کیا کہا -
ہمارے وہ ساتھی جنہوں نے پچھلے سال اور اس سے دو سال پہلے تک کہا کہ یہ ایک سیکورٹی risk
بن چکے ہیں U-Turn لے چکے ہیں افغانستان اور کشمیر پر 'اور نیشنل اسمبلی میں بل کو present
کرتے وقت جب ہم اکٹھے تھے تو ہمیں یہ assure کیا گیا کہ جناب پورا پیکیج نیشنل اسمبلی اور
سینیٹ میں لایا جا رہا ہے - وہ بڑی خوش آئند بات تھی - آئین بالکل اس کی اجازت دیتا ہے کہ دو
تہائی سے آپ ترمیم کرسکتے ہیں- یہ اپنے ضمیر کی بات ہے - اپنے ضمیر کو آدمی بیچ دے تو اچھی
ترمیم کرے یا بری ترمیم کرے' اس پر ہر پارٹی کا اپنا اپنا view point ہے - اپنا اپنا ایک
اصول ہے- اس کے لئے ہم کسی کو dictateنہیں کرسکتے - لیکن اسی ہاؤس میں اور اس ہاؤس
کے باہر ایک سال تک ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ جناب ایل ایف او آئین کا حصہ نہیں ہے - - - -

جناب چیئرمین:بل کی legality پر بات کریں۔

جناب محمد اسحاق ڈار :دیکھیں جی ' بل کے لئے I think you have to give me time. They are all relevant things. They have the impact on the people of Pakistan. ورنہ تو میرا خیال ہے ایک ہی speech کافی ہے۔ on the legality of the Bill. Opposition view point has been given.

Mian Raza Rabbani: In any case sir, if you go through the rules the first discussion is to be on the general principles of the Bill . The second reading and third reading are specific.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman Sahib, I am observing the time. We agreed in your chamber and I will make sure that I will wind up within my time, I assure you.

میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ وہ تمام اصول MMA کے کہاں گئے جب ایک محترم قائد نے جب

نیشنل اسمبلی میں بل پیش ہوا تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر حکومت ٹوٹل بل نہیں لانے گی پیکج کا پیکج، تو ہم پارلیمنٹ سے resign کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، آج مجھے دکھ ہے۔ یہ حکومت کی بھی ایک ضد ہے اگر دو تہائی سے وہ تمام clauses incorporate ہو سکتی تھیں تو کم از کم دو تہائی سے incorporate کروا لیتے۔ پچھلی جو ڈکٹیٹرشپ کی حکومتیں تھیں ان میں بھی ترامیم ہوئیں۔ اس میں بھی ایک procedure layout ہے۔ اس میں بھی ان ہی Houses نے اس کو validate کیا اور اس کو incorporate کیا لیکن آج بجائے ہم اس کو improve کرنے کے ہم واپس جا رہے ہیں۔ ہم نے finally دیکھا کہ amendments آئیں اور ہمارے ساتھیوں نے ان کو بالکل چھوڑ دیا۔ جیسے کہا گیا ہے کہ ہمارے جو fundamental principles ہیں federation کے، پارلیمانی سسٹم کے، وہ ترامیم کے بل سے تمام کے تمام تباہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالی ہر ایک کو زندگی دے، ہم نے دیکھا کہ پچھلے دو ہفتے میں کیا ہوا، ایک individual میں تمام powers ہم نے centralize کر دی ہیں۔ کیا یہی ہماری ضرورت ہے ؟ ہم laws individual specific بناتے ہیں، کہیں ہمیں جمالی صاحب کو accommodate کرنا ہے، کہیں ہم نے میاں نواز شریف کو نقصان پہنچانا ہے، کہیں بینظیر بھٹو کو نقصان پہنچانا ہے، اب معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ ہم constitutional amendments بھی individual specific agenda کے ساتھ بنا رہے ہیں۔ جناب ! یہ جو U-Turn ہے اس پر ہماری بڑی بدقسمتی ہے۔ آپ نے چونکہ فرمایا کہ میں clauses پر بھی بات کروں۔ میرا legal profession سے تعلق نہیں ہے اور legal wizards دونوں طرف موجود ہیں۔ جناب ! یہ جو vote of confidenc ہے یہ simple majority سے کیا کوئی شخص elect ہو سکتا ہے why keep controversy and why leave an open field in the future for a new change in the Constitution. I am sure if General Musharraf had offered himself in these Houses, he would have been simply elected with simple majority which is required, why to tamper Constitution for just one individual میری سمجھ سے یہ باہر ہے کہ یہ کیوں؟ جب ایک objective اور same objective, same gentleman can be elected as

President. I fail to understand why this amendment has been introduced

in this way اسی طرح Article 51 ہے اس میں ہماری---- جیسے میں نے عرض کیا کہ میں تو وکیل نہیں ہوں، ہمارے پچھلے Articles میں موجود تھا کہ جو federation ہے اور اس کا جو بھی نمبر ہے unfortunately now the number has been specified in the Article 51 of LFO. Specifically the number has been given. Now imagine ہماری ساری سیٹیں based on population census ہیں اور اس کے bases پر یہ سیٹوں کی changes ہوسکتی ہیں۔ اگر آپ نے آج اس آئین میں یہ نمبر ڈال دیا جو ڈل چکا ہے اور amendment بھی کوئی نہیں لایا اور نہ under discussion ہیں۔ جناب! آپ یہ بتائیں کہ کل کو جب آپ کے next census ہوں گے تو جو changes ہوں گی

then you will require a constitutional amendment;previously it was not required. It was just said, very simply based on population. So,I would like to draw the attention of the Treasury benches particulary. that theyshould look into this and this is going to create a very serious problem in future

جناب! اسی طرح 58(2)(b) اور Article 112 پر بات ہوئی ہے۔ اب ہم گورنر صاحب کو یہ کہہ رہے ہیں کہ جب وہ dissolution کریں with the consent of the President, he will refer the matter to Supreme Court. Sir, why we are ignoring that it is a federation, there are provinces چار provinces ہیں - وہاں High Courts ہیں ' ان کی jurisdiction کو آپ کس لئے واپس لے رہے ہیں۔

Again, I fail to understand what objective can be achieved by asking the Governor to refer the matter direct to Supreme Court, if a citizen has to go against that order, he will have to go and exhort his remedy first in the High Court. It is very big anamoly. I fail to understand why the limits or the jurisdiction of the provincial high courts have been withdrawn or have been amended by this change

اسی طرح جناب! Article 224 میں بھی بڑی interesting بات ہے کہ پہلے تھا کہ 60 دن میں
election جو اس کی مدت ہے اور آسمبلی before the expiry of National Assembly tenure
before the expiry of the final date, unfortunately اور 14 دن will be held کوئی بھی
اسمبلی پچھلی دہائی میں اپنا وقت پورا نہیں کر سکی تو اس سے 14 دن پہلے اس کے result announce ہوں
گے۔ ابھی بدقسمتی یہ ہے کہ wizards نے جو changes کی ہیں اس میں یہ نظر آرہا ہے کہ 60 دن after
the expiry date election ہو سکتے ہیں تاکہ ایک caretaker Government appoint ہو تو
good enough اور اس کے بعد 14 دن ابھی بھی لکھے ہیں کہ جی before clause amend نہیں کی
گئی۔ I mean such a contradiction اس کا مطلب یہ ہے کہ اسمبلی کی مدت پورا ہونے سے پہلے ہی
pre-emptive result پہلے announce کر دیں گے۔ میرے خیال میں نیت بھی یہی ہو گی کہ
پہلے بتا دیں گے کہ اگلے الیکشن جو 60 دن کے بعد ہوں گے، اس میں یہ، یہ جو آدمی ہیں ان کو
کامیاب declare کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح ہم نے دیکھا کہ ججوں کے بارے میں changes کی ہیں
we welcome the changes کہ they have gone back to the original retiring
age لیکن جناب! میں law کا student ہوں law کا مجھے یہاں کہیں کوئی provision نظر نہیں
آتی which contains to validate the decisions rendered by all these justices,
who have attained already the age of superannuation in the previous
period. ان کے فیصلوں کا کیا ہو گا۔

They would stand automatically retired. There is no ratification clause in these amendments. At least that should have been done. So, again I do not know what is the intention? Is it a simple omission? Is it just willful or innocent, I have no idea at all.

میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ہمارے جو مسائل ہیں، یہاں common man کی جیسے بات ہو رہی
ہے We represent in this house the federating units اور صوبوں کے عوام کے
حقوق کی حفاظت، ان کو promote کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ We should rise above the

party politics for heaven's sake. We are now facing the global challanges at the moment. جہاں تک common man کا تعلق ہے' آپ کوئی common man کی basic indicator اٹھا کر دیکھ لیں' وہ بیچارہ آج پس رہا ہے۔ اگر per capita income ہے تو 530 سے جا کر 458 ڈالر پر واپس گئی ہے۔ اگر poverty line ہے تو اس میں ڈیڑھ کروڑ عوام پچھلے ساڑھے تین سال میں ہم نے دھکیل دیئے ہیں۔ اگر وہ unemployment ہے تو ہم نے بارہ لاکھ نئے بے روزگار اس ملک میں پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر وہ قیمتوں کا چکر ہے تو آپ آٹا' گھی، دالیں، چاول کسی چیز کو پکڑ لیں تو آج ڈیڑھ سو فیصد تک اس میں اضافہ ہو چکا ہے۔ بجلی کے بل لوگ ادا نہیں کر سکتے۔ ہم ہمیشہ individual specific ہوتے ہیں اور جہاں ہماری ضرورت ہوتی ہے وہاں ہم حبیب بنک کو پرائیویٹائز کرنے سے پہلے last منٹ میں changes کرتے ہیں to facilitate out side investors and we try to be prejudice against certain overseas investors. Foreign investment کا یہ حال ہے کہ ہماری سول حکومت میں تین سال میں 2.4 بلین ڈالر کی investment ہوئی اور پچھلے تین سال میں 1.1 بلین ڈالر کی investment ہوئی۔ جناب ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ کون سے common man کا ہم خیال کر رہے ہیں۔ مجھے پتہ ہے اگر میرے بھائی سے پوچھا جائے تو وہ کہیں گے کہ ہم نے بارہ بلین ڈالر reserves بنا لئے ہیں' بالکل بنائے ہیں لیکن بارہ بلین ڈالر کا ہماری عوام کو کیا فائدہ ہوا ہے' ہم نے اس کو کس طرح organise کیا ہے کہ اس کا فائدہ ایک عام آدمی تک پہنچے۔

ہم نے اس ہاؤس میں' جنرل صاحب کی تقریر سنی۔ بجٹ میں جب میں نے یہاں کچھ عرض کیا تھا تو اس کے reaction میں انہوں نے "جیو" پر کہا' انگلینڈ میں کہا' امریکہ میں کہا کہ جناب ہم نے دو بلین ڈالر قرضے کم کیے ہیں' میں ان کو blame نہیں کرتا۔ blame میں ان لوگوں کو کرتا ہوں جو ان کو misguide کرتے ہیں' جو ان کو غلط figures feed کرتے ہیں۔ He kept saying publicly کہ جناب ہم نے دو بلین ڈالر کے foreign debt کم کئے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے اگر دو بلین ڈالر foreign debt پاکستان کے کم ہو جائیں تو ہمارے لئے اس سے بہتر کیا خوشی ہو سکتی ہے لیکن جناب آپ گھڑی نہ دیکھیں۔ میں گھڑی دیکھ رہا ہوں۔ دو

بلین ڈالر جناب جنرل مشرف سے کہلوائے۔ آج آپ اسی ہاؤس کے سوال اور جواب 26th september کے اگر اٹھا لیں تو اس میں سوال 189 کا جواب پڑھ لیں کیا ہے۔

In 21 months, in the previous period ended on 30th June this year.

جناب پاکستان کے

foreign debts have gone up by 2.8 billion dollar. Is there any breach of privilege of this House? Is there any action which the Government itself should take against the economic team and ask them why the hell you are misleading us and misguiding us and giving the wrong information and why changing the rules of the game to facilitate certain foreign investors to buy institutions of Pakistan

خدا کے لئے اب اپنی personal politics سے اوپر ہو کر پاکستان کی فکر کریں۔ آج دنیا میں بات ہو رہی کہ جناب 2015 میں پاکستان خدانخواستہ It will not be the way Pakistan is as today. We use to laugh and we use to hear in late 1960's کہ جی امریکن think tank یا west think tank یہ کہتا ہے۔ ہم کہتے تھے کیا یہ فضول بات کر رہے ہیں۔

It materialzed sir, in 1971 we lost half Pakistan. Today, it is a similar situation. They have advanced their target to 2015. Now we are not bothered. Washinston post, Newyork Times and various news papers are consistantly writing and building a case against our nuclear supply of material to Iran and other countries. What are we doing? We have donenothing sir, we have been just event related or individual specific.

کام پر ہم لگے ہوئے ہیں۔ خدا کے لئے

Pakistan needs much mega agenda. There should be magnanimity. This is a time when we should be preparing a road map for the country. Regardless of the political differences one should rise above oneself and

call all the political leaders and political parties and ask them, for Heaven's sake, let us make a nation building agenda. Let us have a national consensus on issues of nuclear, on Afghanistan, on Kashmir. But we are not bothered. We are busy in our own personal political parties or individual specific agenda.

جناب اس وقت حالات بڑے سنگین ہیں اور اس لحاظ سے ہمیں ایک road map کی ضرورت ہے

We have to make sure that we protect our strategic interests. What happened to scientists? People laughed, my friends on the treasury side, when I divulged in this House on 12th of June that a Federal Minister had visited Kahuta, nobody, believed. My friend was very ambiguous to come in the House and answer. We heard in the cafeteria. He said

کہ ڈار بھی nationalist لیڈر ہیں۔ ان کو ایسی چیزیں اس ہاؤس میں نہیں کہنی چاہئیں۔ بھئی For Heaven's sake ا گر یہاں نہیں کہیں گے تو پھر کہاں جا کے کہیں گے ۔ پھر National Security Council میں کیا کریں گے۔

Always we can have things in camera discussion here if it is something sensitive but the time proved that mine was true story. I was responsible in giving the statement. The time proved and the government owned that story but

مذاق کی بات یہ تھی کہ ہمارے وزیر اعظم جمالی صاحب نے یہ فرما دیا کہ میں نے جانا تھا لیکن میں ذرا busy ہو گیا اور میں نے شوکت عزیز کو بھیج دیا۔ بھئی یہ کوئی seminar اور فیتہ کاٹنے کی بات ہے - Sir, it was the most sensitive and important point of Pakistan.

There was sent a Minister, the only person, who accompanies General Musharraf and his Begum to Camp David.

Sir یہ جو چیزیں ہیں

The press wrote and the people realized on the both sides, appreciated on both sides. I am grateful they were conveying their individual concerns obviously. After all everybody is nationalist and they think for the country. But we saw sir that there was hault in action. Now, we have again seen that scientists have been picked up. Sir, why can not this House request for a committee and ask that the government should produce these scientists, the present and former Chairmen of KRL to this committee. After all we are not strangers to Pakistan. We are all responsible people. We will interact with them.

ہم grateful ہیں جمالی صاحب کے کہ انہوں نے Opposition کو invite کیا کہ جی ہم
nuclear issue پر briefing دینا چاہتے ہیں but unfortunately, let me tell you sir,
the only two parties who were invited in addition to MMA were PPP and
PML(N).

We requested, sir we are not boycotting this. We will attend, because we are national leaders, we must attend. We must look into this issue. It is the only asset which has saved Pakistan so far by the grace of almighty Allah.

If you know, the nuclear start was done by Late Zulfiqar Ali Bhutto Sahib, the tested device was given to this country by Prime Minister Mian Nawaz Sharif and India's tone, which changed after 17th of May 1998 was rechanged after 28th of May, 1998. So, after all there should be a committee. I strongly urge sir. I request through you that the Treasury Benches should also consider my request that there should be a national agenda. The civil side corruption was at the top.

Mr. Chairman: Wind up please.

Mr Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am just winding up within my time. The civil side politicians have given five things sir. The plots allotment by the Prime Minister ceased in 1993 by suo moto action by the apex court. Sir, the second thing was the distribution of the textile quota which was in billion.

(اس موقع پر جناب وزیر اعظم صاحب ایوان میں تشریف لائے۔ اراکین نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)

Sir, the third thing was, the VVIP used to be given the duty free import of cars, the foreign exchange permits, the special permissions for export. Sir, these five things have been eliminated. Any civil government has no discretionary power any more because on 12th of June, 1998 on behalf of the Pakistan Muslim League (N) government, we made these policy changed and there is no possibility any more.

Sir, we have to preserve every source, every resource of this country for the poor people of Pakistan and let General Musharraf announce today that no military land, henceforth, will be allotted under any discretionary power.

جناب ایک آدھ گھر کے لئے ایک پلاٹ دے دیں

For Heaven's sake, billions can be collected through auction of these plots, which can be spent for the betterment of the hundred and forty million poor people of Pakistan on health, on education and on the alleviation of poverty.

Sir, let there be a transparent accountability of all sections of society including the politicians, judiciary and other people of all walks of life. Why not? I think if this agenda with consensus can be built and we can assist the treasury benches. I think, sir, that would be a service to this country. Thank you very much Mr Chairman.

Mr.Chairman: Mr. Asfandyar Wali. Yes Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: You just requested them that all those matters which are not directly contained in the bill, they would not be relevant to the discussion on the constitutional bill and there is no amendment bill to the Kahota Plant, there is no amendment to Economic Policy.

جناب! یہ جو چیزیں آ رہی ہیں اگر صرف ان پر بات ہو جائے تو پھر میرا خیال ہے وقت بھی بچ جائے گا۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, it goes back to the common man of this country and we are sitting here because of them. If we do not worry about them but all these changes are going to make an impact on the life of common man of this country sir. I think, if we had agreed time and I have disciplined myself within time, I think the Leader of the House should have no objection, I believe.

Mr. Chairman: I think we should keep to the content of the bill and relevant to the bill. Mr. Asfandyar Wali.

Mr. Mohim Khan Baloch: Point of Order sir.

جناب چیئرمین، اس وقت point of order نہیں ہو رہے، اس میں کوئی گنجائش

نہیں ہے۔

جناب مہیم خان بلوچ: لیکن بولنے کا حق تو ان کو دیا جا رہا ہے جو بولنے والے ہیں، ہمیں بھی بولنے کا حق ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جب آپ کی پارٹی کا نام آئے گا، اس حساب سے چلیں۔ جناب اسفند یار ولی۔

جناب اسفند یار ولی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں مہیم خان سے بالکل agree کرتا ہوں۔ ہمیں بھی یہ امید تھی کہ ایک بندہ یہاں سے بولے گا، دوسرا وہاں سے بولے گا۔ وہ ان کا جواب دے گا اور ہم بعد میں اٹھ کر ان کا جواب دیں گے لیکن میرا خیال ہے آپ کا فیصلہ یہ ہے کہ جتنے بھی اس کی مخالفت میں بولیں وہ سب سے پہلے بولیں اور اس کے بعد one sided traffic وہاں سے شروع ہو، that is your decision. Accepted.

جناب چیئرمین! میں نہ وکیل ہوں اور نہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں وکیل ہوں۔ سیدھا سادھا political worker ہوں اور ان amendments کا جو political fall out ہو گا، ان کے جو political اثرات ہوں گے اس تک میں اپنے آپ کو محدود رکھوں گا۔ میں نے گھڑی دیکھ لی ہے جناب! آپ کو انشاء اللہ تکلیف نہیں دوں گا کہ آپ مجھے remind کرائیں۔ جناب چیئرمین! آج حقیقتاً ہم ایک ایسے موڑ پر کھڑے ہیں کہ جہاں آج ہم اس آئین میں بڑی بنیادی تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ بنیادی تبدیلیاں میں اس لئے کہوں گا کہ جو آئین ہمیں اس وقت کی Leadership نے 73ء میں دیا، کسی طور پر میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا، میں البتہ اس کے opposite جاؤں گا کہ اس وقت کی جو capabilities کی Leadership تھی اور جو Leadership آج ہے no comparison, I will not try to compare them. آج یہاں بیٹھے بیٹھے مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا اور وہ دن اور scene بارہا میرے سامنے گھومتا رہا جب اس گیلری میں بیٹھ کر ہم یہاں سینیٹ کو دیکھ رہے تھے کہ وہ 13th Amendment پاس کر رہے تھے اور پھر ہم نیشنل اسمبلی میں گئے اور نیشنل اسمبلی میں ہم نے ان لوگوں کو دیکھا جن کے چہرے بڑی خوشی سے جگمگا رہے تھے جب وہ 13th Amendment پاس کر رہے تھے۔ وہی لوگ جو کل اس لئے خوش ہو

رہے تھے کہ 14th Amendment انہوں نے ختم کر دی اور جو اٹھ کر یہ تقریر کر رہے تھے کہ

We have given the right to elect their own representatives and back the people of Pakistan

Mr. Chairman: Please confine to legalities of the bill.

**جناب اسفند یار ولی:** جناب میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہہ دیا کہ If I am out, of my own share, against, yes, you have every right to interrupt me.

Mr. Chairman: I think we have to comment on the bill and its contents.

**جناب اسفند یار ولی:** جناب یہ 58(2)b اسی کی ہے، میں تو اسی پر بات کر رہا ہوں۔ ہاں، اگر اس پر آپ کو دکھ ہے کہ میں یہ کیوں کہہ رہا Sir, 58(2)b as a part of the Bill. ہوں کہ یہی لوگ اس وقت خوش ہو رہے تھے جب وہ 14th Amendment کو پاس کر رہے تھے، آج بھی وہی لوگ خوش ہیں۔ دیکھیں جناب! اس ملک میں اگر political stability نے آنا ہے تو اس کے لئے آپ کو politically stable, political worker کی ضرورت ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں politically stable, political workers کی بہت سخت کمی ہے۔ یہاں ہم اپنے جذبے اور خواہشات کے تابع ہو جاتے ہیں یا کہیں اور سے اشارہ مل جاتا ہے اور اس کے تابع ہو کر ہم اپنی پوری سیاست داؤ پر لگا کر ایک دن میں somersault لے کے u-turn لے کر وہاں سے نکل جاتے ہیں۔ یہاں ایسے لوگ ہیں، میں بھی ان میں سے تھا، اس دن میں بھی خوش تھا جب ہم نے 13th amendment پاس کی۔ یہاں اس side پر بھی ایسے لوگ ہیں جو اس دن خوش تھے، اس side پر بھی ایسے لوگ ہیں جو اس دن خوش تھے لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ آج وہی اپنے کئے پر دوبارہ واپس آ رہے ہیں، آج وہی جو کچھ انہوں نے کیا تھا، وہ سب کچھ تباہ کر رہے ہیں، آج ان لوگوں کو اتنی ہی خوشی ہے جتنی اس دن تھی۔ اب یہ میرے جیسے سادہ لوگ ، میں موٹا گوشت کھانے والا پٹھان ہوں، جناب موٹے دماغ والا میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے۔

جناب چیئرمین! 58-2b میں اُن issues کو پہلے لیتا ہوں provincial autonomy کیونکہ basic issue ہے تو I will come to that in the end یعنی ایک بندے کو آپ یہ حق دیں کہ چودہ کروڑ عوام کے فیصلے کو یہ یک جنبش قلم throw off کرے، کیوں؟ جناب چیئرمین! کیا ہم قوم کو یہ message دے رہے ہیں کہ قوم اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنے فیصلے خود کرے، قوم اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے اپنا اقتدار اعلیٰ منتخب کرے۔ نہیں sir، آپ، میں اور یہاں سب members جو بیٹھے ہیں، ہم اسی قوم کی پیداوار ہیں۔ ہمیں ان کا تابع ہونا چاہیئے، یہ نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ انہوں نے ہمارے اور ہم نے کسی ایک فرد واحد کی مرضی کا تابع ہونا ہے۔ جناب چیئرمین! vote of confidence کی بات آئی، اب مجھے یہ پتا نہیں چل رہا ہے کہ آیا یہ پارلیمنٹ ایک فرد واحد کی تابع ہو گی کہ فرد واحد اس پارلیمنٹ کا تابع ہو گا۔ ہم نے کب جا کر یہ فیصلہ کرنا ہے جناب چیئرمین! کہ اختیارات اگر آپ افراد کے ہاتھوں میں دیتے ہیں، اس کا body politics پر اثر خراب پڑتا ہے، وہی اختیارات آپ اٹھا کر institutions کے حوالے کر دیتے تو وہی ادارے آخر میں اسی فرد کو مضبوط بناتے ہیں لیکن ہمیں ضد اس بات پر ہے کہ ہم نے کسی ادارے کو اختیار نہیں دینا ہے، جتنے بھی اختیارات ہیں، وہ میں، میں ہوں بس میں ہوں باقی میں کسی کو نہیں مانتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آج on behalf of the people of Pakistan let me ask this, in your heart of hearts after this amendment. Where does the sovereign authority of Pakistan political society lie, does it lie with the people of Pakistan, does it lie in the Parliament of Pakistan or does it lie across, in that one building in that one person? جناب چیئرمین! ہمارے ہاں قصہ ہے کہ بیوی شوہر کے پاس گئی کہ مجھے نتھ خرید کر دے دو اور شوہر جواب میں اسے کہتا ہے کہ میں تو تیری ناک کاٹنے کی فکر میں ہوں اور تجھے نتھ کی پڑی ہے۔ ہم provincial autonomy کو رو رہے ہیں کہ کافی نہیں ہے، اوپر سے یہ bill آیا ہے۔ اس لئے تو provincial autonomy کی جو حالت کر رکھی ہے۔ Sixth schedule پر تو میں بعد آؤں گا۔ جناب چیئرمین! آج اس amendment سے، ایک بات، ایک پیغام جو تینوں چھوٹے صوبوں میں جائے گا، وہ یہ ہے کہ

اس ملک کی ایک اکائی نے فیصلہ کرنا ہے کہ اس ملک میں کون صدر رہے گا اور کون نہیں رہے گا۔ اس لئے ایک ہی اکائی نے فیصلہ کرنا ہے کہ اگر باقی تینوں اکائیوں کی آبادی آپ جمع بھی کر دو تو ایک اکائی کی آبادی اس سے زیادہ ہے۔ لہذا' نہ بلوچستان کو کوئی حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ اس ملک کی صدارت کی کرسی کس نے سنبھالنی ہے' نہ سندھ کو یہ حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ کس نے صدارت کی کرسی سنبھالنی ہے' نہ میرے بے نام صوبے کو یہ حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ صدارت کی کرسی کس نے سنبھالنی ہے ۔ کیا message آپ دے رہے ہیں چھوٹے صوبوں کو sir look back on history, people study history, they read history, they mark the mistakes that they made and then they promise to themselves and to the nation that they will not repeat those mistakes. ہماری بدقسمتی جناب چیئرمین! ہم تاریخ پڑھ لیتے ہیں ' ہم اس میں اپنی کوتاہیاں markout بھی کر لیتے ہیں لیکن پھر قسم اٹھا رکھی ہے ہم نے کہ ان ہی غلطیوں کو دھرانا ہے جو ہم نے پہلے کی ہیں you send the very wrong message in 1971 to East Pakistan and that is why East Pakistan became Bangladesh. مجھے تو وہ تقریر یاد ہے جناب چیئرمین! جب جنرل پرویز مشرف صاحب اٹھے اور انہوں نے کہا کہ میں نے صوبوں کی احساس محرومیاں دور کر دی ہیں ۔ کیا یہ ہماری محرومیاں دور کر رہے ہیں؟ یہ ایک صوبے کے ووٹ کے بل بوتے پر اس کی آبادی کے بل بوتے پر' پورے پاکستان پر حکومت کریں۔ اس ملک میں electoral college for President کس لئے بنایا گیا تھا؟ وہ اس لئے بنایا گیا تھا کہ صوبوں کی آبادی میں جو فرق ہے اس کو counter کرے۔ آج سب دھو بیٹھے آپ۔ آج اس ایک بل کے ذریعے وہ سب کچھ ڈوب گیا۔ میں اتنا government سے کہوں گا کہ خدا را چھوٹے صوبے اس ملک کے ویسے ہی حصہ ہیں جتنا یہ ایک صوبہ ہے ۔ آج وہاں sense of participation نہیں۔ جب چھوٹے بھائیوں میں sense of participation یا sense of being a family member ختم ہو جائے تو وہ اس گھر کے لئے خطرناک ہوتا ہے ۔ آپ کی وساطت سے میں یہ ایک request کروں گا کہ یہ احساس محرومی جو چھوٹے صوبوں میں ہے وہ اور برداشت کریں' یہ زیادتی ہے ان صوبوں کے ساتھ ۔

آج ۔ ہے local bodies purely provincial subject ! جناب چیئرمین sixth schedule
کہتے ہیں کہ چھ سال کے لئے ہمیں اپنا اختیار دے دیں ۔ یہ پہلے مجھے اپنی guarantee کریں کہ
چھ سال بعد کیا یہ ہوگا۔ کون یہاں رہتا ہے کون نہیں رہتا کس کو پتا۔ ویسے بھی زیادہ تر
اختیارات تو صوبوں کے آپ نے ضلعوں کو دے دیئے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ صوبے کے
اختیارات اگر ضلع میں گئے تو مرکز سے اختیارات صوبوں میں آئیں گے ۔ وہ تھوڑے بہت
اختیارات جو صوبے کے پاس تھے وہ بھی آپ واپس لے رہے ہیں باری باری۔this will have
a very negative effect Mr. Chairman on the politics of this country. One of
the charges that were made after 12th of October was کہ جی دو دو گھنٹوں میں
یہاں amendments ہوئیں ۔ وہ دو دو گھنٹوں والی amendments میں جناب ہم نے بیس
بیس دن لگائے ۔ they were unanimous ہر ایک political party کے پاس گئے۔ سب
political parties ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئیں ۔ I am grateful that the Prime
Minister is here ورنہ basic policy like that of atomic energy, پر nuclear پر
meetings بلاتے ہیں اور اپنے allies کو بلاتے ہیں پیپلز پارٹی کو بلاتے ہیں ، پی ایم ایل(ن) کو
بلاتے ہیں we all don't exist, why? and what is the message Prime Minister
wanted to deliver to us, people sitting here. It is a national policy and it
was a national policy then every one should have been invited for it. I am
grateful to the Peoples Party and PML(N). کہ انہوں نے کم از کم یہ احتجاج کیا کہ
چونکہ ہمارے ساتھیوں کو آپ نے نہیں بلایا تو ہم بھی نہیں آتے and that is not the way
to run countries ہم تو سن رہے تھے کہ یہاں تو national reconciliation ہو گی۔ بار ہا
President General Pervez Musharraf صاحب کے یہ بیانات تھے کہ national
reconciliation, is this national reconciliation? اپنے number games کے لئے تو
ان کے ساتھ بیٹھ کر بات انہوں نے کردی۔ کیا کسی نے یہ گوارا کیا کہ کسی اور کے پاس بھی
آ کر ان سے بھی کہیں کہ بابا آؤ what can you contribute? We may not be as
brilliant as they are, our intentions are not what their intentions are but at

least they, being in power, had to be magnanimous. We are sitting in

Opposition, you can't expect us to be magnanimous ایک آخر میں جناب !

much before my time is up, please let the people of Balochistan decide

what happens in Quetta. Let the people of Sindh decide what happens in

Karachi. Let the people of my province decide what happens in Peshawer.

یہ نا ہو جیسے ہو رہا ہے کہ سندھ کے لوگ فیصلہ ایک دیں، اسلام آباد کوئی اور فیصلہ کرے اور پھر اسلام آباد کا فیصلہ سندھ کے لوگوں کے سروں پر ٹھونسا جائے - یہ ان چھوٹے صوبوں سے زیادتی ہو گی۔ That is all I had to say Mr. Chairman sir. Thank you.

جناب چیئرمین: سینیٹر ثناء اللہ بلوچ۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں مشکور ہوں آپ کا کہ جیسے محترم اسفند یار ولی صاحب نے فرمایا کہ آپ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یکطرفہ ٹریفک چلانی ہے اور اپوزیشن بھی اپنے دل کی بھڑاس، اپنے تحفظات اور اپنے احساسات اس illegal یا legally fraud order کو کیسے Legal Framework Order بنانا ہے، اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ جناب والا! میں اتنا تجربہ کار پارلیمنٹیرین نہیں ہوں لیکن پاکستان کے ان ایوانوں میں یہ میری دوسری آمد ہے۔ آج جو بل amendment کے لئے قومی اسمبلی سے منظور ہو کر سینیٹ میں بھیجا گیا ہے اس پر سترھویں ترمیمی بل کا لفظ درج ہے۔ مجھے یہ حیرت ہو رہی ہے کہ یہ سولہویں ترمیم کب ہوئی تھی؟ میں 1997 سے قومی اسمبلی کا ممبر ہوں، میں گزشتہ ایک سال سے اس سینیٹ میں اردو، بلوچی، براہوی، پشتو، سندھی اور انگریزی میں اس legally fraud order کے خلاف اپنا احتجاج record کروا رہا ہوں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی سولہویں ترمیم ہوئی ہو۔ میں یہ کیسے کہوں جناب والا! کہ جس ایوان کا میں ممبر ہوں، جس سینیٹ کا میں ممبر ہوں اس سینیٹ میں سولہویں ترمیم نہیں آئی اور میں ایک step jump کر کے سترہویں آئینی ترمیم پر بحث کروں اور اپنی تجاویز پیش کروں۔

جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ محترم Minister for Parliamentary Affairs یہ

note فرمائیں کہ جو Rule 236 تھا rules and procedure کا ہمارے سینیٹ کا' اس میں وہ یہ واضح نہیں کر سکے جناب والا! کہ ہماری جلد بازی کیسی ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں جناب والا! وہ اگر حکومت میں ہونے کی وجہ سے یہ بات بتاتے ہوئے شرماتے ہیں تو جلد بازی محترم واجپائی صاحب کی آمد کی ہے۔ میں اب بھی یہ credit دیتا ہوں یا discredit ہے کیوں کہ یہ کوئی اتنی بڑی amendment نہیں ہے۔ پاکستان کے عوام کے لئے یہ اتنی بڑی آئینی خوشخبری نہیں ہے۔ پاکستان کے لئے آئینی' تعمیراتی بل نہیں ہے' کوئی نیا social contract نہیں ہے' کوئی نیا عمرانی معاہدہ نہیں ہے کہ وہ پاکستان کو سیاست کی دلدل سے' اس آمریت سے' اس جبر سے' اس کرب سے' اس تکلیف سے' اس بیروزگاری سے یا مشکلات سے نکال سکیں۔ لہذا پاکستان کے عوام کے لئے یہ اتنی بڑی خوشخبری کی بات تو نہیں ہے لیکن جناب والا! میں یہ creditدوں گا کہ محترم واجپائی صاحب اگر چار تاریخ کو پاکستان نہیں آ رہے ہوتے تو ہمارے کسی حکمران کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

Mr. Chairman: Please be relevant.

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں جناب موضوع پر آرہا ہوں۔ اب میرے پاس تیس منٹ ہیں جناب اگر میں تیس منٹ میں relevent نہیں ہوا then you have the right to sir...

Mr. Chairman: Please let the member speak.

Mian Raza Rabbani: Sir, he is speaking but you are repeatedly drawing the attention of the honourable member to stay relevant. I would just like to draw your attention to Rule 92 of the Rules, that says that "the day on which as a result of any of the motion contemplated in Rule 88, the bill comes up for consideration or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed". Now is the relevant part, the principles of the bill and its general provisions may be discussed, but the details of the bill shall not be discussed further then is necessary to explain its

principles". So. Rule 92 itself lays down a bar that you will not go into the nitty gritty of the bill. you will discuss its generalities and its political and legal impact till the second and third reading. So. what the honourable members are speaking is well within the ambit of Rule 92.

Mr. Chairman: That is what I am saying , they should restrict it to whatever is allowed and not go beyond.

Mian Raza Rabbani: Sir, that is what they are restricting it too and they are talking on the generalities of the bill. They don't have to go clause wise, when you go into the second reading and you go into the third reading of the bill, then you will go into the legalities of it because the bill here explicitly says, "the details of the bill shall not be discussed further then is necessary to explain its principles".

Mr. Chairman: All right. I am saying that the generalities should also be confined to the relevant.

جناب ثناء اللہ بلوچ، جناب چیئرمین! آئین کے منہ پر جو تیزاب کاری کی گئی ہے، میں اس کی legalities کی طرف بھی آ جاؤں گا اور شق wise اس پر detail میں second and third reading میں discuss بھی کریں گے۔ جناب والا! کاش ہمارے حکمران اب بھی دہلی کے اس رعب اور دبدبے سے نکل سکتے، کاش ہمارے حکمران آج بھی دہلی کے اس نفسیاتی دباؤ سے نکل سکتے، کاش ہمارے حکمران آج دہلی کے بادشاہ کی آمد سے پہلے جلد بازی کی بجائے انتہائی سکون سے، انتہائی پرامن طریقے سے صلاح و مشورے کے بعد پاکستان کے غریبوں کو، پاکستان کے مجبوروں کو، پاکستان کے لاچاروں کو، پاکستان کے محکوموں اور مظلوم قوموں کو، سب کو بٹھا کر آئین کے اندر ترمیم کا یہ سلسلہ شروع کرتے۔ ہم سب کی نیندیں خراب کر دی گئی ہیں کہ ۴ تاریخ کو واجپائی صاحب آ رہے ہیں۔ خدا اور رسول کے لئے ۴ تاریخ سے پہلے سب

چیز جائز قرار دلوا دو۔ ہم نے جتنے گناہ کئے ہیں ان کو جائز قرار دلوا دو۔ جتنی بھی خوبصورتی سے ایک بدصورت آئین ہم دے سکتے ہیں ایک بدصورت آئین دینے کی کوشش کریں۔

جناب والا! مجھے ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کا دن بھی یاد ہے۔ ۱۲ اکتوبر کو جب میں اسلام آباد سے کوئٹہ کے لئے جا رہا تھا تو کافی developments ہوئیں۔ ۱۳ اور ۱۴ کی شام کو جنرل صاحب کی تقریر تھی کہ جی پارلیمنٹ بلڈوز کر دی گئی تھی۔ ترامیم پر ترامیم لائی جا رہیں تھیں اور اپنی بادشاہت کو اور اپنی طاقت کو منوانے کے لئے ۱۴ ویں ترمیم اور ۱۵ ویں ترمیم متعارف کی جا رہی تھی۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت سب کچھ بلڈوز ہو رہا تھا تو کیا آج یہ ٹریکٹر چلایا جا رہا ہے؟ یا سائیکل چلایا جا رہا ہے؟ آج پارلیمنٹ کو کس طرف لے جایا جا رہا ہے؟

جناب والا! آج پارلیمنٹ اور constitution کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔ چھوٹے اور محروم صوبوں، محکوم صوبوں، جس طرح اسفندیار ولی صاحب نے فرمایا، ان کی تکلیف اور مشکلات کی بات تو چھوڑیئے۔ اس وقت یہ Constitution جو چند صفحوں کی ایک دستاویز ہے، یہ پاکستان کی اکائیوں کے درمیان ایک political agreement ہے، پاکستان کے لوگوں کے درمیان political agreement ہے، یہ کسی ایک شخص کی خواہشات کے طابع اور فرمان نہیں ہو سکتا، یہ کسی ایک شخص کی طاقت اور اقتدار کو دوام دینے کے لئے نہیں بنایا گیا، یہ constitution کسی ایک شخص کی غلط کاریوں کو صحیح ثابت کروانے کے لئے نہیں بنایا گیا، یہ constitution پاکستان کو ایک جدید ریاست بنانے کے لئے متعارف کروایا گیا تھا۔ یہ constitution پاکستان کو قبل از مسیح اور قرون وسطیٰ کی ریاست کے دور میں داخل کرانے کے لئے نہیں بنایا گیا تھا۔

جناب والا! آج اگر چھٹی صدی قبل از مسیح کی یونان کی تاریخ کو دیکھیں تو اس طرح کی بدکاریاں، اس طرح کی آئینی تخریب کاریاں، اس طرح کی constitutional terrorism, constitutional aggression آپ کو اس وقت بھی نہیں ملے گی۔ وہ ہم سے زیادہ جاہل اور ہم سے زیادہ وحشی لوگ تھے۔ جناب چیئرمین! میں اب Articles کی طرف آتا ہوں۔ اول تو یہ ہے کہ یہ LFO میں amendment ہے، یہ constitution میں amendment نہیں ہے۔ کیونکہ LFO کے تحت National Reconstruction Bureau نے، جس کو کوئی constitutional mandate حاصل نہیں تھا، جس میں equally provinces سے

representatives نہیں تھے، جس میں نمائندگی نہیں تھی صوبوں کی، ایک (XXXX) جنرل اور اس کے چند آلہ کاروں نے اس وقت اپنا ایک بغل بچہ متعارف کروایا اور اس کو 1973 کے Constitution کے اندر داخل کروایا۔ لہذا آج کی جو دس amendments پیش کی گئی ہیں یہ اس LFO میں amendments ہیں۔ یہ constitution میں amendments تصور نہیں کی جائیں گی کیونکہ LFO کے تحت 29 آرٹیکلز--- محترم پروفیسر خورشید صاحب، محترم پروفیسر عبدالغفور صاحب آپ ذی شعور ہیں، آپ آئین سے، قانون سے، پاکستان کے آئین میں ہونے والی تخریب کاریوں سے صحیح طریقے سے واقف ہیں۔ یہ ایک اور تخریب کاری ہے۔ یہ ایک اور constitutional terrorism ہے کہ LFO, 29 articles کے تحت constitution میں amend کروائے گئے اور اب صرف نو اور دس amendments پر تھوڑا سا ان کا make up کروایا گیا۔ تھوڑا سا ان کا رنگ و روغن کیا جا رہا ہے، ایک window dressing ہو رہی ہے LFO کے اندر amendments کی، یہ کوئی constitutional نہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ آیا وہ انیس amendments جو LFO کے تحت 1973 کے Constitution میں شامل کئے گئے تھے، 29 تھے، دس یہ ملا کر، چلو ہم یہ کہتے ہیں کہ انہیں validation مل جائے گی آپ کے صدقے اور ان کی اکثریت کے بل بوتے، لیکن کیا وہ دیگر articles جو براہ راست پاکستان کی وفاقیت پر قدغن ہیں، جو براہ راست صوبوں کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالنے کے مترادف ہیں، ان articles کا جو ایک (XXXX) جنرل نے متعارف کروائے۔

Mr. Chairman: Please refrain from calling names. They should be expunged from this.

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں کسی کا نام نہیں لے رہا ہوں، جناب! میں نے کسی کا نام نہیں لیا، جنرل کسی کا نام نہیں ہوتا۔ ہمارے ایک بادشاہ میجر جنرل، جان میجر کے پاس برطانیہ گئے تھے کہ آپ کب فوج میں میجر رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ شاید انہوں نے بھی take over کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ میرا نام میجر ہے۔ میں جان میجر ہوں۔ جنرل کسی کا نام نہیں

---

+|*** Words expunged by the order of the Chairman.

ہے حضور (XXXX) کافی ہو سکتے ہیں۔(XXXX) سیاستدان بھی ہو سکتے جنرل بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جناب چیئرمین! ایک آرٹیکل ہے۔ جسے Article 50, Article 51 کہا جاتا ہے جو LFO کے تحت اس Constitution میں شامل کیا گیا۔ جس کی ابھی کوئی validation پارلیمنٹ سے حاصل نہیں کی گئی۔ جس طرح محترم اسحاق ڈار صاحب نے اس کی نشاندہی کی۔ اسے Constitution کا حصہ بنایا گیا۔ صوبوں کو اپنی مرضی اور منشا کے مطابق جس طرح دال بٹتی ہے پلیٹوں میں اس طرح سیٹیں تقسیم کی گئیں اور بلوچستان جو پاکستان کا سب سے بڑا federating unit ہے جس کے تیل اور گیس کے گن گاتے ہوئے اسلام آباد کے سارے ایوانوں میں لوگوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے، جس کے سمندروں پر قبضہ گیری کے لئے لوگ دوڑیں لگا رہے ہیں، اس بلوچستان کیلئے constitution کے اندر لکھ کر دیا گیا ہے کہ جی اس کی صرف اور صرف اٹھارہ نشستیں ہونگی۔ چودہ جنرل اور چار خواتین کی نشستیں۔ جناب والا! جب آپ اس کو ایک federating unit سمجھتے ہیں اور دوسری طرف فاٹا، جو میرے لئے ایک قابل احترام علاقہ ہے لیکن فاٹا اور بلوچستان کی نشستیں LFO Article-51 کے تحت equal ہیں۔ جناب والا! آپ اتنے بڑے federating unit کے ساتھ، اتنے بڑے صوبے کے ساتھ اس قسم کی زیادتی کرتے ہیں تو آپ کے خیال میں لوگ ساری زندگی ہماری اور آپکی خوبصورت تسلیوں کے تحت پاکستان کو چلانے کے لئے راضی ہونگے۔ کیا لوگ مجبور نہیں ہونگے کہ وہ چھ نکات پیش کریں، کیا لوگ مجبور نہیں ہونگے کہ وہ سات نکات پیش کریں کیا لوگ مجبور نہیں ہونگے کہ اپنے لئے قاعدے اور قوانین مرتب کریں۔ اس Article-51 کے تحت قومی اسمبلی میں صرف ہمارے ایک federating unit کی نشستیں 183 ہیں۔ جناب والا! پنجاب قابل احترام ہے لیکن میرے خیال میں پنجاب کے ساتھ بھی اسلام آباد زیادتی کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں ایک مقولہ مشہور ہے کہ ایک ریچھ اور ایک بندر تھا۔ بندر بڑا ہوشیار تھا وہ مالک کی ساری چیزیں کھا جاتا تھا اور آخر میں اپنے روغنی ہاتھ ریچھ کے منہ پر لگا دیتا تھا۔ تو جب مالک آتا تو اس کے منہ کو سونگھتا آخر میں سارے ڈنڈے ریچھ کو پڑتے کہ جی سارا اس نے کھایا ہے۔ اب یہ اسلام آباد میرے خیال میں پنجاب کے ساتھ ایسے کر رہا ہے کہ خود یہاں بیٹھ کر پنجاب کے خلاف ایسی سازشیں کر رہا ہے کہ سندھ

+ [XXXX] Words expunged by the orders of the Chairman.

کے عوام بھی اس کے خلاف بول اٹھیں بلوچستان کے عوام بھی پنجاب کے خلاف بول اٹھیں اور پختونخواں کے frontier کے یا ان دوستوں کو جن کو آپ نام نہیں دے رہے ہیں، ان کے عوام بھی پنجاب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ جناب والا! یہ بھی ہے ان 29 ان amendments میں articles میں جو LFO کے تحت introduce کی گئیں ہیں۔

اب میں جناب والا آتا ہوں Article-41 پر جو صدر کا انتخاب ہے۔ Presidential election ہے ۔ صدر وفاق کی علامت ہے ۔ Second Schedule کے تحت پاکستان کے اندر ایک ایسا شخص جو اس political, modern State کو represent کرتا ہے ۔ وہ سب کا مائی باپ کہلاتا ہے اور وہ ہوتا ہے صدر پاکستان۔ بلاتفریق اس بات کے کہ اس کا تعلق کس صوبے سے ہے ، وہ کہاں سے منتخب ہوا ہے ، وہ سب کا منتخب نمائندہ ہوتا ہے ۔وہ سب کی تکلیفوں اور مشکلات کے بارے میں سننے والا ہوتا ہے ۔ گزشتہ چار سالوں سے پاکستان ایک منتخب ، ایک مہذب اور ایک constitutional elected President سے محروم ہے ۔ آج بلوچستان کے عوام کی آنکھوں میں جب آنسو آتے ہیں، آج جب سندھ کے عوام کالا باغ ڈیم کا رونا روتے ہیں، آج جب frontier کے لوگ اپنی بجلی کی royalty کے لئے روتے ہیں تو جناب والا ! وہ کس کے دروازے پر جائیں۔جس طرح اسفند یار ولی صاحب نے دبے لفظوں میں کہا اور بڑے خوبصورت الفاظ میں کہا کہ لگ یہی رہا ہے کہ پاکستان کے وفاق کو صرف ایک Federating unit چلانے کی کوشش کر رہاہے ۔ باقی تینوں federating units کو سوتیلا بھائی سمجھ کر نہ انہیں اسلام آباد میں کوئی اختیار حاصل ہے، نہ آئین میں کوئی طاقت حاصل ہے اور نہ ان کا یہاں کوئی منتخب نمائندہ ہے کہ وہ اپنا رونا دھونا اس کے پاس جا کر کریں۔

میں محترم پروفیسر خورشید صاحب ، محترم پروفیسر عبدالغفور صاحب اور MMA کے دیگر دوستوں کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان میں بھی ان چھوٹے، محروم اور محکوم صوبوں سے تعلق رکھنے والے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ اب بھی قرون وسطیٰ کے دور میں رہ رہے ہیں کہ جب شاہ بلوچ کے ہاتھ میں دو چار بندوقیں آ جائیں یہ طاقت پکڑ ے اور اقتدار و اختیار کی کرسی پر قبضہ کر لے ۔اس کے بعد gun point پر لوگوں کو کہے کہ جی ، مجھے confirmation دو ، مجھے validation دو ، مجھے استحکام بخشو اور مجھے آئینی تحفظ فراہم کرو۔ کیا اس کے لئے یہ ایسا

کریں گے؟ کس قاعدے اور کس قانون کے تحت Article 41 میں amendments ہو رہی ہیں؟ دنیا کی کس تاریخ میں اور دنیا کے کون سے آئین میں ایسی مثال موجود ہے۔ اگر ہے تو میں اپنے Treasury Benches کے کسی محترم دوست کو تکلیف دوں گا کہ وہ اٹھ کر بتا دے کہ دنیا میں کہیں اور بھی ہمارے جیسا ہوا ہے' لہذا ہم نے بھی اس مثال کی پیروی کی ہے۔

اس کے بعد Article 63 (a) ہے۔ 31 دسمبر 2004 کے بعد Article 63(a) کو دوبارہ سے زندہ کرنے کی کوشش کی جائے گی' اب اس کو ہم نے سرد خانے میں ڈالا ہوا ہے۔ Article-63(a) کے تحت میں یہ امید کرتا ہوں کہ میں بھی اس پارلیمنٹ کا رکن ہوں' مجھ سے بھی کہیں غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں اس دوران میں۔ جناب چیئرمین! آپ کو اس بات کا خیال رکھنا پڑے گا کہ Article 63(a) یا اس کے دوسرے حصے' وہ 2004 تک صرف اور صرف محترم جنرل مشرف صاحب کو تحفظ دینے کے لئے آرام و سکون کی نیند فرما رہے ہوں گے۔ لہذا پاکستان کا کوئی قانون کسی بھی parliamentarian کو جو اختیارات سے تجاوز کرتا ہے یا اس سے جو غلطیاں سرزد ہوتی ہیں' اس کے تحت کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے چھوٹی غلطی جاوید ہاشمی کی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ کوئی غلطی اس نوجوان نے بھی نہیں کی۔ جب Article 63 کے تحت کسی بھی شخص کو یہ تحفظ حاصل ہے کہ وہ اپنے دیگر فرائض سر انجام دے' کوئی اچھا کرے' کوئی برا کرے اور اس کے بعد وہ پارلیمنٹ میں بھی رہے اور enjoy بھی کرے' President بھی رہے تو جناب والا! یہ خود آئین کی' قانون کی' مہذب سیاست کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہے۔ یہ political corruption ہے۔

Mr. Chairman: Keep in mind the time factor.

**جناب ثناء اللہ بلوچ**: جناب والا! ابھی تک میرے بارہ منٹ ہوئے ہیں۔ اٹھارہ منٹ ابھی رہتے ہیں۔

**جناب چیئرمین**: بیس منٹ ہونے والے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ**: جناب والا! Article 63(a) کے متعلق میری یہ گزارش ہے ان تمام ممبران سے کہ یہ وہی ایک نکتہ ہے جو سیاست دانوں کے درمیان' establishment کے

درمیان، عام شہری کے درمیان، جو ہمیں ووٹ دے کر یہاں بھیجتا ہے، تفریق ہے - یہ division of power کرتا ہے پارلیمنٹ کے درمیان اور دیگر institutions کے درمیان - جب Article 63 کو اس طرح bulldoze کریں گے، Article 63 میں اس طرح کی amendment لائیں گے، Article 63 کو اس طرح متعارف کروائیں گے تو جناب والا آپ کے خیال میں کیا لوگ اچھا کام کرنے کا سوچیں گے - کوئی civilized کوئی polite، کوئی شائستہ، کوئی مہذب اور کوئی سنجیدہ کام کرنے کا سوچیں گے؟

جناب والا! اسی طرح جنرل مشرف صاحب کا 152, National Security Council کا ایک خواب تھا جو شرمندہ تعبیر نہیں ہوا لیکن کچھ نہ کچھ شرمندہ تعبیر ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے - کیونکہ پاکستان میں constitutional blunders کافی ہوئے ہیں - پاکستان میں جھوٹ فریب اتنے بوے گئے ہیں کہ اب سچ آپ کو کسی کونے میں نظر نہیں آتا لیکن لوگوں کے ساتھ جو آئینی دھوکہ دہی کی گئی ہے اس کی مثال بھی آپ کو نہیں ملتی - اس میں Article 152 کے تحت یہ کہا گیا ہے، لہذا National Security Council آئین کا حصہ یا article نہیں رہے گا 'Act of Parliament کے تحت اس پر عمل درآمد ہوگا - جناب والا! جن لوگوں نے آئین کا احترام نہیں کیا، جن لوگوں نے آئین کو کاغذ کا ٹکڑا سمجھ کر اپنے پاؤں تلے روند دیا۔ کیا وہ Act of Parliament کا احترام کریں گے؟ کیا وہ Act of Parliament کے تحت اس کے اختیارات کو اسی طریقے سے استعمال کریں گے؟ بلکہ جناب والا! National Security Council اس وقت بھی، چاہے وہ Act of Parliament کے تحت آئے، چاہے وہ کسی provision order کے تحت آئے یا دیگر ذرائع سے آئے، National Security Council پاکستان کی وفاقیت، پاکستان کی پارلیمانی سیاست کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے اور ایک تخریبی سازش ہے، جس کو کسی بھی طریقے سے adopt کیا جائے چاہے آئین کے ذریعے یا Act of Parliament کے ذریعے، یہ پاکستان کی سیاست میں سیاہ داغ اور دھبے کی حیثیت اختیار کرے گی -

جناب والا! Article 270 میں گناہوں کی، غلطیوں کی، اپنی کارکردگی کی، اپنے کرتوتوں کو جائز قرار دلوانے کے مطالبے کی ایک لمبی فہرست شامل ہے - میں یہ کہوں گا کہ (aa 270) پروفیسر خورشید صاحب اور میرے دیگر دوست تسلی سے پڑھ لیں کہ اس order کے تحت

پاکستان میں پچھلے تین سالوں میں کیا نہیں ہوا۔ پاکستان میں کوئی ایک ادارہ بھی اپنی حیثیت اور وقعت میں برقرار نہیں رہا ۔ پاکستان میں کسی بھی ادارے میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے اور ہم ان تمام تین سالہ گناہوں کو 270(aa) کے تحت یا (a) کے تحت confirmation, affirmation یا validation دیتے ہیں تو میرے خیال میں یہ ایک precedence بن جائے گا ' یہ ایک روایت بن جائے گی اور اکیسویں صدی کے پاکستان میں یہ ایک نئی روایت بن جائے گی کہ آپ ڈنڈے کے زور پر حکمرانی کریں، آپ سے جتنی بھی غلطیاں سرزد ہوں ' آخر میں آپ قانونی دھوکہ دہی کے تحت ' آئینی دھوکہ دہی کے تحت constitutional terrorism کے تحت اپنے سارے گناہوں کو آئین کا حصہ بنا دو ' آئین کے اندر شامل کروا دو اور خاص طور پر جناب والا ! اس تین چار سالہ جبر کو بلوچستان نے سہا ہے ۔ بلوچستان میں accountability کے نام پر جو زیادتیاں ہوئیں ' بلوچستان کو federation میں demoralise کرنے کی کوشش کی گئی۔ بلوچستان میں ان گزشتہ چار سالوں میں institutions کو جس طرح تباہ کرنے کی کوشش کی گئی، آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور میرے یہ ایم ایم اے کے دوست خود اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! اس کے بعد Schedule 6 کی بات آتی ہے جس کے تحت جناب صدر صاحب کو ویسے ہی 35 articles پر اختیارات حاصل ہیں ۔ جس کے تحت ان کی مرضی اور منشاء کے بغیر کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی۔ پاکستان ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو دولخت کیوں ہوا ؟ بنگالیوں کی reservations کیا تھیں ۔ اس پاکستان میں بنگالیوں کے گھٹن محسوس کرنے کی وجوہات کیا تھیں ؟ جناب والا! آج سے دس پندرہ دن پہلے میں میجر جنرل شفیع اللہ کی ایک TV Channel پر باتیں سن رہا تھا ۔ اس نے اردو میں بھی بات کرنے سے انکار کر دیا ۔ اس نے کہا کہ کیا سمجھتے ہیں کہ مغربی پاکستان کے لوگوں نے ہمارے ساتھ اتنی اچھائیاں کی ہیں کہ میں دوبارہ آپ سے اردو بولوں ۔ لہذا اس نے اپنی تمام باتیں انگریزی میں کیں، جو اچھا برا اس نے کہنا تھا کہہ دیا---

Mr.Chairman: Please try to conclude.

جناب ثناء اللہ بلوچ : جناب ! ابھی تو کافی articles ہیں۔ ابھی ۲۲ منٹ ہوئے

ہیں، ۸ منٹ رہتے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں ۔ ۲ منٹ اور ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** ۲۲ منٹ ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! Schedule 6 کے تحت جو رہی سہی تھوڑی بہت خود مختاری تھی، صوبوں کو local bodies پر ایک اختیار حاصل تھا، آپ نے وہ بھی ان سے چھین لیا۔ اس کو بھی وہاں سے اٹھا کر Schedule 6 میں شامل کر دیا اور اب یہ وعدہ کر رہے ہیں کہ ۶ سال کے بعد Schedule 6 سے نکال دیا جائے گا۔ جناب والا! یہ آئین نیا ہے جس میں تھوڑا سا زیادہ روغن لگا ہے ۔ یہ آئین پرانا ہے جس میں Concurrent List شامل ہے، جس میں قانون سازی کی مشترکہ فہرست شامل ہے ۔ اپریل ۱۹۷۲ء میں بلوچستان کے ساتھ، پختون خواہ کے ساتھ، سندھ کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ آئین میں درج Concurrent List دس سال بعد صوبوں کو منتقل کر دی جائے گی۔ آج جناب والا! 32 سال گزر گئے لیکن یہ Concurrent List اپنی جگہ پر ہے اور اس Constitution سے ایک انچ بھی ہلنے کو تیار نہیں۔ اسلام آباد ہر دوسرے دن صوبوں کے اختیار پر مزید قدغن لگا رہا ہے، ہر دوسرے دن اسلام آباد کی establishment کی bureaucracy کی ہی خواہش ہوتی ہے کہ صوبوں کے نہ صرف اختیارات سلب کریں بلکہ ان کا تیل، گیس، معدنیات، سمندری دولت، سب ہڑپ کرنے بیٹھ جائیں تا کہ اپنے لئے assets بنائے جائیں۔

جناب والا! اسلام آباد کے اسی رویہ کے خلاف، ہماری اسی مخبوط الحواسی کے خلاف مشرقی پاکستان کے لوگوں نے بغاوت کر دی ۔ ہم اگر اچھے ہوتے، ہم اگر ان کی تشفی کرتے، ان کی تسلی کرتے، ان کے احساسات کا خیال کرتے تو پاکستان کے ساتھ یہ واقعہ رونما نہ ہوتا ۔ آج آپ نے شیڈول 6 کے تحت local bodies کے اختیارات لے لئے ہیں، آپ لے لیں۔ میں صرف سینیٹ کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین! آج کے دن کے بعد آپ دن گننا شروع کریں کہ پاکستان کے اندر جو سیاسی گھٹن، جو جمود بڑھ رہا ہے، وہ کتنے عرصے تک قائم رہے گا، کیا رنگ اختیار کرے گا؟ وہ کس طرح کا انقلاب برپا کر دے گا؟ وہ کس طرح کی تکلیفوں کو جنم دے گا؟ وہ کس طرح کے حالات کی طرف پاکستان کو دوبارہ لے جائے گا؟ جناب چیئرمین، آپ

مجھ سے عمر میں بڑے ہیں ' آپ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں ' آپ مجھ سے زیادہ سنجیدہ ہیں' میرے پاس پاکستان کے آئین کی پانچ کاپیاں پڑی ہیں' 1956 کا تجربہ ' 1962 کا تجربہ' 1973 کا تجربہ اور اس کے بعد LFO کا تجربہ ' اس کے بعد جنرل یحییٰ کے پہلے والے ایل ایف او کا تجربہ' جناب والا' اگر پاکستان نے ان آئینی تجربوں سے ترقی کی ہے تو یہ مثال' یہ فارمولا' خدا کے لئے دوسرے ملکوں کو منتقل کریں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude. Two minutes more.

**جناب ثناء اللہ بلوچ ۔** Thank you. میں دو منٹ میں ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ جناب والا! میں آئین اور قانون کی بات اس لئے کرتا ہوں کیونکہ میرا تعلق ایک انتہائی غریب اور پسماندہ صوبے سے ہے۔ اس وفاق کے اندر ' خدا جانتا ہے کہ ماسوائے رونے دھونے اور قاعدے قانون کے' ہمارے صوبے کے لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اگر اس political agreement کی بنیاد پر 1948 میں بلوچستان کے لوگ پاکستان میں شامل ہوئے ۔ تو اس وقت بھی ان کے پاس option تھا ' اس وقت بھی ایران ایک اسلامی ملک تھا ' افغانستان ایک اسلامی ملک تھا لیکن ہمارے لوگوں نے پاکستان کا انتخاب ایک جدید قومی ریاست کی تشکیل کے حوالے سے کیا کہ پاکستان ایک modern political state بنے گا لیکن آج پاکستان ایک انتہائی backward' ایک انتہائی destabilized state ہے ۔ پاکستان ایک ایسی راہ پر گامزن ہوگیا ہے جہاں پر شخصیات' جہاں ہر فرد اپنی کرسی کو دوام بخشنے کے لئے اور اقتدار بخشنے کے لئے اس میں ترامیم کر رہا ہے ۔ پاکستان کے عوام کی ترقی کے لئے ' پاکستان کی خوشحالی کے لئے ' پاکستان کی معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے کوئی بھی بل ' کوئی بھی amendment' کوئی بھی عمل یہاں پر اجاگر نہیں کیا جا رہا اور جناب والا! ہم جیسے غریب لوگ آئین اور قانون کی بات اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے بچے کراچی میں بیٹھ کر نوکریاں نہیں بیچ سکتے۔ نہ ہی ہم political corruption میں ملوث ہو سکتے ہیں' جس میں کئی لوگ ملوث ہو کر عیاشیاں کر رہے ہیں 'مزے اڑا رہے ہیں ۔

جناب والا! ہم بلوچستان کی مغلوک الحالی کی نمائندگی کرتے ہوئے یہی مطالبہ کرتے

ہیں کہ 17th Amendment Bill میں کسی بھی صوبے کی رضا شامل نہیں ہے - اس میں اکثریت شامل ہے - historically ! اگر آپ دیکھیں، ٹھیک ہے کہ ان کا حق بنتا ہے کہ جمہوریت میں اکثریت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جو اچھا برا کرنا چاہے، کرے لیکن جناب چیئرمین! سینیٹ کے اس ایوان بالا میں بیٹھتے ہوئے آج میں یہ statement دوں گا کہ اس ایل ایف او میں اور 17th Amendment Bill میں چھوٹے صوبوں کی کوئی نمائندگی، ان کی کوئی will، ان کی کوئی wish، ان کا کوئی اختیار، ان کا کوئی جذبہ، ان کی کوئی محنت شامل نہیں ہے - یہ اکثریت کی فرمائش ہے، اکثریت کی مرضی ہے، اکثریت کا شوق ہے، اکثریت کے لئے ایک constitutional عیاشی ہے، وہ اس کو کریں لیکن ہم اس کو پاکستان کے Constitution میں، پاکستان کی history میں ایک سیاہ دن کی حیثیت سے آئین پر تیزاب کاری اور آئین کے منہ پر تیزاب چھڑکنے کے مترادف ایک عمل قرار دیتے ہوئے، اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سینیٹر رضا محمد رضا۔

جناب رضا محمد رضا۔ (عربی-----------------------------------) جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے اس ملک کی تاریخ کے نہایت حساس لمحات میں، ایسے لمحات میں کہ یہ ملک بدترین آئینی بحران، یہ ملک بدترین سیاسی بحران، یہ ملک بدترین سماجی و ثقافتی بحران، اور میں یہ کہوں گا کہ یہ ملک بحرانوں کی انتہا پر ہے - آپ مجھے اپنی پارٹی پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی اور میرے اتحاد، محروم قوموں کے اتحاد "پونم" کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنا موقف پیش کرنے کا موقع عنایت فرما رہے ہیں -

جناب والا! میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میں نے گزشتہ تین دنوں میں اس ملک کی حکمران پارٹیوں کے نہایت معتبر اور سرکردہ شخصیات، اس ملک کے ایک سابق صدر، صدور کے بیٹوں، جرنیلوں کے بیٹوں کو، اس ملک کے مایہ ناز آئینی ماہرین کو، اس ملک کی تمام ماضی کی بنیادی غلطیوں، تمام ناانصافیوں، تمام ضابطوں کی خلاف ورزی کا بار بار اعتراف کرتے ہوئے سنا اور دیکھا -

جناب والا! اس ملک کی بیشتر سرکردہ شخصیات نے جو ماضی میں حکمرانی میں رہیں ، برملا اعتراف کیا کہ سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ ہم نے ۱۹۴۰ء کی قرارداد کی روح کے مطابق اس ملک کی بنیاد نہیں رکھی ۔ ہم نے اس ملک کی قومی وحدتوں ، پشتونوں ، بلوچوں، سندھیوں ، سرائیکیوں، اس وقت کے بنگالیوں اور پنجابیوں کے فطری ، تاریخی ، ثقافتی ، لسانی یعنی قوموں کی فطری وحدتوں پر مبنی ایک رضاکارانہ وفاق قائم نہیں کیا ۔

جناب والا ! ایک فیڈریشن کی وحدت ، قوموں کی خودمختاری ہوتی ہے ۔ ایک فیڈریشن کی وحدت کی ضمانت جمہور کی حکمرانی ہوتی ہے ۔ میں نے یہ سنا کہ سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ ہم نے اس ملک کو نو سال تک سرزمین بے آئین رکھا ۔ یہ سب سے بڑی غلطی تھی کہ ہم نے اس ملک کے لئے الگ طور پر ایک آئین ساز اسمبلی تشکیل نہیں دی بلکہ جرم یہ کیا کہ آئین ساز اسمبلی کو توڑا ۔ ہم نے یکے بعد دیگرے تین آئینی مسودوں کو مسترد کیا، پھر جب حکمرانوں کی مرضی سے 1956ء کا آئین تشکیل دیا تو اس میں صرف ایک بات تھی جناب والا، کہ اس ملک کی قومیں اورعوام بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ایک شفاف الیکشن کے ذریعے منتخب پارلیمنٹ ، ایک جمہوری پارلیمنٹ کا انتخاب کریں گے اور اس پارلیمنٹ کے تحت ایک حکومت قائم ہوگی جو عوام کو جوابدہ ہوگی ، اس ملک کی قوموں کو جوابدہ ہوگی ۔

جناب والا! اس آئین پر عملدرآمد دو سال تک روکا گیا اور ۱۹۵۸ء میں ہم نے اس ملک میں پہلے ،میں یہ کہوں گا کہ بدترین مارشل لاء کا نفاذ کیا ۔ایک جرنیل کو ہم نے اپنا سربراہ مقررکیا ۔ ایک فوجی حکمران نے اس ملک کے کروڑوں انسانوں کی اس will, اس رائے پر حملہ کیا کہ اس ملک کے لئے ایک جمہوری آئین تشکیل دیا جاتا، قوموں کو مقتدر بنایا جاتا، جمہور کو حکمران بنایا جاتا لیکن مارشل لاء کے حکم کے تحت تمام بنیادی حقوق ، انسانی حقوق سلب کئے گئے۔ تحریر و تقریر، اجتماع کی آزادی، بنیادی انسانی حقوق کی آواز اٹھانے والے خان شہید عبدالصمد خان جیسے عظیم سالاروں کو باچہ خان جیسے عظیم رہنماؤں کو، میر غوث بخش بزنجو، جی ایم سید اور قوموں کے دیگر رہنماؤں کو صرف اس بنیاد پر طویل سزائیں سنائی گئیں کہ ان کا یہی مطالبہ تھا کہ اس ملک کو ایک جمہوری ملک بنایا جائے۔ دس سال تک ایوب خان کی تمام دورحکمرانی میں خان شہید عبدالصمد خان کو پابند سلاسل رکھا گیا۔ اس ملک خدا داد میں پختونوں کے رہنما خان شہید کو 22 سال جیل

کی سزا دی گئی۔

**جناب چیئرمین:** آپ ذرا حال کے اوپر بات کریں۔ آپ ماضی کی بات کر رہے ہیں۔

**جناب رضا محمد رضا:** میں سلام پیش کرتا ہوں جناب والا! آصف علی زرداری کو جنہوں نے سات سال کی سزا کاٹی ہے لیکن خان شہید عبدالصمد خان کا ریکارڈ نیلسن منڈیلا کے سوا دنیا میں شاید وہ بھی نہیں توڑ سکا۔ جناب والا! جب ایوب خان کی بدترین آمریت کے خلاف قوموں نے اپنی اس بنیادی جمہوری حق کے لئے جد و جہد کی، تحریکیں چلائیں۔ National Awami Party میں تمام قوموں نے متحد ہو کر، عوام نے متحد ہو کر، باشعور باضمیر انسانوں نے متحد ہو کر ناقابل بیان قربانیوں کی تحریک چلائی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب یہ لازمی ہے کہ قوموں کو ایک جمہوری نظام دینا ہو گا تو ایک اور جرنیل نے ایوب خان کا مقام سنبھالا۔ جنرل یحییٰ خان نے الیکشن کے نام سے منصوبے بنائے، دائمی طور پر ملک کی صدارت پر قبضہ کرنے کے لئے لیکن جناب والا! گزشتہ تین دنوں کے دوران یہ اعتراف کیا گیا کہ ہم نے بنگالیوں کو بنگلہ دیش بنانے پر مجبور کیا تھا۔ ہم نے اس دوران قوموں کو ان کے وجود ختم کر کے one unit مسلط کیا تھا۔ پشتونوں، بلوچوں، سندھیوں کو میٹرک کے سرٹیفکیٹ کے لئے لاہور جانا ہوتا تھا۔

**جناب چیئرمین:** رضا صاحب ذرا point پر آئیں۔

**جناب رضا محمد رضا:** جناب! میں point پر ہوں۔ ہم نے بنگالیوں کی اکثریت کا parity کے نام پر انکار کیا۔ جناب والا! ہم نے قوموں کے وسائل پر ان کے اختیار سے انکار کیا۔ پشتونوں، بلوچوں، سندھیوں کے وسائل کا اس دوران بے دریغ استحصال ہوتا رہا۔ جناب والا! بنگالیوں کی تمام منتوں کے باوجود، ان کی تمام حب الوطنی کے باوجود، ان کی تمام پیش کشوں کے باوجود ہم نے ان کی کوئی بات نہ سنی۔ جمہوری جد و جہد کے نتیجے میں انتخابات ناگزیر ہوئے اور انتخاب میں بنگالیوں نے اپنی ماضی کی تمام زیادتیوں کا مداوا کرنے کے لئے تاریخی اتحاد کا مظاہرہ کیا، تمام بنگالیوں نے عوامی لیگ کو منتخب کیا۔ آپ کو علم ہے کہ بنگال سے عوامی لیگ کے سوا کتنی سیٹیں آئی تھیں اور یہ لازمی ہوا کہ اس ملک میں پہلی بار منتخب ووٹ کے ذریعے، پر امن جد و جہد کے ذریعے اس ملک کا ایک منتخب وزیر اعظم for the first time ایک بنگالی ہوتا،

جس کو اس ملک کے حکمران تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ہمارے بدبخت حکمرانوں نے بنگال پر حملے کا فیصلہ کیا۔ بنگلہ دیش میں قتل عام کیا گیا۔ انسانی تاریخ میں ایک مسلمان کے ہاتھوں برادر مسلمانوں کا شاید اتنا بدترین قتل عام کبھی نہ ہوا ہو۔ حمودالرحمان کمیشن ریکارڈ پر ہے۔ پارلیمنٹ کا یہ مطالبہ ہونا چاہیئے کہ حمودالرحمان کمیشن کی تمام رپورٹ کا ایک ایک لفظ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ جناب والا! حمود الرحمان کمیشن نے کیا کہا' ایک فقرے میں کہ اس ملک کی تمام بربادیوں کے' تمام زیادتیوں کے' ہر کرپشن کے ذمہ دار اس ملک کے فوجی حکمران ہیں۔

جناب والا! ان سب کے باوجود کہ یہ ملک دو لخت ہوا' 30 سال پشتونوں' سندھیوں' بلوچوں نے صرف جمہوری حکمرانی کے لئے' صرف بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے انتظار کیا۔ جناب والا میں آپ کو یاد دلاؤں کہ یہ آئین ساز اسمبلی تھی اور کوئی جواز نہ تھا ملک کو دو لخت ہونے کے بعد کہ ہم اس اسمبلی کو آئین کی تشکیل کا اختیار دیتے لیکن ایسی صورتحال تھی۔ آپ جیسے شریف لوگوں نے قوموں کے راہنماؤں کے سامنے منتیں کیں کہ ملک دو لخت ہوا ہے۔ ہمارے جیالے جنگی قیدی ہیں۔ قتل عام ہوا ہے۔ نئی صورتحال ہے۔ اسی اسمبلی کو موقع دیا جائے جو دونوں بازوؤں کے لئے آئین ساز اسمبلی تھی۔ جناب والا! اس اسمبلی نے ایک آئین تشکیل دیا جو 73 کے آئین سے مشہور ہے۔ خدا رحمت کرے نوابزادہ نصراللہ خان پر' وہ کہتے رہے ہیں کہ یہ ایسا آئین ہے کہ اس میں کوئی خامی نہیں ہے۔ یہ ایک صحیفہ ہے جو خداوند تعالی نے ہمیں دیا تھا۔ شاید یہ کسی اور کے لئے تھا' پشتونوں کے لئے تو اس میں ایک صوبے کا حق نہ تھا۔ پشتون اس آئین کی تشکیل کے باوجود انگریز کے استعماری طرز پر چار حصوں میں انتہائی گمراہ کن، غیر فطری' غیر تاریخی ناموں سے تقسیم رہے۔

جناب والا! بلوچوں کے لئے اس میں کیا تھا' سندھیوں کے لئے کیا تھا' ان بدبخت سرائیکیوں کے لئے کیا تھا۔ ان کا اس میں کوئی صوبہ نہ تھا۔ ایک بات تھی 1973 کے آئین میں' باقی تمام وعدے تھے جیسے میرے دوست ثنااللہ بلوچ نے کہا صرف ایک بات تھی کہ منتخب حکومت ہوگی، جمہوری حکومت ہوگی' وہ حکمرانی کرے گی۔ منتخب حکومت کو اقتدار اعلی سنبھالنے کا اختیار ہوگا۔ جناب والا' اس آئین کے ساتھ ہم نے کیا کیا۔ آپ کو علم ہے 58 کے بعد براہ

راست فوجی حکمرانی، اس میں صرف چار سال کا عرصہ ایسا آیا کہ جس میں ذوالفقار علی بھٹو کو عوامی حکمرانی کا موقع ملا اور اس کی کارکردگی کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔

پھر 1973 کے آئین کے فوراً چار سال بعد تیسرے مارشل لاء کا نفاذ ہوا اور ہمارے مرد مجاہد، مردمومن، میں یہ کہوں گا کہ قطعاً یہ مقدس الفاظ اس کے لئے مناسب نہ تھے۔ وہ گیارہ سال تک اس ملک پر مسلط رہا۔ کیا پالیساں ہوئیں، اس نے اس آئین کو پچاسی کے آئین میں تبدیل کر دیا۔ جس آئین کو ہم بار بار یاد کرتے رہے ہیں، میرے دوست اس کا بڑے فخر سے تذکرہ کرتے ہیں وہ عملاً 1985 کا مارشلائی آئین تھا۔ جناب والا! اس میں ایک نظام دیا گیا۔ جس ملک کو ہم نے ایک وفاقی، پارلیمانی، حقیقی، جمہوری آئین دینا تھا، اس کو ایوب خان کے دس سالہ صدارتی اقتدار، وحدانی طرز حکومت، one unit ان سب کچھ کے باوجود، چار سال کی آئینی حکمرانی کے فورا بعد ایک بار پھر صدارتی طرز میں تبدیل کیا اور وہ بھی مارشل لائی، غیر آئینی، غیرجمہوری، غیر منتخب اور وہ گیارہ سال تک رہا، اور اس میں ایسی دفعات شامل کی گئیں جناب والا! کہ ہم سب کو اس پر شرم کرنی چاہئیے۔ دنیا میں ایک مثال بتائی جائے جس کے آئین میں ایک جنرل کا نام شامل ہو۔ جنرل ضیاالحق کا نام اس آئین میں شامل ہے۔ 85 کے اس آئین میں بدنام زمانہ آٹھویں ترمیم کے ذریعے پارلیمنٹ سے تمام اختیارات چھین لئے گئے اور فوجی صدر کو دیئے گئے اور یہ کہا گیا کہ ہمیشہ کے لئے صدر اس ملک کی مسلح افواج سے ہو گا۔

یہ ایک فیصلہ تھا۔ جناب والا! ایسے حالات میں ایک بار پھر اس ملک کی جمہور نے قربانیاں دیں۔ ایم آر ڈی کی تحریک نے قربانیاں دیں۔ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے چیئرمین محمود خان نے جلوس نکالے۔ ہمارے جیالے ساتھی سب سے پہلے اس ملک میں مارشل لائی دور میں شہید ہوئے۔ قاتلانہ حملہ ہوا، روپوش ہونے پرہمیں مجبور کیا گیا۔ ایم آر ڈی کی تحریک چلی۔ ہزاروں لوگوں نے کوڑے کھائے، جیلوں کی سزائیں بھگتیں اور پھر یہ حالات آئے کہ non-party انتخابات کی بنیاد پر، بلکہ میں یہ کہوں کہ نامزدگی کی بنیاد پر ایک پارلیمنٹ وجود میں لائی گئی، جناب جونیجو کی۔ وہ ایک شریف آدمی تھے۔ تاریخ اس کو ---

جناب چیئرمین: حال کی بات کریں نا۔

جناب رضا محمد رضا: جناب ! یہ آئین ہے آپ کا۔ جناب والا! جونیجو کو مجبور کیا گیا کہ آپ نے National Security Council کو آئین میں شامل کرنا ہوگا۔جرنیلوں کو آئین میں اختیار دینا ہوگا کہ وہ پارلیمنٹ سے بالا دست ہوں گے۔ ان کے فیصلے پارلیمنٹ میں چیلنج نہ ہوں گے اور پارلیمنٹ کے تمام فیصلے اس وقت تک valid نہیں ہوں گے جب تک جرنیلوں پر مشتمل Security Council اس کی منظوری نہ دے۔ میں سلام کرتا ہوں جونیجو کو کہ آمریت پسندی کے باوجود اس نے انکار کیا۔ اس وقت کے پارلیمنٹ کے ممبران نے انکار کیا۔

پھر کیا ہوا؟ پھر جناب والا! جونیجو صاحب کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ تو تاریخ بتا سکتی ہے۔ میں صحافی حضرات اور اس ملک کے دانشوروں کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ سولہ اگست 1988 کے اخبارات پڑھیں، جنرل ضیا نے ایک پروگرام پیش کیا کہ میں پانچ بار تین، تین سال بعد انتخابات کراؤں گا،پانچ بار، اور ایسا ہی کیا۔ چار بار انتخابات کرائے گئے۔ مدتیں پوری نہ کرنے دی گئیں اور یہ ان کا پانچواں انتخاب ہے۔

جناب رضا محمد رضا: جناب والا! اس نے یہ بھی کہا تھا، جس کو میں بعد میں کہوں گا کہ میں نے اس ادارے کو کیسا بنایا۔ جناب والا! ایسے حالات میں یہ تو خداوند تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ ہمیں نجات ملی۔ جمہوری حکومتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا لیکن سب کو معلوم ہے کہ ایک بھی منتخب حکومت کو اپنی مرضی سے حکمرانی کا موقع نہ ملا۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھئے جی۔

جناب رضا محمد رضا: وقت توجناب آپ مجھے دیں گے۔میرے سگے بھائی ہیں اسفند یار ولی صاحب، ان کا جو ٹائم بچتا ہے وہ میرا ہے۔ اسحاق ڈار صاحب میرے ساتھی ہیں۔آپ نے اپوزیشن کی جماعتوں کو چار گھنٹے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ابھی کافی ٹائم ہے دس بجے تک جناب والا۔

جناب چیئرمین: مقرر بھی بہت ہیں۔ آپ مہربانی کرکے مختصر کرلیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب میں اپنے سگے بھائی کا ٹائم لوں گا۔ جناب والا! فوج کی جانب سے شرائط پیش کی گئیں کہ فلاں فلاں ہماری شرائط ہوں گی، President فوج کی مرضی کا

ہوگا، خارجہ پالیسی فوج کی مرضی کی ہو گی، داخلہ پالیسی فوج کی مرضی کی ہو گی۔ میں اس حقیقت پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ اس ملک کی دو اہم پارٹیوں پاکستان پیپلزپارٹی اور پاکستان مسلم لیگ(ن) نے اپنی ماضی کی تاریخ سے بڑے اچھے سبق سیکھے ہیں جس کا کہ برملا اظہار بھی ہوا۔ میں نواز شریف کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس وقت کی صورتحال کے باوجود اپنی اس غلطی کا اعتراف کیا اور یہ ان کا credit ہے کہ اس نے بدنام زمانہ آئینی ترمیم کو اس ملک کی تمام پارٹیوں کی حمایت سے ، اس مقدس دستاویز سے نکال باہر کیا۔ اس کے باوجود کہ یہ آٹھویں ترمیم سے نکال باہر ہوا، بنیادی طور پر یہ 1950ء کا آئین ہے۔ اس میں 73ء کے آئین کی کوئی بنیادی بات نہیں، کوئی اختیارات نہیں، اس کے structure میں وہ تبدیلیاں نہیں جو اس ملک کو ایک وفاقی پارلیمانی ملک بناتی ہوں۔ مگر اور بھی ترامیم آئیں، ہمیں امید تھی کہ یہ ملک حقیقی معنوں میں ایک جمہوری ملک بنے گا۔ اس لئے کہ دنیا کی صورتحال میں تبدیلی آئی ہے۔ قوموں کو غلام اور محکوم بنانے کا وہ زمانہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب والا! میں پنجابی بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ سماجی عالموں کا یہ کہنا ہے کہ ایک قوم کے لوگ جن دوسری قوموں کو غلام بناتے ہیں، سب سے پہلے انہیں اپنی قوم کو غلام بنانا ہوتا ہے اور یہی اب پنجاب کا المیہ ہے۔ جناب پنجابی زبان کہاں ہے، میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا پنجاب کے کروڑوں عوام کی مادری زبان کا یہ حق نہیں کہ وہ سرکاری تعلیمی زبان بنے، پنجابی پنجاب کی دفتری زبان بنے لیکن حکمرانوں نے پشتو اور بلوچی کا راستہ روکنے کے لئے پنجابی کو دفتری ، تعلیمی زبان نہیں بننے دیا۔ جناب پنجاب میں جمہور کی حکمرانی کی کیا صورتحال ہے، وہاں پر feudal کی، بیوروکریٹوں کی، پولیس کی، دیگر ان کے طبقات کے مظالم کی کیا صورتحال ہے۔ یہ پنجاب کے لئے ایک المیہ ہے۔ اور ان کو یہ سیکھ لینا چاہیئے-----

Mr. Chairman: Please conclude.

جناب رضا محمد رضا: نہیں جناب آپ مجھے وقت دیں گے۔ میں نے تو اپنے دوستوں کی بھی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: صرف دو منٹ اور ہوں گے۔ اس میں جو آپ کر سکتے ہیں کریں،

اس کے بعد اور وقت نہیں ملے گا۔ میں واضح طور پر بتا رہا ہوں کہ اس کے بعد اور وقت نہیں ملے گا۔

**جناب رضا محمد رضا:** جناب والا! میری request ہے۔

**جناب چیئرمین:** آپ نے تاریخ میں اتنا وقت گزار دیا تو point پر آپ کب آئیں گے؟

**جناب رضا محمد رضا:** یہ جرائم جو ان تمام ادوار میں کئے گئے، یہ ہمارے دوستوں کے ذریعے، خداوند تعالیٰ اور قرآن مجید کی شریعت کا نام لینے والوں کے ذریعے، ان تمام جرائم کو جائز قرار دیا گیا۔ ان تمام حرام کو حلال بنایا گیا، ناروا کو روا ثابت کیا گیا۔ مجھے رحم آتا ہے ان کے باضمیر کارکنوں پر، باکردار لوگوں پر جن کی راہیں قطعاً یہ نہیں۔ میں حیران ہوں اس بدعہدی پر کہ کیا اسلام یہ تربیت دیتا ہے۔ تمام دنیا کے سامنے ان کا وعدہ تھا کہ جب تک جنرل مشرف کا LFO آئین سے ختم نہیں ہوتا۔ جناب والا! جنرل مشرف کا LFO کیا تھا؟ اس نے پہلے دن یہ اعلان کیا تھا کہ میں آئین کے تمام اداروں کی restructuring کروں گا۔ جناب میں اصل موضوع پر آ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** آپ کے پاس دو منٹ اور ہیں، اسی میں ختم کرنا ہو گا۔

**جناب رضا محمد رضا:** جناب 58(2)b ایک بار پھر اس لئے لایا گیا کہ اس ملک کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کر کے اس Federation کو ایک صدارتی نظام میں تبدیل کیا جائے جبکہ یہ Federation ہے اور اس میں خودمختار قومیں ہیں اور قوموں کا مزید خودمختاری کا مطالبہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے ایوان بالا کو برابری کا اختیار دیا جائے، وزیر اعظم صاحب کی منظوری، اس پر عدم اعتماد اور اعتماد سینیٹ سے منظور ہو۔ Money Bill کی منظوری سینیٹ سے ہو، قوموں کا یہ مطالبہ ہے کہ تمام قومی وسائل پر قوموں کا اختیار ہو، پشتونوں کے دریا، جواہرات، جنگلات، کوئلوں پر اور ہمارے ناقابل بیان وسائل پر پشتونوں کا اختیار ہو۔ بلوچوں کے وسائل پر، سندھیوں کے وسائل پر، سرائیکیوں کی زرخیز زمینوں پر ان کا control ہو اور ہم اپنے لئے ملازمتوں کا نظام منتخب کریں۔ Law and order کی تمام forces میں ہم اپنے بچوں کو، اپنے بھائیوں کو تربیت

دے کر ملازمتیں دیں' یہ ہمارے مطالبات ہیں۔ آپ NFC award ایک آئینی ادارے کی meeting کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جناب والا! جنرل مشرف نے اس آئین میں 58 (2) b کو بدترین شکل میں شامل کیا۔ یعنی کورٹ کیا ہے؟ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں لیکن عدلیہ کا احترام ان کے فیصلوں سے ہوتا ہے' آپ جسٹس منیر سے جسٹس ارشاد احمد خان تک ہماری عدلیہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔

Mr.Chairman: Please, conclude now.

جناب رضا محمد رضا: نہیں جناب' ایک منٹ میں request کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کا time ہو گیا ہے۔

جناب رضا محمد رضا: نہیں جناب' میرے بھائی نے time دیا ہے۔

جناب چیئرمین: امان اللہ کنرانی۔ کوئی time نہیں ہے جو time agree ہوا تھا وہ time آپ کو دیا گیا ہے۔ دیکھیں آپ کو خود وقت کا اندازہ کرنا چاہئیے' discipline میں اس طرح نہیں ہوگا' مہربانی کر کے آپ بیٹھیں۔ سینیٹر امان اللہ کنرانی please. No point of order, Mr. Kanrani Sahib. I am telling him, he should come to the point, he has been drifting here and there مہربانی کر کے تین منٹ میں ختم کریں۔

جناب رضا محمد رضا: میں نے آپ کی خدمت میں شعر بھی پڑھنے ہیں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب تین منٹ میں ختم کریں آپ کو خود time کا خیال رکھنا چاہئیے۔

جناب رضا محمد رضا: جناب میں conclude کر رہا ہوں۔ 58 (2) b کے ذریعے اس ملک کی Federation نہیں رہے گی' اس کا اختیار اس پارلیمنٹ کو حاصل نہیں ہے۔ میں رضا ربانی کی تائید کرتاہوں کہ اس کے لئے آپ کو قوموں کی برابری کی بنیاد پر ایک آئین ساز اسمبلی بنانی ہو گی۔ جناب! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اس ملک کی مسلح افواج میں قوموں کی برابر نمائندگی ہوتی تو پھر کون مائی کا لال یہ جرأت کرتا' خود ایسا کرنے کی' پارلیمنٹ کے اقتدار اعلیٰ کو غصب کرنے کی' کبھی نہیں لیکن جناب والا! ہمیں اپنے آئین کے لئے ضمانتیں بنانی ہوں گی'

ہمیں ایسا آئین دینا ہو گا جو قابل عمل ہو جو قائم رہ سکے، جو خود اپنے آپ کا ضامن ہو اور اس کے لئے ہمیں اپنے اداروں کا تعین کرنا ہوگا۔ Check and balance عدلیہ، مقننہ، انتظامیہ کے درمیان ہو۔

Mr. Chairman: Please, conclude now.

جناب رضا محمد رضا: جناب والا! ناراض نہ ہوں، آپ نہ جائیں، میں خاص بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب time ہو گیا ہے، ہر ایک کے وقت کا احساس رکھنا چاہئیے، آپ دوسروں کا time کیسے لیں گے۔ دیکھیں، آپ کو اپنے وقت کو خود manage کرنا چاہئیے، مہربانی کرکے بیٹھیں۔ سینیٹر امان اللہ کنرانی۔ نہیں جی اب ہو گیا ہے، مہربانی کر کے ان کو بات کرنے دیں۔

جناب رضا محمد رضا: میری آخری بات ہے۔

جناب چیئرمین: وقت کی آپ کو خود قدر کرنی چاہئیے تھی، مہربانی کر کے تشریف رکھیئے۔ آپ کو وقت کا خود خیال رکھنا چاہئیے جناب۔ جناب امان اللہ کنرانی۔ No point of order وہ بات کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب اب آپ تشریف رکھیئے، رضا صاحب مہربانی کرکے تشریف رکھیئے، آپ کو آدھہ گھنٹہ ہوگیا ہے جو بھی ہے آپ کو اپنے وقت میں یہ سب کہہ دینا چاہئیے تھا۔ نہیں، اب اور وقت نہیں ہے۔ میں آپ کو بہت کہتا رہا ہوں، میں آپ کو دس منٹ سے کہہ رہا ہوں، آپ خود اپنے وقت کی قدر کریں، ابھی اور وقت نہیں دے سکتا۔ کنرانی صاحب آپ شروع کریں۔ آپ کو بعد میں موقع دیں گے، آپ کا بعد میں موقع آئے گا۔ Please no cross talk، آپ کو پہلے بات کرنی چاہئیے تھی۔ کنرانی صاحب آپ بات کریں۔ آپ کا time ہوگیا ہے۔ بہت time دیا ہے آپ کو۔

جناب رضا محمد رضا: Schedule 6 میں جناب ہماری خودمختاری چھ سال کے لئے

یرغمال ہے۔ local government کے نظام کے تحت بارہ محکمے صوبوں سے لئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، آپ ایک چیز سے انحراف کر رہے ہیں پھر یہ اس کا reaction ہوگا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو میں اتنا کہتا رہا ہوں کہ وقت کا خیال رکھیں۔ رضا صاحب اب آپ تشریف رکھیں۔ کنرانی صاحب آپ شروع کریں۔ mike off کریں جی۔

جناب رضا محمد رضا: جناب میں مولانا کی خدمت میں ایک شعر ضرور پیش کروں گا۔ مولانا، علامہ اقبال کا شعر ہے جی۔علامہ اقبال صاحب فرماتے ہیں۔

ملا کی شریعت میں ہے گفتار کی گرمی
صوفی کی طریقت میں ہے اظہار کی گرمی
اقبال کو اس مرد مجاہد کی ہے تلاش
کہ جس کی طبیعت میں ہو کردار کی گرمی

اور آخر میں، میں یہ کہوں گا جناب کہ ہمارے پروفیسرغفور صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب کو ایک نہ ایک دن اور وہ بھی بہت جلد یہ کہنا ہوگا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

Mr. Chairman: Please no cross talk. I will request the honourable members to please remain relevant and within the time limit. Senator Kanrani please.

جناب امان اللہ کنرانی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ساڑھے آٹھ بج چکے ہیں، اس سے پہلے ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین میں عرض کروں کہ کسی ممبر صاحب کو کسی کی تضحیک نہیں کرنی چاہیے۔ کسی کو اعتراض کرنے کا سیاسی حق تو ہے لیکن یہ ذاتی طور پر حملہ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح کہہ رہے ہیں - اس پر سختی سے عمل ہونا چاہئیے -

جناب امان اللہ کنرانی: بسم اللہ الرحمان الرحیم- جناب چیئرمین! میں آپ کا اور آپ کے توسط سے Treasury benches کا اور خاص طور پر قائد ایوان جناب وسیم سجاد صاحب Leader of the Opposition جناب رضا ربانی صاحب اور ہمارے ساتھی' جنہوں نے مل کر اس House کے لئے ایک conduct پر اتفاق کیا اور آج ہم اسی کے تحت اپنی گفتگو کر رہے ہیں- میں Law کا طالبعلم ہوں اور تھوڑے سے جو precedences ہیں یا تھوڑے سے واقعات و حالات ہیں' اس حوالے سے اگر آج کی اس گفتگو کو ہم دیکھیں تو ہمیں معلوم ہے کہ اس کے بعد اس کا نتیجہ کیا ہوگا- ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اور ہماری گفتگو کے بعد اس کا کیا انجام ہوگا- اس کی مثال میں اس طرح سے دوں گا کہ جب کسی کو death penalty ہوتی ہے اور اس کے بعد اس کی تمام اپیلیں مسترد ہو جاتی ہیں اور رحم کی اپیل بھی مسترد ہو جاتی ہے تو اس قیدی کو بتا دیا جاتا ہے کہ اب آپ کے پاس ایک option ہے کہ آپ کی آخری خواہش کیا ہے - اس آخری خواہش کے تحت اس کی کچھ باتیں مان لی جاتی ہیں - ہم شکریہ ادا کرتے ہیں Treasury benches کا کہ جب انہوں نے اس آئین کو bulldoze کرنے کا ' اس آئین کا قتل عام کرنے کا سوچا تو ہمیں' اپوزیشن کو' موقع دیا کہ آپ بتائیں آپ لوگوں کی آخری خواہش کیا ہے - آج ہماری آخری خواہش یہ تھی کہ ہمیں بولنے کا موقع دیا جائے -میں شکر گزار ہوں کہ اس حوالے سے ہمیں آج موقع مل رہا ہے - انجام ہمیں معلوم ہے کہ جہاں پر جا کر یہ آئین پھانسی چڑھے گا -

جناب عالی! اس آئین کے ساتھ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے- یہ تیسرا بڑا خونخوار ڈرامہ ہے جس کا آج ہم حصہ ہیں اور اس پر ہم شرمندہ بھی ہیں - آج قوم کی تاریخ میں تیسرے ڈرامے کا ہم لوگ کردار ہیں - جس طرح آٹھویں ترمیم کے کردار آج یہاں اس اسمبلی میں موجود ہیں' آج وہ خونخوار جنہوں نے آٹھویں ترمیم کے ذریعے سے آئین کو نوچا تھا' آج وہ نوچنے والے لوگ یہاں موجود ہیں -اگر ہمارا شعور ' ہماری سیاسی بالیدگی اس عمل کا ثبوت دیتے کہ ہم ایک distinction پیدا کرتے' ہم کوئی تفریق پیدا کرتے ' جمہوریت ' آئین اور قانون کی بالادستی

کے لئے ہم لوگ اس تفریق کو آگے بڑھاتے تو آج ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ آج ہمارے سیاسی شعور کی کمزوری ہے ۔ آج ہم سیاسی طور پر بہت ہی چھوٹے ہیں ہمارا کردار بہت ہی ضعیف ہے کہ آج ہم ایک سال تک بھی یہ شناخت نہ کر سکے کہ آئین اور قانون کی بالادستی کے لئے کون جدوجہد کر رہا ہے۔ کون اس آئین کی بالادستی کے لئے مخلص ہے، کون نہیں ہے۔ ہم نے قوم کو ایک سال تک camouflage کیا ۔ ہم نے قوم کو ایک سال تک دھوکہ دیا اور میں اس سے آگے بڑھ کر یہ بھی کہوں گا ہم نے LFO کے تحت election میں حصہ لے کر قوم کو دھوکہ دیا۔ میں اس کو conceive کرتا ہوں، یہ ہماری political parties کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ انہوں نے LFO کے تحت election میں حصہ لیا اور اس کے بعد سے آج تک ہم پیٹ رہے ہیں اور یہ کہتے ہوئے ہماری زبان نہیں تھکتی کہ LFO آئین کا حصہ نہیں ہے۔ مگر آج یہاں بیٹھ کر ہم اس غلطی کو پھر certify کر رہے ہیں۔ اس کو recognise کر رہے ہیں اور اس کے mandate کو جو ایک General کو ملا جو General نے Army سے لیا، عوام سے نہیں لیا، آپ سے نہیں لیا، اس پارلیمنٹ سے نہیں لیا، اس ایک فرد واحد کی جنبش قلم کو، آج ہم validate کر رہے ہیں۔ اس آئینی پیکج میں جہاں یہ باتیں academically ہم لوگ discuss کر رہے ہیں کہ اس کے پیچھے Article 41 ہے، اس میں 58(2) b ہے، اس کے اندر 152(a ) ہے مگر میرے نزدیک یہ سب irrelevant باتیں ہیں۔ مجھے جو اس آئین کے اندر چیخیں سنائی دے رہی ہیں افغانستان کے معصوموں کی، اس اختیار کے پیچھے مجھے عراق کے معصوموں کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں، اس کے پیچھے بلوچستان کے اندر چھاؤنیوں کے اختیارات نظر آرہے ہیں۔ اس کے پیچھے سندھ کو بیابان کرنے کا اختیار نظر آ رہا ہے۔ مجھے اس آئین کے پیچھے پنجاب کی غربت میں اضافے کا اختیار نظر آ رہا ہے۔ یہ آئین صرف افراد کے لئے نہیں ہے، یہ آئین ایک فرد واحد کو، ایک ادارے کو بااختیار بنانے کا آئین ہے جس کو آج سترھویں ترمیم کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ اتنے اچھے ماحول میں، اچھے حالات میں ہماری گفتگو سن رہے ہیں۔ شاید یہ موقع ہمیں بعد میں ملے یا نہ ملے مگر آج میں اس ایوان کے توسط سے یہ کہوں گا اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ 1973 کے جس آئین کی آج ہم بات کرتے

ہیں' اس کو بہت مقدس آئین کہہ کر پیش کرتے ہیں' جس کے لئے ہم رو رہے ہیں' جس کے لئے چھوٹے صوبے بھی روتے ہیں' جس کے لئے بڑے صوبے والے بھی دھڑلے سے بات کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے' مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ 1973 کا آئین صوبائی خودمختاری کی حد تک عوام کو' چھوٹے صوبوں کو bulldoze کرنے کا نام ہے۔ یہاں کہا جاتا ہے 1973 کا آئین متفقہ آئین ہے۔ میں نے اس وقت بھی point out کیا تھا' ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ مجبوری کا آئین تھا' اس وقت بھی حالات ایسے تھے کہ ملک دولخت ہو گیا تھا۔ اس وقت بھی لوگوں کو جبر کے تحت ایک Martial Law dictator یحیٰی خان نے مجبور کیا تھا' بھٹو نے' Chief Martial Law Administrator کی حیثیت سے مجبور کیا تھا کہ اگر آئین بناتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اپنے سب معاملات کو آگے بڑھائیں گے جس میں نہ ایوان رہے گا' نہ یہاں پر یہ صوبے رہیں گے۔ اس مجبوری کے تحت شاید میر غوث بخش بزنجو نے دستخط کر دیئے تھے مگر یہ آئین متفقہ آئین نہیں ہے۔

بلوچستان ایک وفاقی اکائی ہے۔ میں سمجھتاہوں بلوچستان کسی کا طفیلی نہیں ہے۔ بلوچستان 'پاکستان کی سب سے بڑی اکائی ہے۔ 43% جغرافیہ پاکستان کا بلوچستان سے تعلق رکھتا ہے۔ سات سو اسی کلو میٹر ساحل سمندر بلوچستان میں ہے۔ گیس کے سب سے بڑے ذخائر بلوچستان میں ہیں۔ بلوچستان کو پسماندہ صوبہ کہا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں بلوچستان مالدار صوبہ ہے۔ مگر آج اس کی مالی حیثیت کو نچوڑنے کے لئے قوانین بنائے جا رہے ہیں' جو اختیارات فرد واحد کو دیئے جا رہے ہیں' اس کے ذریعے سے ہمیں جو فوری نقصان مل رہا ہے وہ یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی وسائل و ذرائع موجود ہیں' سوئی' کوہلو' گوادر ان وسائل کو ہڑپ کرنے کے لئے وہاں پر فوجی چھاؤنیاں بنائی جا رہی ہیں۔ اس سترھویں ترمیم کے ذریعے سے جب اس فرد واحد کو آپ اختیار دیں گے تو اس کے نتیجے میں حالات کیا ہوں گے کہ orders اسلام آباد سے issue ہوں گے' GHQ orders سے issue ہوں گے اور وہاں پر صوبائی اسمبلی جس نے 23rd September کو یہ قرارداد پاس کی کہ ہمیں وہاں چھاونیاں نہیں چاہیئں۔ ہم چھاؤنیاں نہیں بننے دیں گے مگر چونکہ ہم اور آپ مل کر آج سترھویں ترمیم کے ذریعے سے ایک فرد کو اتنا بااختیار بنا رہے ہیں' اس کی فوجی وردی کو بھی قبول کر رہے ہیں۔ اس کے دو سال کے retirement کے

tenure کو جو Aritcle 63(d) میں دیا گیا ہے۔ اس کو ہم بھول کر، اس کو suspend کر کے آج جب اس کو اختیارات دیتے ہیں تو ہمیں بلوچستان کے لوگوں کی آہیں اور چیخیں سنائی دیتی ہیں، جب گوٹھ نودان بگتی میں پولیس گھستی ہے اور خواتین کو اٹھا کر گولیوں سے بھون دیتی ہے۔ اس کے بعد سوئی کے ایک شہر کے اندر، گھروں کے اندر گھس کر لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے۔اسی طرح کہان، کوہلو، گوادر، خضدار میں سیاسی ورکروں کو اٹھایا جاتا ہے، کوئٹہ میں سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اسی وجہ سے ہے کہ ہم اس آئینی ترمیم کی منظوری کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم اس طرف جا رہے ہیں۔ میں اس بات کی طرف کبھی نہیں آسکتا ہوں، اس بات کی طرف مجھے کبھی تسلی نہیں ہوسکتی کہ ہم لوگ جمہوریت کو پٹری پر ڈال رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہم جمہوریت کو تیسری مرتبہ derail کر رہے ہیں۔ ہم جمہوریت کو آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی محروم کر رہے ہیں۔ ہم اس جمہوری کلچر کے خاتمے کا آج ایک sign کر رہے ہیں۔ آج ہم اس بات پر دستخط کر رہے ہیں کہ آئندہ جو بھی جنرل آئے گا اپنی لاٹھی کے زور پر، اپنی گولی کے زور پر، اپنے بوٹوں کے طمطراق کے ساتھ آئے گا اور سیاستدانوں کو بٹھائے گا۔ قاضی صاحب کو بٹھائے گا، مولانا فضل الرحمان صاحب کو بٹھائے گا۔ جمالی صاحب اور چوہدری شجاعت صاحب کو بٹھائے گا اور اس جیسے اور کرداروں کو بٹھا کر مجبور کرے گا کہ آئیں اور مجھے اختیارات دے دیں ورنہ آئندہ ۱۰ سال کے لئے پھر میں بیٹھ جاؤں گا۔ اپنے زور پر بیٹھوں گا، آپ مجھے validate کریں ورنہ میں اپنے زور پر بیٹھا تو ہوں ہی، تو آج یہ مجبوری ہے۔ خدارا! ہماری یہ درخواست ہوگی کہ یہ مجبوریاں بہت ہوگئی ہیں۔ تین مرتبہ ان مجبوریوں کے ذریعے سے ہم نے آئین بنائے۔ نہ ۱۹۷۳ء کا آئین آزاد تھا، نہ ۱۹۸۵ء کا آئین آزاد تھا اور نہ آج کا آئین آزاد ہے۔ ان مجبوریوں سے جب تک ہم آزاد نہیں ہوں گے۔ کھلی فضا میں اور کھلے حالات میں نہیں بیٹھیں گے اور باقاعدہ عوام کو بااختیار بنا کر، عوام سے مینڈیٹ لے کر ایسی اسمبلی بنائیں گے جس کے ذریعے سے لوگ متعین کریں، قومیتیں متعین کریں اپنے حقوق کو، لوگ متعین کریں اپنے مسائل اور ذرائع کو کہ کس طرح استعمال کریں؟

اس حوالے سے گو کہ بلوچستان کو اس آئین سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلوچستان کو اس جمہوریت سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلوچستان جب بات کرتا ہے تو اس عمل کی بات

کرتا ہے کہ بلوچستان کو ایک برابر کی حیثیت سے وفاق کی اکائی کا درجہ دیا جائے۔ اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بہت بڑی اکائی ہیں مگر کم از کم اس بات پر راضی ہوں گے کہ صوبوں کے وسائل پر ہر صوبے کو بااختیار بنایا جائے۔ اگر صوبہ سرحد ہے تو اس کو بجلی کی پیداوار میں بااختیار بنایا جائے۔ اگر پنجاب میں زراعت ہے تو اس کو اس میں بااختیار بنایا جائے۔ سندھ میں taxation ہے، کراچی کی taxation ہے اس کو بااختیار بنایا جائے۔ بلوچستان میں گیس اور تیل اور اس کے ساحل سمندر کی آمدنی ہے۔ اس میں اس کو بااختیار بنایا جائے۔ وفاق اسی طرح مضبوط ہو سکتا ہے۔ جب چاروں اکائیاں مضبوط ہوں گی تو وفاق مضبوط ہوگا۔ جب یہ چاروں اکائیاں ضعیف ہوں گی تو وفاق ضعیف ہوگا۔ ملک ضعیف ہوگا۔ ملک اس طرف جائے گا جس طرف اسی مہینے کے اندر 1971ء میں جا چکا تھا۔ ان تجربوں سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم وفاقی اکائیوں کو مضبوط کریں۔ ان وفاقی اکائیوں کو جب ہم اختیار دینے کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ظفر اللہ جمالی صاحب کی شکل میں ایک وزیر اعظم دے دیا جاتا ہے۔

جناب عالی! ہمیں آپ کا احترام ہے۔ جب ہم صوبوں کی بات کرتے ہیں تو ہمیں آپ کی شکل میں چیئرمین دیا جاتا ہے۔ ہمیں آپ کی شخصیتوں سے کوئی اختلاف نہیں ہے مگر صوبوں کے حقوق افراد کے ذریعے سے نہیں دیئے جاتے۔ صوبوں کے حقوق ان کے وسائل، ان کے حقوق کو تسلیم کرنے سے دیئے جاتے ہیں۔ ہم جب مطالبہ کرتے ہیں صوبائی خود مختاری کا، افراد کی نوکریوں کا نہیں کرتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ملازمتیں دی جائیں۔ ہم جب صوبائی خود مختاری کی بات کرتے ہیں، ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں اپنے وسائل پر اختیار دیا جائے۔ اپنے وسائل کو ہم خود استعمال کریں۔ جب پاکستان کی ضرورتیں ہیں، جو دفاع کی ضرورتیں ہیں، جو خارجہ امور کی ضرورتیں ہیں، جو خزانے کی ضرورتیں ہیں وہ صوبے پورے کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب ہم اختیار کی بات کرتے ہیں تو کبھی ہم disintegration کی بات نہیں کرتے ہیں۔ کبھی یہ ملک توڑنے کی بات نہیں کرتے۔ کبھی اس ملک کو کمزور کرنے کی بات نہیں کرتے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک کو اس انداز سے بہتر بنایا جائے۔ ۵۶ سال سے ہم نے اسی پالیسی کو اپنائے رکھا ہے کہ مرکز مضبوط ہو، اسلام آباد مضبوط ہو اور اس کے نتیجے میں ہم نے دیکھا disharmony پیدا ہوئی ہے۔

میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ جنرل مشرف صاحب کے ۷۰ نکات جن میں ۲ نکات صوبائی خود مختاری سے تعلق رکھتے تھے۔ جس میں انہوں نے devolution of power کا idea دیا تھا، جس میں انہوں نے عندیہ دیا تھا کہ وہ care کریں گے disharmony کو provinces میں۔ مگر بدقسمتی سے ان کی پہلی تقریر، ان کے ۵ سالہ دور کے اقدامات کے برعکس ہے۔ جب انہوں نے devolution of power کی تو اختیارات صوبوں سے لے کر district کو دے دیے اور district کے اختیارات مرکز کے ساتھ 6th schedule کے ذریعے سے ہاتھ میں رکھ لیئے تو devolution انہوں نے اس طرح کر دی کہ مرکز کی powers کو elevate کر دیا اور صوبوں کی powers کو devaluate کر دیا اور مرکز کو مضبوط کر دیا۔ اسی طرح پولیس آرڈر کے ذریعے سے صوبوں سے اختیارات لے کر 6th schedule میں مرکز کو اختیار دے دیئے کہ پولیس آرڈر میں President کی مرضی کے بغیر صوبے کوئی ترمیم نہیں کر سکتے۔ اس طرح devolution کی بات بھی ایک سراب ثابت ہوئی۔ جب بات آئی کہ disharmony کو ختم کیا جائے گا تو اس کے نتیجے میں آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ NFC award ابھی تک approve نہیں ہو سکا۔ CCI کو ابھی تک constitute نہیں کیا گیا۔ ہم تو جب بات کرتے ہیں کہ concurrent list ختم کر دی جائے اور دس سال کا وعدہ بھی کیا گیا اور وہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ ان حالات میں جب CCI کا وجود نہ ہو، جب NFC ایوارڈ approve نہ ہو سکے، جب آپ devolution of power کے نام پر اپنی power کو elevate کر دیں تو ان حالات میں صوبوں کے پاس کوئی option نہیں رہ جاتا ہے کہ آپ کے توسط سے اپنی بات کریں، چیخیں اور پکاریں اور اگر یہ باتیں سنی گئیں اور ان باتوں پر عمل کیا گیا تو پاکستان مضبوط ہو سکتا ہے۔ پاکستان وفاقی، خودمختار، جمہوری اسلامی ملک بن سکتا ہے۔ اسلام میں انصاف ہے۔ اسلام میں یہ نہیں ہے کہ ایک طبقے کو مضبوط کیا جائے، ایک گروہ کو مضبوط کیا جائے یا اسلامی پارٹیوں کو مضبوط کیا جائے۔ اسلام تو غریب کی بات کرتا ہے، جو deprived لوگ ہیں ان کی بالا دستی کی بات کرتا ہے۔ غریبوں اور امیروں کو یکساں مواقع دینے کی بات کرتا ہے۔ مگر یہاں پر اگر کسی کو خیال نہیں ہے تو غریبوں کا نہیں ہے۔ اگر کسی کو خیال نہیں ہے تو ملازمین کا نہیں ہے۔ کسی کو خیال نہیں ہے تو یتیموں کا نہیں ہے۔ بچوں کا نہیں ہے جن کی آہیں آج آپ کو سنائی دے رہی ہیں۔ مہنگائی کی شکل میں

lawlessness کی شکل میں، اور جبر کی شکل میں اور ایک طاقتور قوت کی شکل میں۔ آج جس ادارے کو دیکھیں۔ آپ واپڈا کو دیکھ لیں، وہاں فوج بیٹھی ہوئی ہے۔ آپ سفارتخانوں کو دیکھیں وہاں فوج ہے۔ گورنروں کو دیکھیں وہاں فوج ہے۔ NAB کو دیکھیں وہاں فوج ہے۔ National Highway کو دیکھیں وہاں فوج ہے۔ کونسا ادارہ ہے جہاں پر فوج کی بالادستی نہیں ہے۔ آج یہ پارلیمنٹ ہے۔ آج پھر ہم انگوٹھا چھاپ دیں۔ آج پھر ہم انگوٹھا ثبت کر رہے ہیں کہ جناب آج جو ہمارا صدر ہے وہ بھی فوجی ہوگا۔ سول اداروں کو، سول لوگوں کو، چودہ کروڑ عوام کو، جینے کے حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ مگر آج ہم ایک بار پھر ان فوجی لوگوں کو اپنے سر پر بٹھا رہے ہیں۔ خدارا اس عمل سے باز رہیں اور اس عمل کا انجام بہت اچھا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ اس ملک کو جب بھی نقصان پہنچا ہے فوجیوں سے پہنچا ہے چاہے وہ یحییٰ خان کا دور ہو، چاہے ایوب خان کا دور ہو، اس ملک کا جغرافیہ جب گھٹا ہے تو فوجیوں کے دور میں گھٹا ہے۔ ایوب خان نے میر جاوا کا علاقہ ایران کے حوالے کر دیا اور ضیاء الحق نے سیاچین کا علاقہ حوالے کر دیا۔ یحییٰ خان نے ملک دولخت کر دیا۔ آج خدارا! اس بات پر غور کیجئے۔ آج چوتھی مرتبہ جنرل آیا ہے۔ ہمیں کشمیر سے کوئی سرو کار نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں ایک long outstanding issue ہے اس کو ختم کر دیا جائے۔ اس issue کو amicably resolve کیا جائے۔ مگر آج اس issue کو جس کی وجہ سے 56 سال سے لوگوں نے جدوجہد کی، جس کی وجہ سے یہ ملک دولخت ہوا، جس کی وجہ سے ہم نے انڈیا کی دشمنی سہی، جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے مگر آج اس issue سے بھی retreat کیا گیا۔ یہ اس جنرل کی چوتھی بڑی کامیابی ہے۔ اس سے پہلے تین جنرلوں نے، اس ملک کے جغرافیہ کو نقصان پہنچایا۔ آج اس جنرل کے مضبوط ہونے سے ملک کا جغرافیہ گھٹ رہا ہے۔ اس پر بھی غور کیجئے اس کو اتنے اختیارات نہ دیئے جائیں تاکہ پھر آپ ماتم کریں، پھر سولہ دسمبر کو منانے کے لئے آپ مجبور ہو جائیں کہ آپ ایک اور سولہ دسمبر black day کے طور پر منائیں گے۔ اس وقت سے بچئیے۔ ان حالات کو اپنے ذہنوں میں رکھیئے۔

جناب عالی! اب میں آتا ہوں اس بات کی طرف کہ عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ عوام سے کہا جارہا ہے کہ جناب یہ amendments آئین کے اندر amendments ہیں۔ میں اس معاملے میں ایک بار پھر جنرل صاحب کے کھرے پن کو سلام کرتا ہوں۔ اس نے کبھی بھی لگی

لپٹی بات نہیں کی۔ اس نے اس LFO کو وقت سے پہلے مئی میں مشتہر کیا۔ جنرل صاحب نے 21 اگست کو نافذ العمل کر دیا مگر میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان سیاسی لوگوں نے حقائق سے عوام کو کبھی آگاہ نہیں کیا۔ جنہوں نے عوام کے سامنے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ ہم LFO کو نہیں مانتے۔ آئین میں ترمیم کرنے جا رہے ہیں۔ اب میں ایک ایک کر کے آپ کو حوالہ دونگا جس کا حوالہ ہمارے دوستوں نے دیا ہے اور میں ایک بار پھر عرض کرونگا کہ یہ جو Article 41 of amendment ہے، اس کا تعلق کہیں پر بھی آئین کے ساتھ نہیں ہے۔ Article 63 آئین کے اندر کہیں بھی نہیں ہے جس کے اندر amendment کیا جارہا ہے۔

جناب عالی! یہ جو ہم بات کرتے ہیں vote of confidence کی، اس کا آئین کے اندر کہیں ذکر نہیں ہے جس کو آج ہم ترتیب دے رہے ہیں۔ جناب عالی! یہ جو Article-150 (a) ہے اس کا آئین کے اندر کوئی ذکر نہیں جس کو ہم omit کر رہے ہیں۔ اسی طرح ججوں کی age کی بات کی گئی ہے۔ اس کو 68 سے گھٹا کر 65 سال کیا جا رہا ہے۔ یہ 65 سال already آئین کے اندر موجود ہے تو آج اس کو آرٹیکلز 6 اور 7 آئیٹم ہے اس میں تبدیلی کی جا رہی ہے۔ اس کا آئین کے اندر کوئی ذکر نہیں ہے۔ جناب عالی! یہ جو 9 para 268 کے اندر تبدیلی کی جارہی ہے اس کا آئین میں کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ 6th schedule کو LFO کے ذریعے سے لایا گیا ہے۔ آج اس کے اندر یہ substitution ہو رہی ہے کہ چھ سال تک 6th schedule جاری رہے گا۔ اسی طرح یہ وہ ساری باتیں ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ amendments L.F.O میں ہیں۔ میں یہ اپنے دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ courage کریں اور کہیں کہ یہ ترامیم L.F.O میں ہیں۔ عوام کو دھوکہ نہ دیں۔ عوام کے ساتھ مذاق نہ کریں۔56 سالوں سے بہت مذاق ہو چکا ہے۔ اس مذاق کا تسلسل ختم کریں تاکہ سیاسی شعور پیدا ہو۔ سیاسی بالیدگی پیدا ہو۔ آج ہم اس غلطی کا اعتراف کرلیں اور آج سے ہم اپنی منزل کا تعین کرلیں تو شائد ہمیں یہ ٹھوکریں نہ کھانی پڑیں۔ ہمیں ذلتیں نہ اٹھانا پڑیں۔ ہم ہر وقت جھوٹ، فریب اور دھوکے کو ایک cover دیتے ہیں۔ اپنے ضمیر کو دبا کر cover دیتے ہیں۔ آئندہ آنے والے ظالم کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔56 سال سے قوم اسی ڈگر پر جا رہی ہے۔ جب تک ہم ایک line draw نہیں کریں گے۔ جب تک خدا کو حاضر ناظر جان کر ایک جگہ کھڑے ہو کر یہ نہیں کہیں گے کہ آج کے بعد ہم یہ غلطی نہیں کریں گے، اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔ ان حالات میں نہ جمہوریت آ سکتی ہے، نہ آئین بحال رہ سکتا ہے، نہ قانون کی بالا دستی ہوسکتی ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ

نے میری بات کو بڑی توجہ سے سنا ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اسلم بلیدی۔

جناب محمد اسلم بلیدی: شکریہ ۔جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ سے یہ شکایت کروں گا کہ اس ایوان میں ، میں نے تین دفعہ تقریر کی ہے اور بحث و مباحثہ میں کافی حصہ لیا لیکن PTV نے کبھی یہ گوارا نہیں کیا کہ میرا نام پکارے، میری تصویر دکھائے یا میری پارٹی کا نام لے ۔میں نے PTV کی زیادتیوں کے خلاف ایک privilege motion بھی جمع کروائی تھی ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ privilege motion بھی آپ کے office میں kill ہو گئی۔

جناب والا ! میں اس دن کی مناسبت سے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آج کی اس اہم کارروائی کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام کو یہ پتہ چلے کہ ہمارے نمائندے جو ایوانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ، آئین سازی کے بارے میں ، آئینی بل کے بارے میں ، کیا موقف رکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین !۔اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ کہنا چاہوں کہ ہمیں کسی شخص سے کوئی ذاتی رنجش، کوئی ذاتی اختلاف، کوئی ذاتی عناد نہیں ہے ۔ چاہے اس شخص کا تعلق Armed forces سے ہو ، چاہے اس شخص کا تعلق سیاست سے ہو ، چاہے اس شخص کا تعلق judiciary سے ہو ، ہمیں کسی مکتبہ فکر سے ، شخصیت سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں۔ ہم سب کی قدر کرتے ہیں۔ ہم تمام اداروں کی قدر کرتے ہیں ۔ ہم تمام شخصیات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن جناب والا! ہمیں ہمارے اکابرین نے اصولوں کی پاسداری سکھائی ہے۔ ہمیں ہمارے اکابرین نے اس ملک میں خلق خدا کی بالادستی کا درس سکھایا ہے ۔ ہمیں ہمارے اکابرین نے اس ملک کے اندر قانون ، انصاف ، سماجی مساوات اور برابری کا درس سکھایا ہے ۔جب ہم اپنے ان راہنماؤں کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے جمہوریت کی بات کرتے ہیں ، آئین کی بات کرتے ہیں، انصاف کی بات کرتے ہیں اور چھوٹی قوموں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو یہاں پر

ہماری راہیں اس ملک کے غاصب حکمرانوں سے جدا ہو جاتی ہیں۔جناب! پھر ہمیں یہ درس دیا جاتا ہے کہ آپ لوگ idealistic ہیں ، آپ لوگوں کو ground realities کا پتہ نہیں، آپ optimism کا شکار ہیں۔ جناب والا! آیا زمینی حقائق یہی ہیں کہ اس ملک کے جمہوری اداروں کو، اس ملک کے آئینی اداروں کو ، اس ملک کے عوام کے حقوق کو bulldoze کریں اور ہم ان کا ساتھ دیں - یہی ہیں ground realities یہی ہیں زمینی حقائق ؛ ہم کہتے ہیں کہ قطعاً یہ نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ حقائق یہی ہیں کہ جمہوریت کی بالا دستی ہو ، آئین کی بالا دستی ہو ، خلق خدا کی حکمرانی ہو، لوگوں کو انصاف ملے، لوگوں کو روز گار ملے ، چھوٹی قوموں کے حقوق کا تحفظ ہو ، مظلوم طبقات کے حقوق کا تحفظ ہو ، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہیں ground realities اس حقیقت سے انحراف کرنے کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے ہیں -

جناب چیئرمین! آج یہ آئینی بل جو ۱۷ ویں آئینی amendment کی شکل میں اس ایوان کے سامنے پڑا ہے ، معزز ممبران کے سامنے پڑا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کی منظوری سے اس ملک کے اندر ہمیشہ کے لیے جمہوریت دفن ہوگی - جناب والا! اس بل میں 58-2(b) کے ذریعے ہمارے دوست ،ہمارے ساتھی اپنے تمام اختیارات ایک فرد واحد کے حوالے کر رہے ہیں اور اس کی مثال میں اس طرح دیتا ہوں کہ وہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں، اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں - شاخ ٹوٹنے کی شکل میں وہ بھی وہاں سے گر کر لہو لہان ہوں گے - جناب والا! اسی طرح 270(aa) کے ذریعے صوبوں کے حقوق کو غصب کیا جا رہا ہے ۔اس ملک کے اندر چھوٹے صوبوں کو ہمیشہ یہ شکایت رہی ہے کہ ان کے اختیارات کم ہیں، ان کے وسائل پر ان کی دسترس نہیں ہے ، وہ اپنے اختیارات کے مالک نہیں ہیں - انہیں اسلام آباد سے control کیا جا رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ عوامی شکایتوں کا ازالہ کیا جاتا لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس amendment کے ذریعے صوبوں کے پاس جو تھوڑے بہت اختیار تھے وہ بھی غصب کیے جا رہے ہیں، وہ بھی ان سے لیے جا رہے ہیں۔

جناب والا! جب ہم local bodies کی بات کرتے ہیں تو ۱۹۷۳ء کے آئین میں local bodies ایک صوبائی subject ہے اور اسی طرح پولیس ایک صوبائی subject ہے لیکن ہم یہاں دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء ، فرنٹیر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء ،

سندھ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۲۰۰۱ء پولیس آرڈیننس ۲۰۰۲ء ان سب کو Schedule 6 میں شامل کر لیا گیا ہے 'جو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹے صوبوں کے حقوق پر ایک شب خون ہے ۔ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ وفاق کے پاس جو ادارے ہیں ' جو وفاقی subjects ہیں ان کو صوبوں میں منتقل کرنا چاہیئے تھا۔یہی عوام کی demand تھی ' یہی چھوٹے صوبوں کی demand تھی ' وہ یہی چاہتے تھے۔ جنرل صاحب نے اپنے سات نکاتی پروگرام میں فرمایا تھا کہ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے جنرل صاحب نے خود اقرار کیا تھا کہ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے۔ اس لئے پاکستان کی integrity کو خطرہ ہے ۔ ہم چھوٹی قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ، چھوٹے صوبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ شاید اس ملک کے حکمرانوں نے ہوش کے ناخن لے لئے ہیں۔ ابھی ان کو اس ملک کی integrity کی فکر ہے لیکن یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ ہمارے ہاتھ میں جو تھوڑے بہت اختیارات تھے وہ بھی چھین لئے گئے۔ پولیس آرڈیننس میں یہ بات بھی ہے کہ صوبے کا چیف منسٹر ، صوبے کا متعلقہ وزیر ایک ڈی ایس پی کو بھی ٹرانسفر نہیں کر سکتا۔ ایک ڈی ایس پی کی ٹرانسفر کے لئے انہیں اسلام آباد سے اجازت لینی پڑتی ہے ۔ جناب یہ کہاں کا انصاف ہے ' یہ کہاں کی جمہوریت ہے ؟

جناب والا! اسی طرح NAB Ordinance ایک کالا قانون ہے ' ہم کہتے ہیں احتساب ہونا چاہیئے ' ضرور ہونا چاہیئے لیکن احتساب کو آپ political victimization کی شکل میں استعمال نہ کریں' تمام اداروں کا بلا تفریق احتساب کریں۔ اسی کالے قانون کو اس آرٹیکل کے اندر validity دے رہے ہیں ۔ Renewal of services کا Ordinance جو ہم سمجھتے کہ اس ملک کے ملازمین کے سر پر ایک ننگی تلوار ہے' ایک دو دھاری تلوار ہے لیکن اس کو بھی یہاں پر protection دی جا رہی ہے ۔

جناب چیئرمین' ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیئے' یہی غلطی ہم نے کی تھی جو مشرقی پاکستان' بنگلہ دیش بن گیا۔ زندہ قومیں تاریخ سے سبق سیکھتی ہیں' انہی غلطیوں کو بار بار نہیں دہراتیں لیکن ہمارے ناعاقبت اندیش حکمران بار بار انہی غلطیوں کو دہرا رہے ہیں ۔ ہمیں اس ملک کی سلامتی عزیز ہے ' اس ملک کی یکجہتی عزیز ہے ' ہم پرامن سیاسی لوگ ہیں ' سیاست کو عبادت

سمجھتے ہیں ، لوگوں کے حقوق کے دفاع کو اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں ۔ خدارا! اس طرح کا عمل نہ کیا جائے جس سے اس ملک کی وحدت اوریکجہتی کو نقصان پہنچے۔ ایک جرنیل نے One Unit نافذ کرکے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنا دیا ۔ موجودہ جرنیل صاحب ہوس اقتدار میں تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں ۔ ہم کسی شخص کی وکالت نہیں کرتے۔ ہم اداروں کی وکالت کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں جمہوری ادارے مضبوط ہو جائیں ' یہاں پر آزاد judiciary ہو' یہاں پر آزاد Press ہو ' یہاں پر اس ملک کے شہریوں کو ان کے حقوق ملیں ' جناب چیئرمین ' یہی ہمارے مطالبات ہیں ۔ سرکاری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہمارے ساتھی اس بل کو منظور کرنے کے لئے بے تاب ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان کی تاریخ میں ایک بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں ۔ پاکستان کی رہی سہی جمہوریت یعنی مختلف ادوار میں کبھی کبھار لوگوں کو جو موقع ملتا تھا وہ اس موقع کو بھی ضائع کر رہے ہیں ۔ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہے ہیں ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ اور اس بلوچی شعر کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں ۔

بلوچی شعر ( کہ حل کے شقراط در بہ در بوتد---)؟

**جناب چیئرمین:** سینیٹر ساجد میر۔

**جناب ساجد میر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! پاکستان کا بنیادی سیاسی مسئلہ گزشتہ تقریباً نصف صدی سے یہ رہا ہے کہ بانی پاکستان کی وفات کے بعد بیوروکریسی اور جرنیلوں نے اس ملک کے سیاسی اقتدار پر قبضہ کیا ، عوام کی بالادستی ، عوام کی حکمرانی اور پارلیمنٹ کی superiority پر چھاپا مارا۔ وہ نہ صرف اپنے لئے اقتدار کا راستہ ہموار کرتے رہے بلکہ ان کی کوشش یہ بھی رہی کہ آنے والے اپنے پیٹی بھائیوں کے لئے اقتدار کا راستہ ہموار رکھیں ۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے آئین میں خودساختہ ترامیم کیں اور اس کوشش میں وفاقیت کو نقصان پہنچایا ۔ انہوں نے عوام اور پارلیمنٹ کے حقوق فرد واحد کے ہاتھ میں مرتکز کئے اور اب بھی یہی کہا جا رہا ہے ، اب بھی یہی کیا جا رہا ہے' بلکہ اب ایک ایسے فرد کے ہاتھ میں اختیارات مرتکز کئے جا رہے ہیں جو خود منتخب نہیں ہے ، جو خود غیرمنتخب ہے ۔ اسے صدارت کا منصب دلوانے کے لئے

ریفرنڈم کا غیرآئینی اور جعلی طریقہ اختیار کیا گیا اور اب اس دستوری بل کے ذریعے جناب چیئرمین! اس غیرآئینی اقدام کی further affirmation ہو رہی ہے ۔ اس کے لئے ایک اور غیرآئینی طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے ۔ صدر کے لئے ہمارے آئین میں اعتماد کے ووٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن یہ اہتمام کیا جا رہا ہے اورستم بالائے ستم ہمارے چھوٹے صوبوں کے ساتھ مزید ظلم یہ ہے کہ آرٹیکل 41 میں کلاز ۹ اس بل کے ذریعے introduce کی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین !جو کلاز ۹ ہے اس میں ووٹ گننے کا طریقہ فیڈرل گورنمنٹ کی discretion پر چھوڑا گیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تمہید اس weightage کو ختم کرنے کے لئے ہے جس کا آئین میں اہتمام کیا گیا ہے ۔ weightage یہ تھا کہ پنجاب جیسے بڑے صوبے کے ووٹ بھی صدارتی الیکشن میں اتنے ہی شمار ہوں جتنے بلوچستان کے ہوں لیکن اب یہ federal government کو اختیار دینے کے بعد دیوار پرہمیں لکھا ہوا نظر آ رہا ہے کہ کیا ہوگا ؟ one man, one vote کے ذریعے یہ نام نہاد affirmation کی جائے گی اور اس طرح ہمارے چھوٹے صوبے کے حق پر مزید ڈاکہ ڈالا جائے گا ۔

جناب چیئرمین !جنرل پرویز مشرف کا اعلان کردہ ایجنڈا یہ تھا کہ وہ صوبوں کو ان کے حقوق دیں گے ۔ اور وفاقیت کو federalism کو فروغ دیں گے ۔ لیکن اس کے بالکل برعکس ہو رہا ہے ۔ اور اب یہ نام نہاد آئینی بل وفاقیت کو مزید نقصان پہنچاتے ہوئے صوبوں کے حقوق کو کم کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین!فوجی وردی قابل احترام ہے لیکن اس وقت تک جب تک فوج سرحدوں کا دفاع کرے ۔ فوج جب سے سیاست میں آئی ' جب بھی سیاست میں آئی اس نے ملک کے استحکام کو نقصان پہنچایا اور وفاقیت کو نقصان پہنچایا ۔ مشرقی پاکستان ہم سے اس وقت الگ ہوا جب پہلے ایوب خان نے اور پھر یحییٰ خان نے مغربی پاکستان میں بیٹھ کر ایک فرد واحد کے طور پر ہمارے ملک کے اس قیمتی اور عزیز حصے پرحکمرانی کی ۔ اب بھی فوجی جرنیل اور ان کے سیاسی معاونین وہی کہانی دہرا رہے ہیں۔ اب پھر کہا جا رہا ہے کہ وردی ہی ملک کے استحکام کی ضامن ہے ۔

جناب چیئرمین ! یہ کیسا ملک ہے کہ اس کے استحکام کا دار و مدار کا صرف ایک شخص

پر اس کی وردی پر ہے ۔ آپ دنیا کو کیا پیغام دینے جا رہے ہیں کہ ہمارے ملک کا انحصار اداروں پرنہیں، پارلیمنٹ پرنہیں، حکومت کے مختلف اداروں پرنہیں بلکہ ایک آدمی پر ہے اور وہ آدمی بھی اگر فوجی وردی کے بغیر ہو تو ہمارے ملک کا استحکام خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ کیا پیغام جاتا ہے اس وقت دنیا میں۔ اس سے پہلے نواز شریف پر یہ الزام تھا کہ وہ اداروں کو کمزور کر رہے ہیں اور اپنے اختیارات میں اضافہ کر رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے چودھویں اور پندرھویں ترمیم کے ذریعے پارلیمنٹ کے اختیار میں اضافہ کیا اور ملک کے اندر سیاسی استحکام پیدا کیا۔ استحکام کا انحصار جناب عالی! فرد واحد پرنہیں ہوتا، عوام پر ہوتا ہے، اداروں پر ہوتا ہے، پارلیمنٹوں پر ہوتا ہے، federating units پر ہوتا ہے، federating units کی وفاق میں خوشدلانا شراکت پر ہوتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو کوئی فرد واحد وردی میں ہو یا بغیر وردی کے ہو وہ اس ملک کے استحکام کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ حقیقت یہ ہے جناب چیئرمین کہ LFO اور موجودہ ترامیم، جو اس بل کے ذریعے کی جارہی ہیں انہوں نے دستور کو تضادات کا anamolies کا مجموعہ بنا دیا ہے۔

محترم جناب اسحاق ڈار صاحب نے Article 224 کے حوالے سے ایک anamoly کی نشاندہی کی ہے I think it needs further clarification Mr. Chairman اس ترمیم کا منشاء یہ تھا کہ 1973 کا آئین یہ provide کرتا تھا کہ election اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے سے پہلے کرائے جائیں۔ اب اس ترمیم کا منشاء جو LFO کے ذریعے لائی گئی وہ یہ ہے کہ election اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے کے بعد کرائے جائیں لیکن حکومت کے Constitutional wizards نے، اس کے نام نہاد آئینی ماہرین نے، آئینی جادوگروں نے اس بات کا قطعاً خیال نہیں کیا کہ 1973 کے آئین میں اگر اسمبلیاں ختم ہونے سے پہلے الیکشن کی شق تھی تو اس کے ساتھ یہ بھی تھا کہ الیکشن کے results اسمبلیاں ختم ہونے سے پندرہ دن پہلے announce کئے جائیں۔جناب والا! کوششیں تو برقرار ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ الیکشن اسمبلیوں کی مدت ختم ہونے کے بعد ہوں گے، وہ شق اپنی جگہ پر ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کیسا مذاق کیا جا رہا ہے آئین کے ساتھ کہ الیکشن بعد میں ہوں گے اور جو دستور میں لکھا گیا ہے، اس anamoly کے مطابق ان کے الیکشن ان سے پہلے announce کر دیئے جائیں گے۔

ہمارے کچھ دوستوں نے یہاں MMA کی بات کی ہے یعنی متحدہ مجلس عمل کی بات

کی ہے۔ انہوں نے MMA سے گلہ کیا ہے اور جو کچھ ہمارے ان دوستوں نے کہا ان کا خلاصہ شاید اس شعر میں ہے کہ

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

لیکن میں یہ نہیں کہوں گا جناب چیئرمین! وہ میرے قابل احترام دوست ہیں۔ میں کہوں گا تو یہی عرض کروں گا کہ

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

انہوں نے متحدہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر بھرپور کوشش کی کہ اسمبلی توڑنے کا اختیار ختم ہو جائے۔ آخر میں انہیں سمجھوتا کرنا پڑا اور انہوں نے کیا تو یہ کیا کہ سپریم کورٹ کے review کے ساتھ اس کو منسلک کر دیا۔ میں نے MMA کی meeting میں بھی عرض کیا تھا، یہاں بھی یہی عرض کروں گا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسمبلیوں اور حکومت کو گھر بھیجنے کے بعد ایک با اختیار صدر جب reference بھیجے گا تو اس کا نتیجہ ہمیں معلوم ہے اور پاکستان کی تاریخ بھی اس کے نتیجے کی گواہی دیتی ہے۔

دوسرے نمبر پر ہمارے ان دوستوں نے بھرپور کوشش کی کہ referandum کو تسلیم نہ کیا جائے جو ایک غیر آئینی اقدام تھا، بالآخر اسے بھی تسلیم کرنا پڑا اور اس کے ساتھ ایک اضافہ کرنا پڑا، اعتماد کے ووٹ کے طریقہ کار کا جو غیر آئینی ہے۔ تیسرے نمبر پر انہوں نے جنرل پرویز مشرف کے کچھ اقدامات کی خاص طور پر مخالفت کی، افغان پالیسی کا U-turn اپنی بندرگاہوں کو، اپنی فضاؤں کو، اپنی intelligence کو امریکہ کے لئے کھولنے کا اقدام، FBI کو پاکستان کے اندر کھلی چھٹی دینے کا اقدام، قبائلی علاقوں میں آپریشن کا اقدام---------

Mr. Chairman : Please try to conclude.

جناب ساجد میر : دینی اداروں، مدارس اور جماعتوں کے خلاف اقدامات کی مخالفت، اس حکومت کی لائی ہوئی بے دینی اور فحاشی کی مخالفت، یہ سب کچھ ہم نے ایم ایم اے کے پلیٹ

فارم سے کیا۔ اب انہیں آرٹیکل 270(a)(a) کی شق 2(3) کے ذریعے جنرل مشرف کے سب notifications, rules, orders اور by-laws کو قبول کرنا پڑ رہا ہے۔ انہیں rectify کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ سب کچھ ان ideal کے خلاف ہے جن کا ہم پرچار کرتے رہے ہیں۔

آخری لڑائی یہ تھی جناب چیئرمین، کہ ایل ایف او کو ہم کسی صورت میں تسلیم نہیں کریں گے بلکہ متفقہ clauses اور items کو 73 کے آئین کا حصہ بنایا جائے گا۔ ایل ایف او سمیت آئین میں ترمیم نہیں ہوگی بلکہ 73 کے متفقہ آئین میں جیسا کہ وہ 12 اکتوبر 1999 کو تھا، اس میں متفقہ items اور clauses کا اضافہ ہوگا۔ اب کیا ہوا ہے۔ اب کیا ہو رہا ہے صرف دو مثالیں دوں گا۔ 58(2)b میں ترمیم جو چودھویں ترمیم کے ذریعے ختم ہوئی اور آئین کا حصہ نہ رہی، اب ایل ایف او کے ذریعے پھر اس کو آئین کا حصہ بنایا گیا۔ اب اس بل کے ذریعے جو اس آئین میں ترمیم کرنے جا رہے ہیں وہ یہ مان کر کرنے جا رہے ہیں کہ ایل ایف او کے ذریعے یہ آئین کا حصہ بن چکا ہے۔

اسی طرح جناب چیئرمین، اس بل کی پانچویں شق کو دیکھیں۔ اس پانچویں شق میں کہا گیا ہے کہ 152(a) کو ہم حذف کرتے ہیں۔ 152(a) کا متفقہ 73 کے آئین میں کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ تو ایل ایف کے ذریعے آئی ہے۔ اس میں جب ہم ترمیم کرتے ہیں تو عملاً ایل ایف او کو اس کا حصہ مان کر کرتے ہیں۔ جو کہ ہمارے موقف کے سراسر خلاف ہے۔

جناب چیئرمین، آپ اصرار کر رہے ہیں تو میں ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ جمہوری---

**جناب چیئرمین:** مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے۔ please try to conclude

**جناب ساجد میر :** آپ جمہوری ملکوں کی تاریخ ملاحظہ فرمائیں، ہر ملک میں ایسا ہوا، بالآخر civil authority supreme ہوئی۔ بالآخر جمہوریت غالب آئی۔ بالآخر جمہوریت کامیاب ہوئی۔ انشااللہ اس ملک کا مقدر بھی یہی ہے۔ یہاں بھی جمہوریت کا سورج طلوع ہوگا۔ یہاں بھی عوام کی حکمرانی کا اور پارلیمنٹ کی بالادستی کا سورج چمکے گا۔ اس وقت مورخ یہ فیصلہ کرے گا، اس وقت مورخ یہ لکھے کہ کون سے وہ افراد تھے اور کون سی وہ جماعتیں تھیں جنہوں نے جمہوریت

کے اقدار کی پاسبانی کی اور اس سورج کو طلوع ہونے میں مدد دی، کون سے وہ افراد اور کون سی وہ جماعتیں تھیں جنہوں نے اس سورج کو تاریکی میں لپیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ بالآخر سورج طلوع ہو گا اور مورخ کا فیصلہ بھی انشا اللہ صادر ہو گا۔ بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین : جی ایس ایم ظفر۔

Mr. S.M. Zafar : 24th of December 2003 will go down in history as a historic day in the constitutional and political history of Pakistan. On that day, different political parties having divergent views on constitutional, legal and political issues came to a political accord, which was signed and announced on that day, in the presence of the Prime Minister of Pakistan Mr. Zafarullah Jamali. number of the other Federal Ministers, leaders of the M.M.A, members who had negotiated that accord, number of other political activist and leaders and in front of the media. A compromise and accord Mr. Chairman is generally defined as conciliation, negotiation, cooperation, give and take and finally finding the middle path.

The many definitions of the word which I have just now narrated can, therefore, be seen as positive and set out a win win path. The Constitutional 17th Amendment Bill leads us to that win win path. It has broken a deadlock which has prevailed this country and particularly the Parliament for the last 13 months. The contentious issues have been resolved and resolved almost for the first time in Pakistan's history through dialogue, compromise and negotiation.

We, Mr. Chairman, have therefore, laid the basis for a democratic

culture in Pakistan. A democratic culture in which real democracy and Parliament can now fully function and democratic norms and values shall prosper. In fact sir, the political accords and the process attached to the political accord is itself the birth and gift of the modern democracy and I would, therefore, be right in saying that now we set for a journey which inevitably would lead us towards a modern democratic Pakistan. A modern democracy sir, which was the vision of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. Quaid-e-Azam to whom we should be ever and every minute grateful for having given us this wonderful country. The latest biographer of Quaid-e-Azam, who has also written the bio-graphy of Pandit Nehru, Zulfiqar Ali Bhuto and Mr. Ghandhi, Mr. Walfore has said that "there are very few leaders in the world who have shaped the history of the world. There are still lesser who have changed the course of history and there is none who has created a nation and a country," and he goes on to say, "but one gentleman, one great leader Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah has done all the three. He has shaped history, changed the course of history and created a new country in the world".

Sir, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah who was himself the founder of accords of our political history. He started as the Ambassador of Hindu Muslim unity. He gave number of formulas for the solution. He also allowed All India Muslim League to join Congress in the interim government as a junior partner. He accepted, at the last minute, the Cabinet Mission Plan. It was only then Congress agreed for the dialogue and for the compromise and for the accord and Pakistan was created.

Again sir, Mujeebur Rehman and Zulfiqar Ali Bhutto, in the year 1970 could not come to an accord and unfortunately, Bangladesh was created. Once again sir, in 1977 PNA and Peoples Party coming to eye ball to eye ball confrontation but were not able to reach accord, resulting in a Martial Law and a tragic hanging of an elected Prime Minister. Thanks God we have been able to reach an accord and we are moving forward.

Sir, negotiations on LFO started last year. I have been associated with these from the beginning and I have been going through all the stages of negotiations. Although these *MAZAKRAT* and negotiations have been very prolonged and there have been ups and downs. There have been sunshine days and there have been very dark and stormy days too. But thanks God, because of the spirit of tolerance and because of the accommodation that parties showed to each other, sense prevailed and we were able to reach the accord.

Negotiations have now finally ended in principled and honourable accord and I shall explain what those principles are. The principles decided by this accord and which is also reflected in the amendment are No. 1 that Pakistan shall have an elected President. It is now our consensus and a decision which is being reflected in the Constitution Amendment that Pakistan shall and will today and for all times have an elected President. There shall be no monarchy and there shall be no way a one person rule in Pakistan. It has got to be an election through an institution and at the present time, as soon as the amendment of the bill goes through, President will be elected through the vote of confidence by

the same electoral college which can elect the President and institutions, chosen by the people of Pakistan.

Sir, this is in accord with, again I may say what our leader Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah said, when he was coming to a function, when some of the enthusiast said *"Shehensha-i-Pakistan Zindabad"* and he went to the rostrum and said, "Pakistan shall be a republic, there shall be no monarchy." We have done that through the accord; there shall be no monoarchy, no one man rule, there shall be a republic, an election and a vote of confidence.

Sir, the second principle with regard to the dissolution of the Parliaments and the Assemblies, ofcourse is an extraordinary power being given.

حقیقت یہ ہے کہ لفظ سیاست کا ماخذ " سائس " ہے۔ " سائس" وہ جو اکھڑ گھوڑے کو قابو میں کرتا ہے۔ 58(2)b میں صوابدیدی اختیارات کچھ اس نوعیت کے تھے کہ اس کو قابو کرنا ضروری تھا۔

According to accord we have now made it a condition precedent, that the judgement given by or a decision taken by the President shall be reviewable by no lessen authority, as high an institution as we can think about in the country, for whom we should ultimately gain respect, I hope in future time is the Supreme Court of Pakistan and therefore, it has been now mandated that the decision shall be given by the Supreme Court of Pakistan within thirty days of the dissolution and the reference made by the President. Meaning thereby, before the elections are held because this next election will be due after ninety days, before the ninety days the

decision will come from the Supreme Court. This is one of the greatest checks on any decision that the President might take with respect to any Assembly.

So, we have had another principle sir, when we came to the appointment of four Chiefs of the Armed Forces of Pakistan. Now, the Prime Minister's input has been brought into it, by making it mandatory on the President that he shall consult the Prime Minister. Obviously, it is going to be the consultation between the two highest stake holders of the political polity of Pakistan, may it be the President and the Prime Minister, it shall be a meaningful and worthwhile consultation so, consultation is the *Shoora* of which Islam talks about and that is how these appointments will take place.

Then in regard to the provincial autonomy, I agree with all the observations made here that provincial autonomy must be kept. I am in agreement with some of the observations made here by Asfandyar Wali and many other leaders from the smaller provinces that provincial autonomy should be transferred from the centre to the provinces and for that purpose, it has been agreed between us that there shall be one consultation committee constituted by the Speaker and the Chairman of the Senate from amongst the Parliamentarians here, which will review all the constitutional amendments and try to find out what is going to be the best future form of Pakistani Constitution so that we can improve upon it, becuase sir, constitutions are not static, they have got to be dynamic and making improvements.

Sir, with regard to the Judges, it was possible that the retirement age of Judges could have been reduced from three to one year but the President consulted with the members of the superior judiciary and as a result of that consultations, a much more dignified decision has been taken. It appears that the Judges had offered that instead of given an extension, it will be much better to leave the matter as before and therefore , a much more and appropriate decision has been taken and we have reverted back to the original date, as has been given earlier. Inspite of the facts that there is a case for the purposes of increasing the retirement age of the Judges. I am assured sir, now is the time for all of us and particularly from amongst us, who are the members of the bar, we shall all work for it and there will be a time when Bench and Bar will work together like the wheels of chariot of justice. We look forward for that future also in Pakistan.

Now, sir, the issue of LFO has also been solved in the form of very interesting formula, Article 270(aa) is saying and talking about affirmation and validation. We have , therefore, in a way passed over the problem as to what is the position of LFO. We do not want to get into that discussion and I have reminded of a small story " a gentleman who was having a very cooked omelet was asked by somebody sitting next to him, which came first the hen or the egg? The gentleman who was enjoying the omelet said, an interesting question! you keep on thinking about it whether hen came earlier or the egg came later or whichever happened earlier, the omelet is good." Sir, the accord is good, taking us to the future

path and we shall be *"Insha Allah"* moving in the right direction.

So, the LFO is now our past and is no longer a part on which we need to debate and we have confirmed and we have a firm date and have validated it. As a matter of holding of two offices by the President namely the office of the Chief of Army Staff and the office of the President, a formula has been coined by virtue of which on 31st of December 2004, he shall be giving up his other office and he is also making a categorical statement. So, the principle has been accepted that these two offices cannot be combined together and I hope, this shall become a precedent for future. Sir, we have reached to a point that we can say a path has been laid for the future and let us move forward.....

Mr. Chairman: Please do not interrupt, Raza Sahib please, do not interrupt.

Mr. S.M.Zafar: Sir, I can see in this particular negotiations, three principles of Islam have been very clearly manifesting itself and I would like to certainly lay that before the House. Sir, the first principle which is taking place is the principle of *"Shoorah"* consultation. There has been a consultation for number of days, for number of hours and over months; that consultation has resulted in the accord. Then there has been yet another principle which is known as *"Maslehai Masala"* which is to say "the good of the people" everything has been done by going through the middle path for the purposes of good of people and the third is "Ijtehad" the innovation, by innovation, by consultation and by taking

interest of the people of Pakistan to the mind, accord has been reached. Let's all declaim it as the great historical day for Pakistan. Sir, as a member of the negotiation team, I have the honour and to acknowledge the role of the Prime Minister who set the ball rolling, Shujat Hussain who sustained the dialogues, the members of the negotiation team in the begining from Pakistan Muslim League Nawaz, Pakistan Peoples Party Parliamentarian, MMA and all other members who participated in the negotiating team. I would say, they have participated in the negotiations and they have strengthened the democracy. At one point of time with certain groups we agree to disagree but with the others, we were able to move forward and finally MMA and we have been able to come to an accord.

I would like to thank all the leaders of the MMA, they have shown great flexibility and maturity in coming to this conclusion; they have done all that in the interest of the country. I must specially mention Qazi Hussain Ahmad, Shah Ahmd Noorani with whom I met only a few days before his death, right in the Senate, and when I said there seems to be some difficulties, he patted me on the back and said, we shall be able to cross the bridge *Insha Allah* one day. His prophetic words have come true and we have been able to do so. I am grateful to both the members of the negotiating team Liaquat Baloch, Hafiz Hussain and also Professor Khurshid Ahmad Sahib who also came at one point of time to help us in the negotiations. Sir, I must say Maulana Fazal-ul-Rehman has been throughout a very great support and he has been able to help us in solving many many naughty problems. I, in these negotiations, had the

opportunity also to be able to meet and talk to the President of Pakistan a number of times. I am very glad to mention here sir, that he has shown great flexibility and commitment to strengthen the present system which is a good omen for the country. I am grateful to the media. They have been, each time, informing us of what is happening in the public and also telling the public what is happening about the negotiations. The dialogue has been kept transparent and open and that is where the confidence has been built.

May I make one or two small observations about many speeches that have been made here. Sir, being a part of the judicial system, where I spent a large portion of my life, I would like to say that judiciary gets a sort of unilaterally condemnation. Pakistan judiciary might be criticized what has to criticize everybody, there is no secret cause and there should be no secret cause in the country. But the fact remains that Pakistan judiciary has also given wounderful judgements, rendered most valuable judgements. Sir, first of the most important judgement was when Jamaat-e-Islami was banned long time before under the Criminal Law Amendment Act., it was the Pakistan Judiciary, who came to the conclusion that it is not only the right of the Political Party to be formed but it is also the right of Political Party to continue and had set aside this order.

In the Habeas corpus, matter the Supreme Court of Pakistan and High Court of Pakistan have gone beyond the British Courts and gone beyond any Courts in the subcontinent or else where and have supported

the objective standared for Habeas corpus. Sir in the matter of emergency. in Farooq Leghari's case if you would recall. it is Pakistan Supreme Court alone which had said that once declared by the President that there is an emergency, it does not mean it is final it can be reviewed again by the Judiciary and again it is Pakistan Supreme Court which decided that there can not be any military court for the trial of the citizen. American Supreme Court has not been able to do it so far, Pakistan Judiciary has been able to decide that. Then there has been judgements in Benazir Bhutto's case where Supreme Court decided that Political Parties are an important part of the constitutional and fundamental rights. Again in an other Benazir Bhutto',s case the same Supreme Court decided that symbol is necessary for Political Parties for contesting the election. so, there are remarkable judgements given, let's keep the balance between the two. Judiciary is an important institution, let's not immediately criticize them any time and every time what every thing, they too have done wonderful job.

I shall now come to my last conclusion sir, the time has come that we must look forward and we must move forward as we are in the new millinium and this is the time for all of us to commit, for all Parliamentarians to commit, for all Political Leaders and workers to commit, as matter of fact for the civil society to commit including the Arms Personnel and the members of the Armed Forces that the time has come that there should be no more any intervention from the Military into the civil administration. But that we can achieve only by running and doing good governance and

by able to show our results in the Parliament. Parliament is supreme only because it is able to do supreme work. Let's look to the fate of the People of Pakistan, let's try to remove the poverty and let's try to find something for the people of Pakistan who deserve much better fate and much better destiny than they have been facing in the past. I am sure sir, this Parliament has got a good reservoir of the best brains in the country, it will be able to lead the country to that most glorious time that we all hope will be, one day, the destiny of the people of Pakistan. Thank you very much.

جناب مہیم خان بلوچ، جناب چیئرمین point of order.

جناب چیئرمین : No point of order باری باری سب کو وقت دوں گا۔ سینیٹر لطیف خان کھوسہ ۔ آپ request بھیجیں، آپ کے parlimantry leaders نے list دی ہے ۔جس کا نام آئے گا میں صرف اسے وقت دوں گا۔ point of order کی اجازت نہیں ہے اس سلسلے میں جو ایک سسٹم ہے اس کے تحت چل رہے ہیں ۔ آپ نے جو نام دئیے ہیں صرف اسی حساب سے چلیں گے ۔ آپ کے لیڈر نے جونام دئیے ہیں اسی ترتیب سے چلیں گے ۔

جناب مہیم خان بلوچ، جناب! یہ میرا آئینی حق ہے ۔ آپ مجھے اس سے محروم کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں کب کہہ رہا ہوں کہ آپ کا آئینی حق نہیں ہے لیکن ایک سلسلے سے چل رہے ہیں ۔ point of order کوئی نہیں ہوگا ۔ میں ایک کو وقت دوں گا تو سب وقت لینے لگ جائیں گے Please بیٹھیے۔ اگر آپ نے اپنا نام دینا ہے تو اپنے parliamentary leader سے بات کرلیں۔ بات کرنے دیں مہیم خان صاحب آپ کو پتا ہے ہم ایک طریقے سے چل رہے ہیں۔ مہربانی کر کے بیٹھیں۔ جب آپ کا نام آئے گا تو بالکل آپ کو موقع ملے گا۔ اپنا

موقف اس وقت بیان کردیجئے گا۔ آپ لکھ کر اپنے parliamentary leader سے بات کرلیں کیونکہ ہر طرف سے ہمیں جو نام آئے ہیں ہم اسی حساب سے چل رہے ہیں۔ کھوسہ صاحب۔

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Mr Chairman sir, I am grateful for allowing me to join the ritual, although the result is very evident. I am always impressed by my senior colleague Mr. S.M.Zafar. I am in fact impressed when he was a Federal Minister in the first dictatorial regime of Field Marshal Ayub Khan. I am equally impressed by the very senior and eminent jurist of this country Mr. Sharif ud Din Pirzada, who has facilitated all the dictators of this country, who is the pioneer of all the legal framework orders, the PCOs and the illegal Orders which were imposed by the dictatorial regimes.

Sir, I have also been a member of the legal framework order Constitutional Committees. Let me first of all clarify some of the points which were raised in the National Assembly and also here, before this august House. First of all there were not seven contentious issues, in fact the entire legal framework order was a contentious issue. I was also a member of the Committee of the Heads of the parties of the combined opposition and before the honourable Prime Minister of Pakistan when it was said by certain elements that there are only seven contentious issues, I was the first one and I made it very clear and some of my learned friends will bear me out on the other side, I said no sir, there are other contentious issues like the defection clause and many others on which we have our reservations and the Prime Minister said, OK, yes all of them

and Qazi Hussain Ahmed also said that OK, first we deal with the seven issues and then of course all issues, on which you have your reservations, you may raise them. Likewise, in the Constitution Committee, we were there for a full month and we started with the contentious issue No. 1 the LFO and we said that we have other issues. My learned friend Mr. S.M. Zafar said that yes, you will have the time to debate and give your suggestions on the other issues, other than the seven which we are identifying and we will take them up first and on priority. So, the only thing was that it was prioritised that we take up these seven issues but the others also are contentious to be taken up thereafter.

The shocking thing in this part is that MMA all along has been with us, whether it was at the Bar level because I am member of the Pakistan Bar Council which is the highest elected body of Lawyers for the last ten years. Our friends on this side were with us and the first thing was that LFO is not a part of the Constitution. This was the basis on which all agreed and the MMA is signatory to all the resolutions passed, whether at the Bar level or whether it was in the combined opposition and even in the combined opposition the Constitution Committee took up the first issue in which my learned friend Mr. Liaquat Baluch and Mr. Hafiz Hussain Ahmed were there, that we do not accept LFO as part of the Constitution, and this was the basis on which we started further negotiations.

Now, the shocking thing is that this is not an amendment in the Constitution. Although it purports to read and I was surprised to read this.

Now the Law Minister has read it. This bill seeks to amend article 41, 112, so and so of the Consittution under which Constitution? And again it reads even the first part that these amendments are being made in the 1973 Constitution and it reads further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Whereas it is expedient to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan for the purposes hearin-after appearing. Now the entire premise on which this bill is based and has been passed and recommended and forwarded onwards to the Senate is that the 1973 Constitution is being amended through this bill. It is a total misnomer sir. The 1973 Constitution is not being amended through this bill. It is the LFO which is being amended through this bill. If one may read 41 article, what amendment is being made? Amendments to the LFO. Again article 58, what is being amended? It is the amendment to the LFO. Again 152 (a), what is being deleted? It is the deletion which was incorporated or interjected into the Constitution by the LFO. Article 243, word "consultation" is being added in what context? It is in respect of the LFO. Article 268, what is being deferred for six long years is the interjection in the 6th schedule of those 5 items which were incorporated as a result of the LFO. Article 270 (aa), what is being added or inserted is that which has been done through the LFO.

So, it is not a bill to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and I am shocked that the MMA has the audacity to sit here and tell us that the Constitution of the 1973 is being amended and the whole nation is being given very resounding welcome and being said

that you deserve all the credit for averting for the stalemate having been finished and prosperity being reintroduced into the country and therefore, the institutions will function hence onward. Now that means Mr. Zafar concedes that for the last 13 years the institutions, atleast the National Assembly and the Senate was not functional. Why was not this done earlier? While I was in the Constitution Committee, we agreed much more than what has been incorporated herein. For example, let me tell you sir, that in Article 41, our basic purpose at that time was, that look here, we will go by the Constitutional mandate. It was said at that time by the Treasury Benches, you are right absolutely. On law, on Constitution, there is no cavil that the President can't contest the elections because he has to leave service for two years before he is even eligible to contest. The electorate has been described in Article 41 of the Constitution; the methodology and the mechanism for electing the President is inbuilt mechanism provided in the Constitution and he can't hold an office of profit under Article 43 that also there is no cavil about it. But there is a political aspect to it. Anybody who comes into the arena like this, he needs safe heaven, he needs an exit. You have to provide him the security on exigencies. We said for God's sake don't tell us on the basis of exigencies, we should compromise our oath with the people of Pakistan. For God's sake don't take us back to the year 1985 when Zia -ul- Haq got the 8th amendment passed through the nonparty elected representatives of the parliament of that time, saying that otherwise he will not restore the Constitution and he will break and throw away everything. For God's sake

don't do this because what we saw from 1985 onward was that instead of bringing stability to the country, it brought instability to the country. Five parliaments were dismissed and even the elected hand picked Prime Minister was not allowed to land on the territory of Pakistan. He was dismissed enrout to Pakistan because he said I am going to hold everybody who is involved in the "Ojri camp" issue. He said I will have an inquiry and anybody responsible would have to face the consequences. For God's sake don't take us to that stage because again after 10 or 15 years, the next generation is going to curse us for bringing about instability. We said let's decide whether you want the peoples rule? whether you want the people of Pakistan to be the genuine sovereigns of this country or you want the 'Khakis' to rule this country? well, if you want the 'Khakis' to rule this country then let them come up in unadulterated form. Why should they come up in a surreptitious manner through anybody or after every 5 or 10 years, this hide and seek drama should continue. So, we put our foot down and we said no let's not do it again. Let's rise above ourselves. Let's do something for the nation. You better go on to that side, of the Treasury and tell the President that uniform is not important. You are under no challenge. So, for God's sake shred off this uniform and come up and contest if you are eligible of cousre under the parliamentary hierarchy of electorates which is described in Article 41.

Now Mr. Zafar was saying, we have decided this and therefore this issue, that he will be in uniform only till the 31st of December 2004. Sir,

this a cruel joke with the nation. Could you imagine and conceive that a deviation is being created, all the time we have to go by adjustments and compromise and sacrifice the rights of the people of Pakistan. When it is so ordained very categorically in the that he cannot hold any other office of profit and they concede on this side. The ridiculous thing is that they conceded that yes, there is no scope for any uniformed person as a President in the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. Why then they gave him another year for that purpose? Does he think that he, in his own constituency can survive. Does he not believe that Pakistan is his constituency? Would he just like to go back to the armed forces to seek his mandate from there?

Sir, kindly see Article 243, the armed forces shall act and operate under the Executive authority of the Federation and the Executive authority vests in the Prime Minister of Pakistan, who is accountable to the people of Pakistan through the elected representatives. Article 244 says, armed forces shall take an oath before they resume their office, and do you know sir, what the oath is, that they shall owe allegiance faithfully to the constitution of the Islamic Republic of Pakistan and shall not indulge in politics. Now, that is the oath which they take and every time if you have to break that oath and also here, we are crediting that violation of oath through a constitutional amendment. Now this is the apathy which we are being told to become a party to.

Now, kindly see the other aspect, 58(2)b, when we were there in the parleys, in fact there was the pressure of the combined opposition on

the MMA, it was decided and that was boasted, Mr. Zafar is here. allow me to remind him, it was said that we are saving the parliament, the President will have no powers to dissolve the parliament, so we are saving the Parliament.

مبارک ہو، مبارک ہو۔

we said that's great. that's great. But then they said, he will have the right to dismiss the cabinet.

Mr. Chairman: Please keep timing in mind.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I am answering the legal illuminary since I was in that committee, allow me to place the facts before the nation before they go unrebutted. Sir, Mr. Zafar will bear me out that in fact it was categorically said that he will have no powers to dissolve the parliament. That makes some sense but then it was said that he will have the powers to dismiss the cabinet. We said, are we going back to the fiftees, when Nehru said; I have not changed so many loin cloths, as Pakistan has changed the Prime Ministers. We said, for God's sake. Then there will be two groupings within the ruling party itself. One the Prime Minister group, the other the President's group. The President house will become a den of conspiracies. For God's sake don't do this. It will bring instability to the country rather than bring stability. O.K. MMA said the PM will have the right to seek re-election from the Parliament. O.K. Alright dismissal of cabinet but he will have right to seek re-election and if he is re-elected, the President will have no right to

object to him. We said O.K. then the President abdicates because the President's decision was wrong. Let him face the wrath of the people of Pakistan. You dismissed our Prime Minister and cabinet wrongly. if he has been re-elected then the President must go and that thing was stuck up to that extent. But they categorically made a statement that we are saving the Parliament. Now what we see is that parliament is going to the shreds once again. Sir, kindly see, if it was a condition present, now mind you sir, they say within 15 days, the President shall send a reference to the Supreme Court of Pakistan, who shall decide within 30 days. Supposing if they don't, it is a directory provision. It is not a mandatory provision. If they were sincere then they would have said if the Supreme Court does not decide within 30 days then the assembly shall stand automatically restored. That was a mandatory provision in the constitution. Here we have seen there are so many laws in which they have said the Supreme Court shall decide within 30 days and the Supreme Court is not deciding for six, seven or ten years. We have provisions in the anti corruption laws. We have article in the anti terrorism act. We have clauses in the suppression of terrorist act. We have so many laws in which it is mandated and directed that it shall be decided within 30 days and the High Court and the Supreme Court is not deciding for years together and they said there is no consequecne. These are just advisory things and we may or we may not atone and account by that because they are not mandatory. So this provision is only cosmetic. It is just defusing and demuring. I think the people are being fooled by this

provision. This is neither affective remedy nor effacacious a remedy. And what sir, the Parliament would be dissolved first. If you have to dismiss the people Reps and send everything packing home then what are they going to seek from the Supreme Court. So, therefore, this provision in itself is not only redundant and violative to what was decided and what was guaranteed by the government before the parlays in which the Combined Opposition was there. But it seems again a wed-lock of convenience between the MMA and the government which again is cosmetic because it has no mandatory overtones at all. Now sir, kindly see, let us go to the next..............

Mr. Chairman: Try to conclude now.

(interruption)

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, Now the other provision which they have said is 58 and 112, that is of course, corresponding but let me tell you about 152(a). Now sir, 152(a) as has been said, it never existed in the Constitution and even the Treasury Benches at that time came up before us one of them boasted even Zia-ul-Haq did not ventured to bring in the National Security Council although in the R.C.O, he had this provision and he wanted a permanent role of the Armed Forces in the affairs of this nation and they boasted that even Zia-ul-Haq could not do it. Now what Zia-ul-Haq could not do it, Musharraf is being allowed to do it through a subordinate legislation.

Then sir, kindly see Articles 179, 195, here again we have Article

193 which has been omitted. Now this is a cruel joke. In the first place, at that time S.M.Zafar made a categorical statement that although we do not think we did anything wrong but since the lawyers community has come up with the very strong exception to the manner in which it was done because this amendment was brought in on the 9th and 10th of October 2002, although the L.F.O. otherwise came on 21st of August 2002 and this came upwhen the election was on the 10th. So, on the 9th and 10th knowing that the result has fluctuated, they probably had their own hulicinations. I do not know but it was categorically said by the then President General Musharraf that any amendment which I bring, will be floated and opinion of the people will be solicited. Now, how come that this amendment was ushered in superstitiously on the night between the 9th and 10th of October 2003, without any public opinion being solicited on this issue at all. And this appreaed for the first time in the press on 13th of October, after the election results had been announced. So I am not going into that but the fact is the Treasury Benches themselves said at that time that O.K, we will not insist in view of the demand of lawyers fraternity and we said o.k, good enough, let the parliament give them 70 years. Let the Parliament give them 75 years but in the manner in which it has been given, it seems to be a deal. They gave three years to General Musharraf OK and he pays them back by giving them three years. We said at least something four years you could have done, you could have given five years but do not give this impression to the people of Pakistan as if it was a deal between the two of them. So, therefore, at that time

they said that O.K. We are withdrawing it, we are not insisting and here what a falacy here. Now they made three amendments sir, on the night of elections. Three amendments sir. in Article 179 which relates to the judges age of the High Court which was 62 and they made it 65. Then there was Article 195 which is relatable to the Supreme Court Judges but in between there is Article 193 which remains untouched. Sir, its a cruel joke. This was the minimum age limit for elevation as a judge of the High Court. Now this is originally Article 193 and now they have sustained it. This originally said that anybody who is of 40 years, apart from the experience given, the cut out age was 40 years. They made it 45 in the LFO. Now, in between they have now reduced the upper age span again but they have not reduced this at all. They have not omitted this. So that means, any eligible lawyer who has reached the age of 40 years is ineligible to become a judge of the superior court because the LFO has so interjected and also the upper age limit have been decreased. So this is an other falacy which at time, it was mutually agreed between us that all these amendments would be recalled and withdrawn. Now through the LFO and the Constitutional Amendments Bill, as the Bill has been so recited out or being said ..

Mr. Chairman: please conclude now.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: The amendments remain sir. Kindly see then Article 243, allow me to read two things on this.

Mr. Chairman: O.K., but please be brief and conclude.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Basically the grund norm of a country is the objectives resolution and it has been so held in many cases that the Objectives Resolution which has become a part of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan Article 2 (A) that was by the constituent Assembly of Pakistan and the framers of the Constitution in 1973 have also interjected and incorporated in the preamble. Most of the same has been incorporated in the preamble of the Islamic Republic of Pakistan. Now, what this says, sir, I am reading the objective resolution Article 2 (a), "whereas sovereignty over the entire universe belongs to Allah Almighty alone and the authority which He has delegated to the state of Pakistan through its people for being exercised within the limit prescribed by Him is a sacred trust." Now, this constituent Assembly representing so and so. Wherein the state shall exercise its power and authority through the chosen representatives of the people. LFO has not come in through the chosen representatives of the people of Pakistan. Wherein, the principles of democracy, now it has been repeatedly said that the fundamental structure of the Constitution, this is another theory, which I am going to refer to on the basis of the judgements of the Supreme Court, that the fundamental structure of a Constitution cannot, I repeat, cannot be altered or amended even by this House, even by the Parliament, that was the prerogative of constituent Assembly. So, this Assembly has to go back home if you want

amendment to the fundamental structure then you need a constituent Assembly of the people of Pakistan to have a Constitution of a Presidential nature because here.......

**Mr. Chairman:** Please conclude now.

**Sardar Muhammad Latif Khan Khosa:** Sir, allow me just a few things. Now, in this, again I will submit this and in the preamble also again the same word has been repeated and allow me, sir, from a judgement of the Supreme Court, which has been reported as *"WUKALA MAHAZ BARAI TAHAFAZ DASTOOR"* PLD 1998 Supreme Court 1263. I will refer to one paragraph to show that the fundamental over turning can't be made. There is lot of discussions starting from page 1302 onwards regarding the basic structure. So, in this judgement it has been held that neither in India nor in Bangaladesh was the basic structure of the Constitution allowed to be trampled by the Assembly and all those amendments in Bangladesh, which was relatable to creation of benches, it was said that this is against the concept of federalism and independence of judiciary and that amendment was struck down and in India lots of amendments to the Constitution were struck down by the apex court of that country.

Another factor which I would read is regarding Article 63 (A) to which nobody has, none of my learned friends have even made any amendment and allow me to read one page from this judgement which is based on the *Quranic* version. This is on page 1325. We have seen how

this country is being run and how the Government was created and how defections and defectors have been given the highest offices in the Government of Pakistan. Defection, in its concept and political parlance refers to an act of political opportunism to obtain immoral gain and wordly advantages through exploitive approach of one's representative and political status. Such acts cannot be justified on any known principles of Islamic polity. Islam ordains the believers to stand by their promises and fulfil their commitments. In verse 91 of Surah Nahal; God has ordained, "Fulfil the covenant of Allah when ye have covenanted and break not your oaths after the asseveration of them and after ye have made Allah, surety over you. Lo: Allah knoweth what ye do." Similarly in Sura-e-Imran. ......

Mr. Chairman: Thank you Mr. Khosa.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, just one paragraph.

Mr. Chairman: This one has gone too long.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: "Lo: those who purchase a small gain at the cost of Allah's covenant and their oaths, they have no portion in the Hereafter. Allah will neither speak to them nor look upon them on the Day of Resurrection, nor will He make them grow. Theirs will be a painful doom." I say, sir, with all humility--------

Mr. Chairman: Thank you, now.

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Just a few words, I

am winding up. I say with humility, let us rise above ourselves, let us not, sir, say that I belong to MMA, I belong to Peoples Party, I belong to the "Q". Let us now be Pakistani, let us therefore fortify and strengthen the institutions of Pakistan, let us give back to the people of Pakistan what is ordained by them, let us give the right of governance to the people of Pakistan, let us therefore, adhere to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. So, instead of atoning to the LFO or on the self-aggrandizement of any individual, let us strengthen our country. Thank you very much, sir.

Mr. Chairman: Thank you. Farooq Naik sahib. Kindly keep the time frame in mind.

Mr. Farooq Hamid Naek: Sir, I would keep the time frame in mind as far as possible and I would not like to waste the time of this august House. Mr. Chairman sir, when I look into this document which has been named as a Bill, further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, what comes to my mind is that independence of this country came in 1947 and we are at the fag end of 2003 and we are still chasing the Constitution. I would repeat, we are still chasing the Constitution. This is a bill which has been shown to us and it has been placed over here to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. And with this, I remember what Malcom Max said when, discussing the civil rights, he said "the white man has put a dagger in my back, he takes out two inches and asks me how does it feel but he does

not ask about the other 8 inches which are still in my back'.

Sir, the constitutional history of Pakistan is very chequered and this bill is another black mark to the chequered constitutional history of Pakistan. The birth of Constitution of Pakistan as well as its protection has been very difficult. One, if the major problems which has bedevilled Pakistan's politics is the unreasonable delay in the framing of the Constitution, as at the time of independence, we did not have a Constitution of our own. However, in 1949, the Constituent Assembly framed a Resolution stating the broad features of the Constitution and the goals for the Constitution. Objectives Resolution lays down inter alia that the state would exercise his authority through its chosen representatives and the units of the Federation would be independent and autonomous. Keeping this in mind, the 1956 Constitution was framed and adopted by another Constituent Assembly in which the President was only a symbolic head and the real powers rested with the chosen representatives of the people exercised through the Prime Minister of Pakistan.

Unfortunately, in 1958, General Ayub Khan abrogated the Constitution, imposed Martial Law and brought in 1962 Constitution which redefined the powers of the President. This Constitution of 1962 was given to the people of Pakistan by the military regime as a gift which led later on to the authoritarian rule of General Ayub Khan against which there was total dis-satisfaction. Not only against the authoritarian rule but also against the Constitution of 1962. The people of Pakistan wanted a

parliamentary form of government that was the popular demand at that time and as a consequence thereof, political instability came into Pakistan which led to agitations, demonstrations and the removal and the resignation of General Ayub Khan, who handed over powers to another General, known as General Yahya Khan who imposed Martial Law and abrogated the 1962 Constitution. After that the Pakistan was dismembered in December 1971, General Yahya Khan handed over powers to Shaheed Zulfikar Ali Bhutto.

In April, 1972 an interim Constitution was framed but later in 1973, the Constitution of Islamic Republic of Pakistan was adopted by the consensus, by the will of the people. It was framed after threadbare discussions took place and then it was adopted by the National Assembly at that time. This was the Constitution sir, which reflected the will of the people. This was the Constitution which was borne out of the prejudices of the people. This was the Constitution which had kept into mind the Objectives Resolution which was passed by the Constituent Assembly in 1949. This Constitution gave us the parliamentary system of government where Parliament was supreme, where Judiciary was independent and where provinces were autonomous. This was the Constitution which reflected that the power would be exercised through the chosen representatives of the people, which in turn meant that the Prime Minister, who has been elected as a chosen representative and belongs to the majority political party, would command and would govern the people in a most democratic manner.

This was the Constitution sir, which heralded a new era of democracy and it brought political stability into the country. But unfortunately, the Objectives Resolution on the basis of which this Constitution was framed, was suspended, Martial Law was imposed, Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto's Government was dismissed and General Zia-ul-Haq took power.

Again sir, we were chasing a Constitution as we are chasing the Constitution till date and I would keep on saying, unfortunately despite the fact that fifty six years have passed we are still chasing the Constitution.

Before the 8th Amendment was passed General Zia-ul-Haq ruled through the PCO. He was the sole fountain of the Constitutional, administrative and political powers. He brought in an artificial Majlis-e-Shoora and thereafter the Revival of Constitution Order. In October 1999 General Musharraf took over and he followed the path of General Zia-ul-Haq. He brought in a PCO. He amended the Constitution through the Legal Framework Order, discarding the goals set in Objectives Resolution by the Constituent Assembly. The Objective Resolution which has become a part of the Constitution now, he totally discarded it and brought in the Legal Framework Order which has redefined again the powers of the President and which has changed the federal structure of the Constitution. Under the garb of Zafar Ali Shah's case, Legal Framework Order was brought into picture but even in Zafar Ali Shah's case the Lordships of the Supreme Court clearly held that the federal structure of

the Constitution, the Parliamentary form of Governmentwould not be changed. But now if we look into the Legal Framework Order, it is obvious that the very purpose, for which the very goals were set down by the Constituent Assembly have been totally discarded and trampled.

Sir, if I look into this document which is the Legal Framework Order, which is amending the Constitution as Mr. Khosa has rightly said, the Constitution in which LFO has already become a part, LFO comprised of 29 amendments in the Constitution, out of this only 7 amendments have been placed before us. Sir, no one has a right to amend the Constitution outside the Parliament. Those amendments were never validated by the Parliament as required under Article 238 and 239 of the Constitution. No individual, no political party has a right to do that, only the members of the Parliament have got the right to amend the Constitution. And the very fact that all those amendments have not been placed before the Parliament, shows what a mockery has become as far as the Parliament is concerned. The people who have framed the Legal Framework Order, the people who have placed these seven amendments have got no respect for the Parliament

Sir, the courts in this country and the courts all over the world have been jealous of their powers. They try to increase their powers rather than decrease their powers. But I am astonished the Parliament of our country is decreasing its powers rather than increasing its powers. It is giving powers to the President which were in their own domain and which were laid down in the 1973 Constitution. So I would beseech and appeal

to this august House, to the members of this august House for God's sake do not reduce your powers. For God's sake increase your powers rather than decreasing your powers because if we look into the fact, if we look into these amendments which are being brought, the powers of the President are being increased. Prime Minister is becoming subservient to the President. Prime Minister is the chosen representative of the people. It is the Prime Minister who has to exercise the powers which have been given by the people of this country. And if this Parliament and if this august House would shirk to do that, I would respectfully submit that we are commiting a fraud with the nation. We are commiting a fraud with the people of this country and this should not be allowed to happen.

Sir, as far as Article 41, is concerned, which is being amended and a proviso is being added. Now this proviso is like adding salt to the injury. The President was never elected as laid down under Article 41 of the Constitution. If he was never elected as laid down under Article 41 of the Constitution, how can he have a further vote of confidence? Election through Referandum is not provided by any provision of the Constitution. So, how can he have a vote of confidence when he was never elected as laid down by Article 41 and Article 43 of the Constitution? Now sir, through this Article 41 there is one time amendment for election of the President. It is a bad precedent. We are submitting ourselves to the greed of one individual, to the whimsical desire and the lust for power of one individual. The institution is being weakened. A Law of jungle is being prevailed where the might is right. Sir, I would respectfully submit and I

would again beseech the members of this august House and my colleagues not to pass this piece of legislation and to reject it outrightly.

As far as Article 58 of the Constitution is concerned, Article 58 Clause-1 itself provides how the government can be dissolved? How the National Assembly can be dissolved? By adding this amendment, the power is being given to the President. The President again becomes all powerful. The Parliament is again becoming subservient to the President. We have seen how five elected governments were dissolved. How five elected governments were dismissed? So we are going to see the same thing because if the President would not like the Parliament, it would be dissolved again. Till date there has been political instability in this country, and democracy has not been able to flourish because no government, no five past governments have been able to complete their tenure and if we look into it, five governments were not able to complete the tenure becauseof the reason, this Article 58(2)(B), which is again being brought into the Constitution, was invoked by the President at his own whims and fancy.

Sir, as far as Article 243 is concerned, again it is a deviation, there again the power is being given to the President. Now one person is going to hold two posts. When the original 1973 Constitution was framed and passed, there was logic behind it, there was pragmatism behind it and there was reason behind it. Why it was laid down in Constitution of 1973 that one person will not hold two posts at the same time because two heads are better than one. What would happen if this country go to a war?

Tomorrow or day after tomorrow God forbid it should not happen but let's think if it happens. Now whether one person would be able to perform two jobs at the same time? Whether Mr. Chairman, you can be Chairman and hold another post at the same time. If you are required to be in this august House to preside this session and you are required somewhere else also at the same time, it would be very difficult to do so. In the same way my submission before this august House is, it would be very difficult for one man to hold two posts. This would lead to constitutional chaos. This would lead to constitutional confusion. This would lead to nepotism, inefficiency and corruption and for God's sake don't create this precedent by giving one man two jobs at the same time because what would happen after 2004? Another General would come in and say that a precedent has been created. We as lawyers go before the court and say this is the precedent, sir, this is the precedent which has already been laid down by this honourable court or by the superior court, so for God's sake you have got to pass the order in the light of the previous judgement. So, if this bill would become a part of the Constituton, a very bad precedent would be created and in any country of the world whether it is United States, whether it is India, whether it is Bangladesh, whether United Kingdom or any other country in the world, you would not find a Constitution where one person has been given a chance to remain in power for a specified period. The institution is being mocked and weakened by such amendments in the Constitution, the Constitution does not remain sacred. It means that Constitution can be changed by the whims and the fancies

of one indiviual. Sir, as far as Article 270-A(a) is concerned... .

Mr. Chairman : Try to conclude.

Mr. Farooq Hamid Naek : I will be very short. I remember reading a book by Mr. Safdar Mahmood "Pakistan Politics and Movements", in which he has written that when the 8th amendment was being passed, Prof. Khurshid Ahmed, with due respect to him commented that this Article giving complete indemnity to the military regime is a very abnormal piece of legislation. So, at this juncture I would request Prof. Khurshid Ahmed, for whom I have great respect, notto adhere and not allow 270-A(a) to become a part of this Constitution, because heis on the record saying that 270-A(a) was abnormal piece of legislation and I hope his political party MMA would also consider that because through this Article a complete indemnity is being given to all the laws which have been passed specifically Industrial Relation Ordinance which has crushed the right of the industrial class and of the working class, NAB ordinance which has been selectively used to persecute the politicians and the Political Parties Order 2002 which has been specifically framed so that Mian Nawaz Sharif and Mohterma Benazir Bhutto should not become Prime Minister of Pakistan again. Sir, this is contrary to Article 25 of the constitution, which lays down that everybody is equal before law. Sir, under the parliamentary form of government which is the basis of 1973 Constitution, the Prime Minister is the elected leader of the majority party and nobody can stop the leader of the majority party from becoming Prime

Minister, once, twice, thrice or four times. So, this is a piece of legislation which is totally anomalous and which is totally specified towards two particular individuals and sir, it is totally mala fide piece of legislation. Sir, in the end I would request the members of this august House to reject this amendment in the LFO Constitution because this is not an amendment which would bring prosperity and political stability to this country but it would lead to constitutional confusion and to a situation where one day the anarchy would prevail which we are not foreseeing right now. Thank you.

**Mr. Chairman**: Senator Anwar Baig, Dr Abdullah Riar.

**Dr. Abdullah Riar:** Thank you Mr. Chairman, since last 38 weeks, this is first time at least sir that this mike is on. It is a great pleasure to address this august House. We have minent scholars, lawyers, senior politicians in this House and it is pleasure for me to express my views. Today, we are amending the Constitution of 1973. I would not go into the details of many cases cited on the constitutional issues. I do not have knowledge of going into the details of Molvi Tamiz-ud-Din case. I can not cite the Asma Jilani case. I do not want to go into the 1956 Constitution. I do not want to mention the details of the conspiracies of 1958 and no mention of 1962. In my life time, I will confine my comments starting from 1973, the great leader of my country, the beloved Prime Minister of my country, who was brutally removed by the conspiracy of the then Pakistan National Allience who conspired againts the then

elected Prime Minister and later on became the "Tara Masih" of the constitution of 1973 and facilitated the judicial murder of my beloved leader in 1979. I will quickly move on and mention the brutal decade of the Dictator Gen. Zia and I recall very eminently and very prominently the thousands of people who suffered the persecution, the thousands of people who were tried by the summary courts, hundreds were lashed and tens of those who were hanged for just talking on the freedom of speech, making their loud voice in support of freedom of democracy and freedom of association and I just want to come forward, the eleven years post 1988, the debacle of democracy, the repeated sacking of the governments, the misuse of the constitutional leverage, an instrument used by the dictators under the name of PCOs, RCOs and today now under the name of LFO.

I do not feel comfortable in going into the details of the amendments. My friends have already cited all the issues and concerns reflecting out of these amendments and the potential problems emerging out of these, concentration of powers to one authority, in the name of one person. I would come to the point October, 1999 when, I must admit and I don't hesitate in saying that bull in China shop of the democracy at that time had tarnished the institutions of the state. It will be bigotry not mentioning that when Supreme Court was being attacked and I do not want to condone the event and the subsequent situation at that period of time and most of my friends on that side of the isle were party to it.

Sadly so, another dictator jumped in right from the flight from Sri Lanka and we were told under various points on the October 14, 1999 that

country would be given peace and prosperity. The country would be given a political harmony, federation would be strengthened, provincial autonomy would be rehabilitated and restored and economy would be stabilized.

I do not want to go into the details of the political jugglers and the economic masters of this regime who have regurgitated many corporate briefings through the offices of this administration that our economy is all fine and ready. I do not have too much information into that. Obviously they can get the credit for it but I do have concerns. This President General Musharraf, who is going to be President after the amendment is passed from here in the form of another civilian President in the life of the Pakistan chequered history. He had promised us that there will be political harmony, there will be political stability. We will be moving forward in this 21st century where we are under mega scope. Today informations travel a speed of light. Today what we talk here in this House has meaning all across the continents.

We must not forget, we are at a very delicate juncture and I am sure President Musharraf is not very comfortable, even if this amendment is being passed, even if the House will be run smoothly. Tonight he is not very happy. Where are we today? What are the compulsions of the day? Post 9/11 world has changed. We are under mega stop. This country is at a forefront. We are at the frontier of terrorism. We are at the frontier of the proliferation. Look at the situation. Next door Iran has a clergy which is an iron fist rule. They have conceded to an IAEA regulations. They have

ended up redealing the names of our scientists who were involved in the nuclear commerce and they hanged the leader who provided the national security in the form of nuclear deterrence.

These scientists who have involved themselves in the form of nuclear commerce should be hanged, should be put in trial, if there is merit into it. I know sir, you are about to intercept that I am deviating from the point. I would confine within the limits of the points of the amendments.

My last submissions are sir, that today what an irony, two days ago the Information Minister of this government is announcing and making a statement that Mr. Muhammad Jamil of Poonch was one of the culprits in the assassination attempt on the President and the same evening the Parliamentary Minister of the same government is announcing "the alliance" with the Vice Chancellor of that University of Akora Khattak where Mr. Muhammad Jamil of Poonch graduated. What an irony? What a double talk. I do not see any meaningful movement forward if we don't move with the same conviction. Get this society clear. Time is up. We need to take action, society must get rid of extremism intolerance, bigotry, hypocrisy.

Lastly, I would say no political stability can be brought into this country if you have three populous leaders of the country in exile, if you have Asif Ali Zardari in prison for seven years. All laws are being violated and his human rights, his freedom has been restricted. And lastly the ARD Chairman Mr. Javed Hashmi and one of the Parliamentarians Mr.

Abid Sher Ali are constrained behind the bar. You need to create environment conducive to political harmony and stability. We are Pakistanis, we care for Pakistan, we are willing to move forward from today on, from here on, forget about the past. Please come forward with clear action plan and make your deeds reflect your statements. Thankyou very much sir.

Mr. Wasim Sajjad: Some remarks, they are not here to defend themselves, they may kindly be expunged. I think it is unbecoming that we degrade our national heroes in this manner.

Mr. Chairman: The remarks be expunged.

Mr. Wasim Sajjad: The whole House agreed with that request.

Mr. Chairman: Senator Mrs. Rukhsana Zuberi.

Engr. Rukhsana Zuberi: Thank you Mr. Chairman I am thankful for giving me the opportunity.

میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کہ آپ نے کم از کم ایک speech کو بالکل interrupt
نہیں کیا' ہمارے دوست' انہوں نے بہت ہی eloquent speech کی' اور آپ نے ان کو
interrupt نہیں کیا - I think that either the speech was so good or I don't know but anyhow I wanted to bring it on record. Sir I have a stop watch here and will take less than the time and I have a record of all the time given to each member, which I can present to you after the session if that could be of some hlep. So, I am starting it now.

**Mr. Chairman:** And your time is?

Engr. Rukhsana Zuberi: Target you said ten minutes, I will

take less than that sir. So, no I am sure you will have to make no interruption.

Sir, either Leader of the Opposition enquired that what is the hurry for rushing up on such an important issue and no suitable answers were given to this House. The fact is sir, that for the last two and a half week, we are coming here staying in Islamabad; just come to the Senate for an hour, two hours and go away and with this big gap, weekends in between and all( this time being counted in the parliamentary year) so I don't understand what is hurry? But sir, when I was going through the debate of 8th amendment, these were the same days of December, last days of December and the reason given was, at that time, that Martial Law will be lifted, so that was the bonus being offered. That Martial Law will be lifted, so please hurry up do it! today, do it now! So, I don't know what is the sense of it, may be somebody will take the floor later on or may be the Leader of the House tell us. Sir, Mr. S.M. Zafar, I am really impressed with what he said because he is my colleague and we have been talking and we know their views. But on the legal issues, it has to be very elaborate, has to be thoroughly to the point, has large impact, long term implicatons. I would just touch upon one point as I am sure you would'nt give me that much time as you gave to Mr. Zafar. He said it was the principled accord, he said that the political forces of the country negotiated. I know there is problem somewhere because I believe Mr. Liaquat Baloch appeared when he was having a big smiling session, signing session and he said he took lot of names of armed personnels and you know officials and all that. So, it

was not a political negotiation etc . you had additional help also from different corners which perhaps made this accord possible.

Sir, as a Pakistani I am here. I am not here as the representative of my political party. I am here as a Pakistani. As a Pakistani I expected that here we will have this session because we were struggling for it but we were sure that sense would prevail and we will have a kind of a session we had in 1973. That is of national reconciliation. Sir; what I see today is, we are going to have a President who from the very outset will be a controversial President and I feel sorry about it because I do recollect when in 99 he took over, he was the only armed force personnel, who was taken very lightly, very easily and there were no, as you know sir, allegations and things like that. People took it very normally, for some reason. So, I do feel that again we are getting to a really difficult situation. We are today calling it a black day, some others are calling it a sunny, shiny day however, my colleague Mr. Farhatullah Babar has moved a couple of times that we should have a hall of shame and hall of honour so that we record all important events and for new persons like me who came to Parliament, they could refer back what is the contribution of each person and this is how things happened. So, I think that would be a great help. Sir, when Mr. Zafar was making his presentation, he did mention that this principled accord had, as one of his guiding principle was; Pakistan shall have an elected President. Sir, we all know that, that was a referendum.

Sir, I have been involved in the analysis of election results of all

over Pakistan and the results are amazing for general elections also. For district like Tharparker, for district like where there are letters of Deputy Commisioner on record that election may not be held in this area, 92% votes have been polled. So, that was the kind of enthusiasm of polling more votes in terms of favourite candidates.

Now, I am talking of referendum sir, I would just like to make an end to my presentaion with the submission that the total number of votes polled in referendum is twice that of general elections and sir, when I was coming here, I did check, if there is gazette notification of the results, so there is none and I have been told that there have been bonfires in Election Commision and perhaps you would not be able to exactly see. So, that is the situation, that is the status of the first principled stand that Mr. Zafar mentioned. This is not a very happy situation because it is not as he says it is a win win accord. I think, it is an accord, where we as a nation, have lost. Thank you sir.

جناب چیئرمین: سینیٹر اکبر خواجہ۔

**Dr. Muhammad Akbar Khawaja:** Mr. Chairman! I will take my turn tomorrow but I had requested for a point of order when Mr. Zafar was speaking.

**Mr. Chairman:** We are not allowing any point of order.

**Dr. Muhammad Akbar Khawaja:** Anyway, I will take couple of minutes sir.

**Mr. Chairman:** No, no either you take your speech or you cover

it in your speech tomorrow because if I allow one point of order, I will have to allow all of them.

**Dr. Muhammad Akbar Khawaja:** Alright, I will take my turn tomorrow, thank you sir.

**Mr.Chairman:** Senator Ilyas Bilour, Senator Safdar Abbasi
کل کریں گے۔ سینیٹر لطیف انصاری، سینیٹر سجاد بخاری، آپ ختم کرنا چاہتے ہیں، ختم کر دیتے ہیں۔

We adjourn now to reconvene tomorrow at 9.30am and we will continue discussions on this tomorrow. Thank you very much.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

---

*[The House then adjourned to meet again at 9.30pm. in the morning on Tuesday the 30th of December, 2003.]*

---